سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

سوموار، 24۔فروری 2020

(یوم الاثنین، 29۔جمادی الثانی 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: انیسواں اجلاس

جلد 19 : شمارہ 2

45

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ24۔فروری2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

1۔پرائس کنٹرول

ایک وزیر پرائس کنٹرول پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

2۔امن وامان

ایک وزیر امن وامان پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

47

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس

سوموار، 24-فروری 2020

(یوم الاثنین، 29-جمادی الثانی 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 5 بج کر 13 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

اِذۡ قَالَ یُوۡسُفُ لِاَبِیۡہِ یٰۤاَبَتِ اِنِّیۡ رَاَیۡتُ
اَحَدَ عَشَرَ کَوۡکَبًا وَّ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ رَاَیۡتُہُمۡ لِیۡ سٰجِدِیۡنَ ﴿۴﴾
قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقۡصُصۡ رُءۡیَاکَ عَلٰۤی اِخۡوَتِکَ فَیَکِیۡدُوۡا لَکَ
کَیۡدًا ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۵﴾ وَ کَذٰلِکَ
یَجۡتَبِیۡکَ رَبُّکَ وَ یُعَلِّمُکَ مِنۡ تَاۡوِیۡلِ الۡاَحَادِیۡثِ وَ یُتِمُّ
نِعۡمَتَہٗ عَلَیۡکَ وَ عَلٰۤی اٰلِ یَعۡقُوۡبَ کَمَاۤ اَتَمَّہَا عَلٰۤی اَبَوَیۡکَ مِنۡ
قَبۡلُ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ اِسۡحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّکَ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ﴿۶﴾ لَقَدۡ کَانَ
فِیۡ یُوۡسُفَ وَ اِخۡوَتِہٖۤ اٰیٰتٌ لِّلسَّآئِلِیۡنَ ﴿۷﴾

سورۃ یُوسُف آیات 4 تا 7

جب یوسف نے اپنے والد سے کہا کہ ابّا میں نے (خواب میں) گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو دیکھا ہے۔ دیکھتا (کیا) ہوں کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں (4) اُنہوں نے کہا کہ بیٹا! اپنے خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا، نہیں تو وہ تمہارے حق میں کوئی فریب کی چال چلیں گے کچھ شک نہیں کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے (5) اور اسی طرح تمہارا رب تمہیں برگزیدہ (وممتاز) کرے گا اور (خواب کی) باتوں کی تعبیر کا علم سکھائے گا اور جس طرح اُس نے اپنی نعمت پہلے تمہارے دادا، پردادا ابراہیم اور اسحاق پر پوری کی تھی اسی طرح تم پر اور اولاد یعقوب پر پوری کرے گا بے شک تمہارا پروردگار (سب کچھ) جاننے والا (اور) حکمت والا ہے (6) ہاں یوسف اور ان کے بھائیوں (کے قصّے) میں پوچھنے والوں کے لئے (بہت سی) نشانیاں ہیں (7)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضورؐ میری تو ساری بہار آپؐ سے ہے
میں بے قرار ہوں میرا قرار آپؐ سے ہے
کہاں وہ ارض مدینہ کہاں میری ہستی
یہ حاضری کا سبب بار بار آپؐ سے ہے
محبتوں کا صلہ ایسے کون دیتا ہے
سنہری جالیوں میں یار غار آپؐ سے ہے
میری تو ہستی ہی کیا ہے میرے غریب نواز
جو مل رہا ہے مجھے وہ سارا پیار آپؐ سے ہے

تعزیت

سابق معزز ممبر ملک عطامحمد خان (مرحوم) اور سابق معزز ممبر جناب شیر علی خان کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ملک عطامحمد خان سابق ایم پی اے کی وفات ہوئی ہے۔ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

محترمہ زیب النسا: جناب سپیکر! جناب شیر علی خان سابق ایم پی اے کی والدہ محترمہ کا بھی انتقال ہوا ہے۔ ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ تشریف رکھیں پہلے جناب ڈپٹی سپیکر نے بات کرنی ہے۔ جی، سردار دوست محمد مزاری!

جناب ڈپٹی سپیکر (سردار دوست محمد مزاری): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ کو علم ہے کہ میں نے ایک تحریک استحقاق جمع کرائی تھی، معاملات چل رہے تھے اور سنگین صورت اختیار کر گئے تھے۔ آپ کو تمام اسمبلی نے اختیار دیا تھا۔ یہاں کل ایک ڈویلپمنٹ ہوئی کہ وزیر اعلیٰ میرے پاس تشریف لائے، انہوں نے اس sensitive issue کو سنا اور افسوس کا اظہار کیا۔ انہوں نے یہ بات بھی کی کہ انشاءاللہ آئندہ ایسا کوئی واقعہ کسی بھی ممبر کے ساتھ پیش نہیں آئے گا۔

جناب سپیکر! انہوں نے یہ بھی یقین دہانی کرائی ہے کہ اس معاملہ کو وہ خود دیکھ رہے ہیں اور جو لوگ اس میں شامل ہیں ان کے خلاف strict action لیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں اپنے تمام معزز ممبران جو یہاں right اور left بیٹھے ہیں ان کا اور specially آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ سب نے اس معاملے میں میرا بہت ساتھ دیا۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں پورے ہاؤس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں اپوزیشن لیڈر، وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ، تمام منسٹرز اور تمام خواتین و حضرات ممبران کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہاں جب سوال اُٹھا کہ ایک ممبر کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ اس حوالے سے پچھلے سارے precedents بھی سامنے آئے۔ اس طرح کے تین واقعات ہوئے ہیں۔ غلام حیدر وائیں جب وزیر اعلیٰ تھے تو اس وقت ایسا واقعہ ہوا تو اس پر ایکشن ہوا۔ اس کے بعد جب جناب محمد حنیف رامے سپیکر تھے اور میاں منظور احمد موہل ہاؤس کو preside کر رہے تھے۔

میں اپوزیشن لیڈر تھا تو اس وقت بھی اسی طرح ایکشن لیا گیا۔ اُس وقت بھی پورا ہاؤس اکٹھا ہو گیا تھا۔ اِس معاملہ پر بھی پورے ہاؤس میں یکجہتی ہے۔ الحمدللہ، اللہ کا شکر ہے کہ سب کی کاوشیں اس میں شامل ہیں اور جو مسئلہ ہوا تھا وہ amicably settle ہو گیا ہے۔ میں اس پر آپ سب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب ڈپٹی سپیکر کی جانب سے پیش کی گئی
تحریک استحقاق پر کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کا مطالبہ
(---جاری)

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ آپ نے اور جناب ڈپٹی سپیکر نے بھی کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس میں intervene کیا ہے اور یہ معاملہ حل کیا ہے۔ یہاں جمعہ کے روز جو اجلاس ہوا تھا اس میں آپ اس Chair پر تشریف فرما نہیں تھے بلکہ جناب ڈپٹی سپیکر

تشریف فرما تھے۔ اس دن اجلاس میں بہتheated debates ہوئیں اور خصوصاً جناب ڈپٹی سپیکر کاhot wordsکا تبادلہtreasuryکے منسٹرز صاحبان کے ساتھ ہوا۔ اس پر اجلاس ملتوی ہو گیا۔ اس دن کی کارروائی کے ایک دوpointsپر آپ کی خصوصی توجہ دلوانا چاہتا ہوں کہ اس دن ہاؤس میں وزیر قانون خصوصاً جناب ڈپٹی سپیکر کو اور بالعموم پورے ہاؤس کوassurance دے رہے تھے۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا تھا کہ میں اس واقعہ کے حوالے سے انکوائری کمیٹی یا جو بھی اس کا نام ہے اس کی رپورٹ 24 گھنٹوں کے اندر اندر اس ہاؤس کے سامنے رکھوں گا اور جناب ڈپٹی سپیکر کو بھی دوں گا۔ یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ کی مداخلت سے یہissue اچھی طرح حل ہو گیا ہے۔ جناب ڈپٹی سپیکر کے ساتھ جو زیادتی ہوئی اس پر پورا ہاؤس یک زبان تھا لیکن اس کی جو انکوائری رپورٹ آنی تھی۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ اب بھی اس ہاؤس کا استحقاق ہے کہ جو commitment دی گئی تھی کہ اس انکوائری رپورٹ کو اس ہاؤس کے سامنے رکھا جائے گا تو اس رپورٹ کا آنا ضروری ہے بھلے اس کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر کھڑے ہو کر کہہ دیں چونکہ ان کی طرف سے تحریک استحقاق ہے اس لئے یہ حق رکھتے ہیں کہ اگر اس رپورٹ میں کسی کو الزام بھی دیا گیا ہے یا ذمہ دار سمجھا گیا ہے تو یہ اس کو معاف کر سکتے ہیں اور اُس کی سزا کا دوبارہ مطالبہ بھی کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آخر پر یہی گزارش ہے کہ وزیر قانون نے اس انکوائری رپورٹ کا جو وعدہ 24 گھنٹے کے اندر دینے کا کہا تھا وہ رپورٹ ہاؤس کے سامنے پیش کی جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! بات مکمل ہو گئی تھی اور جیسے ہی یہ رپورٹ سامنے آئے گی تو انشاءاللہ آپ کوinformکریں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!وزیر قانون نے چوبیس گھنٹے کا کہا تھا لیکن اُن کی 24 گھنٹے کی یقین دہانی کو Chair سُن نہیں رہی تھی اور اُن کو گلہ بھی یہی تھا۔اگر اب ہاؤس کے باہر Chair کی کوئی settlement ہوئی ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن اس ہاؤس کے تقدس کا بھی خیال رکھا جائے۔

جناب سپیکر: جی،اس ہاؤس کا تقدس پہلے ہے اور وہ رپورٹ سامنے آتی ہے تو پھر آپ کو بتایا جائے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!میں نے اپنی بات میں ایک اضافہ کرنا ہے۔جب یہ تحریک استحقاق پیش کی گئی تھی تب آپ Chair کر رہے تھے اُس دن اپوزیشن کے جناب محمد توفیق بٹ اور سید علی حیدر گیلانی نے اپنی تحریک استحقاق کے حوالے سے آپ کے چیمبر میں جا کر بات کی۔

جناب سپیکر: جی،وہ استحقاق کمیٹی میں ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!بات یہ ہے کہ ایک issue settle کر لیا جائے لیکن دوسرے issues کو ویسے چھوڑ دیا جائے تو یہ مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی،وہ issues بھی settle ہوں گے کیونکہ دونوں تحاریک already ہماری استحقاق کمیٹی کے پاس ہیں۔اُس دن میری موجودگی میں آئی جی کے سامنے یہ بات ہوئی تھی اور اُس وقت استحقاق کمیٹی کے چیئرمین جناب علی اختر بھی ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔اُس وقت یہ بھی بات ہوئی کہ چیئرمین استحقاق کمیٹی نے کسی افسر کو ایک دو بار بلایا تو وہ نہیں آیا اور جو آیا تو اس نے humiliate کیا ہے،یہ ساری باتیں آئی جی کے سامنے discuss ہوئی تھیں۔

میرے خیال میں اُس وقت اپوزیشن کی طرف سے ملک ندیم کامران بھی بیٹھے ہوئے تھے جن کو اس بات کا علم ہے۔اُس میٹنگ میں یہ طے ہوا اور آئی جی نے کہا کہ آئندہ تمام ممبران کی respect ہو گی۔آئی جی نے مجھے اور وزیر قانون کو ensure کرایا تھا کہ انشاءاللہ تعالیٰ اب آپ شکایت نہیں سنیں گے۔جناب محمد توفیق بٹ!اپوزیشن ممبران کی تحاریک استحقاق کمیٹی میں چل رہی ہیں اس لئے آپ فکر نہ کریں،انشاءاللہ اُن کا result آئے گا۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد توفیق بٹ!

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ ہمارے ڈپٹی سپیکر مطمئن ہوئے ہیں اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں بلکہ اچھی بات ہے۔ جس دن یہ واقعہ رونما ہوا تھا اُس دن آپ نے بڑے اچھے طریقے سے معاملہ سلجھایا تھا جس پر میں آپ کو appreciate کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے اُس دن دو باتیں عرض کی تھیں۔ ایک بات یہ کی تھی کہ چیئرمین یونین کونسل کو نظر بند کر دیا گیا ہے جس کے بعد ایک اعلیٰ سطحی اجلاس بلایا گیا اور چیئرمین کو رہا کر دیا گیا کیونکہ جناب محمد بشارت راجہ نے ذمہ داری کا مظاہرہ کیا تھا لیکن میں اپنی بات بار بار کر رہا ہوں کہ میرے معاملے کا کچھ بھی نہیں بن رہا۔ اُس واقعہ کے بعد میں اگلی تاریخ پر عدالت دوبارہ گیا تب بھی پولیس نے مجھے دھکے دیئے اور کہا کہ آپ اندر نہیں جا سکتے جبکہ دوسرا کوئی بھی ایم پی اے جا سکتا ہے۔ آپ یہ بدمعاشی حکومت کی یا پولیس کی سمجھ لیں لیکن جس کی بھی بدمعاشی ہے اس کو ختم ہونا چاہئے اور انکوائری رپورٹ کو سامنے آنا چاہئے کیونکہ مجھ پر انہوں نے اعتراض لگایا ہوا ہے۔ مجھے پولیس والے اندر ہی داخل نہیں ہونے دیتے۔

جناب سپیکر: جی، میں استحقاق کمیٹی کے چیئرمین صاحب کو بھی کہہ دوں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جن الفاظ کے ساتھ آپ نے اس سارے معاملے کو سمیٹنے کی کوشش کی ہے وہ قابل تحسین ہے اور آپ ہمیشہ انتہائی تدبر اور حکمتِ عملی کے ساتھ تمام معاملات کو سلجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ سب سے پہلے میں اس impression کو dispel کرنا چاہتا ہوں جیسے ابھی کہا گیا کہ حکومت کے کچھ وزراء کی طرف سے heated remarks تھے جس پر میں

سمجھتا ہوں کہ یہ تاثر بالکل غلط ہے۔ جناب ڈپٹی سپیکر کا ہمیں بہت زیادہ احترام ہے اور ہمارا اُس وقت مؤقف یہ تھا کہ ہم بات کرنے کے لئے ان سے اجازت مانگ رہے تھے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس طرف بیٹھے ہوئے تمام معزز ممبران اور وزرائے کرام جس طرح آپ کا احترام کرتے ہیں اسی طرح جناب ڈپٹی سپیکر کا احترام کرتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے لئے انتہائی قابل احترام ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس لحاظ سے بھی اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے انتہائی صبر و تحمل کے ساتھ وزیر اعلیٰ کی باتیں سنیں اور اُس کے بعد معاملہ رفع دفع ہو گیا۔ ابھی رپورٹ پیش کرنے کے حوالے سے بات کی گئی ہے تو میں آج بھی اپنی بات پر قائم ہوں کہ میں نے اس معزز ایوان میں اس بات کو commit کیا تھا کہ 24 گھنٹے کے اندر اندر ہم رپورٹ ہاؤس میں لے کر آئیں گے چونکہ جس طرح آپ نے جناب ڈپٹی سپیکر کے ساتھ، میرے ساتھ اور اپوزیشن کے ممبران کے ساتھ بات کی ہے تو میں نے اس سارے ماحول اور تناظر میں مناسب نہیں سمجھا کہ میں رپورٹ پیش کروں لیکن اس کے باوجود رپورٹ میرے پاس موجود ہے لہٰذا میں آپ کی خدمت میں یہ sealed envelope میں پیش کر دوں گا جس کے متعلق آپ جو فیصلہ کریں گے وہ گورنمنٹ کو قابل قبول ہو گا۔ اس کے باوجود آپ جناب ڈپٹی سپیکر سے بھی پوچھ لیں۔

جناب سپیکر! میں نے اُس دن بھی بارہا یہ بات کی تھی کہ آپ کا جو بھی حکم ہو گا انشاءاللہ تعالیٰ اس کے مطابق عملدرآمد کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں پھر اپنی بات کو دُہراتا ہوں کہ یہ رپورٹ میں آپ کی خدمت میں پیش کروں گا لہٰذا being Custodian of the House اس کے متعلق آپ جو بھی فیصلہ کریں گے گورنمنٹ اُس کو تسلیم کرے گی۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ابھی جناب سمیع اللہ خان نے فرمایا کہ اس کے علاوہ بھی دو تین معاملات ایسے تھے جو میرے نوٹس میں لائے گئے۔ ایک معاملے پر اپوزیشن کے قابل احترام بھائی نے خود تسلیم کیا کہ اس معاملے کو resolve کر لیا تھا۔

جناب سپیکر! دوسرے issue پر جناب خلیل طاہر سندھو، سید علی حیدر گیلانی اور جناب محمد توفیق بٹ کے ساتھ میں نے متعلقہ حکام کی سول سیکرٹریٹ میں میٹنگ کروائی جس میں پولیس کے افسران بھی موجود تھے، وہاں اِن کا مؤقف سنا گیا اور ان کو یقین دلایا کہ in the long run اس مسئلے کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ حل کر لیا جائے گا۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ یہ معاملہ already استحقاق کمیٹی کے پاس ہے تو میں استحقاق کمیٹی کی میٹنگ میں خود حاضر ہو کر انشاء اللہ ان دونوں معاملات کو حل کرنے کی بھرپور کوشش کروں گا۔

جناب سپیکر! میں ایک دفعہ پھر آپ سے التجا کرنا چاہتا ہوں کہ اس معزز ایوان میں جتنا ایک عام ممبر کا احترام ہے اتنا ہی وزراء کا ہے اور جتنا وزراء کا احترام ہے اتنا ہی عام ممبران کا بھی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کی عزت کریں۔

جناب سپیکر! اب آپ کی بات کے بعد مزید اس بات کو آگے لے کر چلنا کہ اب کیا ہو گا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کو ختم ہو جانا چاہئے۔ جہاں تک رپورٹ کا تعلق ہے تو میں آپ کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش کر دوں گا جس پر آپ جو بھی فیصلہ کریں گے انشاء اللہ ہمیں قابل قبول ہو گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! اس بات کو بھی دیکھا جائے کہ میں جب بھی عدالت میں تاریخ پر جاتا ہوں تو مجھے اندر نہیں جانے دیا جاتا۔

جناب سپیکر: جی، اس کو بھی ٹھیک کر لیتے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! ہم نے اُس دن بھی ہاؤس کے تقدس کی بات کی تھی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح آپ نے اس پورے matter کو deal کیا ہے اور بطور کسٹوڈین اس ہاؤس میں فیصلہ کیا ہے اس پر ہم آپ کو really appreciate کرتے ہیں۔

جناب سپیکر!اس کے ساتھ ساتھ میری آپ سے یہ بھی درخواست ہو گی اور ہم نے پہلے بھیon the floor of the Houseبات کی تھی کہ ایم پی ایز تاریخوں پر جاتے ہیں تو اندر نہیں جانے دیا جاتا جیسا کہ جناب محمد توفیق بٹ نے بھی بات کی ہے۔ آج صبح خواجہ سعد رفیق کی تاریخ تھی اور وہاں پر خواجہ سلمان رفیق بھی آئے ہوئے تھے تو ہماری ایم پی اے محترمہ رخسانہ کوثر کو باقاعدہ پولیس نےmanhandle کیا ہے۔اب عدالت میں ایم پی ایز کے ملنے میں کیا قباحت ہے جبکہ آپ نےon the floor of the House ہمیں یہ assurance دی تھی کہ میں وزیر قانون سے بات کر کے معاملہ حل کروں گا۔اگر ایم پی ایز احتساب عدالت یا کسی بھی عدالت میں جاتے ہیں تو میری آپ سے گزارش ہو گی کہ جس طرح آپ نے باقی معاملات کو سلجھایا ہے اسی طرح اسissueپر بھی غور کر لیا جائے تو اس ہاؤس کے تقدس میں مزید اضافہ ہو گا۔شکریہ

جناب سپیکر: جی،انشاءاللہ اس پر ضرور عمل کرتے ہیں۔

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ آج منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لیکن پارلیمانی سیکرٹری جواب دیں گے۔پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!سوال نمبر 1995 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بورڈز آف ایجوکیشن میں پیپروں
کی ری چیکنگ اور نمبروں کی دوبارہ گنتی سے متعلقہ تفصیلات

*1995: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف ایجوکیشن میں پیپروں کی سابقہ نظام کے تحت re-counting ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس نظام سے دوران مارکنگ ہونے والی غلطیوں / کمی کوتاہی کا ازالہ ممکن نہ ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس نظام کو تبدیل کرکے re-marking دوران ری چیکنگ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور میں جوابی کاپیوں کی پڑتال (ری چیکنگ) کا مربوط نظام موجود ہے جس کے تحت درج ذیل امور re-checking کئے جاتے ہیں:

1) جوابی کاپی کا کوئی حصہ جانچے بغیر تو نہیں رہ گیا۔
2) جوابی کاپی یا اس کا کوئی حصہ تبدیل تو نہیں کیا گیا۔
3) ہر سوال کے حاصل کردہ جزوی نمبروں کا میزان سوال کے آخر میں درست درج کیا گیا ہے۔
4) تمام سوالات کا میزان درست طور پر جوابی کاپی کے سرورق پر درست منتقل کیا گیا ہے۔
5) سرورق میں دیئے گئے نمبرں کا میزان درست ہے۔

(ب) ری چیکنگ کے دوران غلطی نکل آنے کی صورت میں امیدوار کو نہ صرف نمبروں کی صورت میں اس غلطی کی تصحیح کی جاتی ہے بلکہ اس کی فیس بھی واپس کردی جاتی ہے۔

(ج) لاہور بورڈ میں ری چیکنگ کا مربوط نظام موجود ہے لہٰذا عدالت عظمیٰ کے فیصلہ جات کے مطابق re-marking کی اجازت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ڈیپارٹمنٹ کی seriousness اور ان کی دلچسپی پر مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ جو آپ کا یہ ایوان سوالات بھیجتا ہے۔

جناب سپیکر! آپ جز (الف) دیکھ لیں جس میں یہ پوچھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف ایجوکیشن میں پیپروں کی سابقہ نظام کے تحت re-counting ہوتی ہے؟

جناب سپیکر! جس کا جواب آپ ملاحظہ فرمالیں کہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ وسیکنڈری ایجوکیشن لاہور میں جوابی کاپیوں کی پڑتال، لاہور سے متعلقہ تو میں نے یہ سوال ہی نہیں کیا۔ یہ سوال بورڈ آف ایجوکیشن سے متعلق تھا۔ میرے سوال کا یہ جواب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! یہ misprinting ہو گی کیونکہ تمام بورڈز کا یکساں نظام ہے اور لاہور، ساہیوال یا کسی دوسرے بورڈ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ تمام بورڈز کا امتحانی نظام یکساں ہے۔

جناب سپیکر: طریق کار ایک ہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! جی، same ایک ہی طریق کار ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، طریق کار تو ایک ہے۔ جناب محمد ارشد ملک! آپ اگلا سوال کر لیں ناں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ اس جواب سے مطمئن ہیں تو ٹھیک ہے لیکن یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! جو طریق کار ایک بورڈ میں ہے وہی دوسرے بورڈ میں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کا حکم مان لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اگر آپ نے اس میں سے کچھ ڈھونڈنا ہے تو ڈھونڈ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! کیا کریں۔(قہقہہ)

جناب سپیکر: اس میں سے اگر کچھ تلاش کرنا ہے تو کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! تلاش تو کرنا تب ہوتا ہے جب کوئی چیز ملے نہ۔ یہ تو بہت سارا مواد پہلے ہی مل چکا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں۔ آپ اگلا سوال اس میں سے دیکھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کا حکم مان لیتا ہوں۔ میرا یہ سوال پنجاب کے متعلق ہے اور انہوں نے سوال کو لاہور بورڈ تک squeeze کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری یہ بتادیں میں نے جز(ب) میں سوال کیا ہے کہ یہ بھی درست ہے کہ اس نظام سے دوران marking ہونے والی غلطیوں، کمی کوتاہی کا ازالہ ممکن نہ ہے؟ یہ جز(الف اور ب) کے متعلق بتادیں کہ پورے پنجاب میں کیا نظام رائج ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، جواب تو اس میں لکھا ہوا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! جی، لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: تو وہ جواب ٹھیک ہے۔ اس میں کیا غلطی ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ ہاؤس کو بتادیں کہ کون سا نظام رائج ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! جواب پڑھ دیں ناں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ re-checking کے دوران غلطی نکل آنے کی صورت میں امیدوار کو نہ صرف نمبروں کی صورت میں اس کی غلطی تصحیح کے ساتھ کی جاتی ہے بلکہ اس کی فیس بھی واپس کی جاتی ہے۔ اگر غلطی نکل آئے تو فیس بھی واپس کی جاتی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے کیا جواب دیا ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے یہ کہا ہے کہ re-checking کے دوران۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ جواب پارلیمانی سیکرٹری نے دینا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ انہوں نے کہا ہے لیکن آپ نے سنا نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہم بھی اسی ہاؤس میں بیٹھے ہیں جس میں آپ بیٹھے ہیں۔ یہ ہمیں اور پورے ہاؤس کو بتائیں کہ کون سا نظام چل رہا ہے؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! Clear جواب آیا ہے۔ میری بات سنیں انہوں نے یہ پڑھا ہے کہ re-checking کے دوران غلطی نکل آنے کی صورت میں امیدوار کو نہ صرف نمبروں کی صورت میں اس غلطی کی تصحیح کی جاتی ہے بلکہ اس کی فیس بھی واپس کر دی جاتی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ تو تحریری جواب ہی پڑھ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، تو اور کیا پڑھنا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کو عرض کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بتا دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! 12/13 کروڑ عوام کا صوبہ پنجاب ہے جس میں لاکھوں بچے بورڈ میں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! ساریاں دے نمبر تے نئیں ناں لگنے۔

جناب محمد ارشد ملک: کیا فرمایا؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! سب کے نمبر تو نہیں نہ لگنے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! میری full توجہ ہے اور آپ تو میری توجہ ویسے ہی ادھر اُدھر نہیں ہونے دیتے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ میرے بڑے بھی ہیں، بھائی بھی ہیں اور آپ ہماری طرف سے بھی اتنے ہی ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری کی توجہ ڈیپارٹمنٹ کی حالت کی طرف دلانی اس سوال میں مقصود ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے جس بات پر seriously emphasis دینا ہے تو وہ کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں وہ عرض کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہوتا یہ ہے کہ جو لاکھوں طالب علم پورے پنجاب میں امتحان میں حصہ لیتے ہیں، وہ چاہے مڈل کا امتحان ہو، میٹرک کا ہو، ایف ایس سی سیکنڈ ائر کا ہو تو بورڈ والے اس میں یہ کرتے ہیں کہ سب سے پہلے یہ کہتے ہیں کہ جو re-checking کرنی ہے تو وہ آن لائن apply کریں۔ اب آن لائن apply بچوں کے یعنی طالب علموں کے والدین، بہن یا بھائی کرتے ہیں جن کو یہ بورڈ والے time دیتے ہیں۔ جب وہ دیئے گئے time پر ایک امید لے کر جاتے ہیں کہ بچے کے پیپر دیکھنے ہیں تو سب سے پہلے ان سے answer sheet پر sign کرواتے ہیں جو کہ انہوں نے پہلے سے ایک sheet بنائی ہوتی ہے کہ آپ کی re-counting ہونی ہے re-marking نہیں ہونی اور ہم ایک نمبر زیادہ کر سکتے ہیں اور نہ ہی کم کر سکتے ہیں۔ اس طرح والدین سے ہزاروں اور لاکھوں روپے بورڈ والے وصول کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال ساہیوال سے related ہے اور نہ ہی لاہور سے ہے بلکہ پورے پنجاب کے طالب علموں کا معاملہ ہے اور ان کے والدین کا معاملہ ہے جس پر میں آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ اصل پریشانی یہ ہے کہ انہوں نے پیپروں کی marking کر لی اور نتیجہ دے دیا جسے ہم من و عن تسلیم کر لیں تو پھر ہم re-checking اور re-counting میں جائیں ہی کیوں اور جب ہم اُدھر جاتے ہیں تو پھر یہ کہتے ہیں کہ نمبر زیادہ یا کم نہیں ہو سکتے بلکہ آپ صرف پیپر دیکھ لیں اور پیپر دیکھے بھی کون صرف طالب علم ہی۔ پیسے والدین جمع کرواتے ہیں اور بورڈ والے کہتے ہیں کہ صرف طالب علم ہی پیپر دیکھے گا۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ایک چیز ہے کہ کوئی specific اگر کسی کا ہو تو اس پر آپ کا سوال بنتا ہے کہ اس کا انہوں نے اس طرح کیا تھا اور اب اس طرح کیا ہے۔ آپ پورے پنجاب کی ایک general statement دے رہے ہیں کہ یہ طریق کار غلط ہے۔ اگر طریق کار غلط ہے تو اس کی آپ کے پاس کوئی تجویز ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پہلے نمبر پر تو میں نے assume نہیں کیا اور sorry میں آپ کی بات کو۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، جو بھی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے assume نہیں کیا۔

جناب سپیکر: چلیں، نہیں کیا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے اس سوال کے جواب میں خود admit کیا ہے اور میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری بات کو انہوں نے admit کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے میں سمجھ گیا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے اس بات کو admit کیا ہے کہ re-checking کے دوران غلطی نکل آنے کی صورت میں نہ صرف نمبروں کی صورت میں اس کی غلطی تصحیح کی جاتی ہے بلکہ فیس بھی واپس کی جاتی ہے جو کہ جز(ب) میں بتا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اگلے سوال کے جواب میں یہ کہہ رہے ہیں کہ لاہور بورڈ میں re-checking کا مربوط نظام موجود ہے لہذا عدالت عظمیٰ کے فیصلہ جات کے مطابق re-marking کی اجازت نہ ہے۔ ہم کہاں پر جائیں؟ یہ جز(ب) میں کچھ کہہ رہے ہیں اور جز(ج) میں کچھ کہہ رہے ہیں تو یہ کیا کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! بات سنیں ناں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر عدالت نے کوئی رولنگ دی ہوئی ہے تو انہوں نے contempt تو نہیں لگوانی۔ پارلیمانی سیکرٹری! اس طرح کریں اگر یہاں پر محکمہ کے سیکرٹری بیٹھے ہیں، آپ نے تو اس کو سمجھ لیا ہو گا تو اگر اس کی کوئی بہتر صورت نکل سکتی ہے تو وہ انہیں بتا دیں کہ کس طرح یہ ہو سکتا ہے یا نہیں ہو سکتا۔ اگر عدالت کی کوئی اس میں رکاوٹ ہے یا جو بھی ہے تو وہ انہیں بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن(جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! re-counting جو ہے اگر کہیں کسی کے ٹوٹل نمبروں میں سے 5 یا 7 نمبر miss ہو گئے ہیں تو وہ جمع کر دیئے جاتے ہیں یعنی کل نمبر گننے میں اگر کسی کے نمبر ٹوٹل میں add نہیں ہوئے تو اس میں جمع کر کے اس کا ٹوٹل ٹھیک کر دیا جاتا ہے جسے re-counting کہتے ہیں جبکہ re-marking جو ہے وہ عدالت عظمیٰ نے بالکل پابند کر رکھا ہے کہ re-marking آپ نہیں کر سکتے ban کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! دیکھیں۔ اب ایک چیز کو سپریم کورٹ نے کیا ہے تو وہ تو نہیں کر سکتے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ آخری سوال ہو گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر یہ experience کر چکی ہوں اور paper checking میں بھی دو تین دفعہ آپ کے سامنے بھی مختلف occasions پر یہ بات کی ہے کہ re-checking کا marking کا طریق کار ہمارے ملک میں درست نہیں ہے اور میں خود اپنی بیٹی کے پیپر چیک کرنے کے لئے گئی تو ایک ہی سوال کے اندر examiner کا موڈ ہے ناں۔ اس نے کسی کو 20 میں سے 8 نمبر دیئے اور کسی کو 20 میں سے 12 نمبر دے دیئے ہیں۔ بچے پیپر چیک کر کے جب آتے ہیں تو وہ زیادہ ڈپریشن کا شکار ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر!میری گزارش صرف یہ ہے کہ اس پر سیاست کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس پر ہمیں مل کر بیٹھنا چاہئے۔ پاکستان کی سطح پر نہ سہی کم از کم ہمیں پنجاب کے اندر examinationاورmarkingکے طریق کار کو صحیح بنانا چاہئے۔کسی ایک کے موڈ کے اوپر چھوڑ دینے سے بچوں کا مستقبل داؤ پر لگ جاتا ہے۔یہ بچوں کے ساتھ زیادتی اور ظلم ہے جو نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر!میں نے سپریم کورٹ کا فیصلہ دیکھا ہے اگر گورنمنٹ چاہے تو وہreview میں جاسکتی ہے، سپریم کورٹ کو جاکر گزارش کی جاسکتی ہے، مختلفdynamicsپر بات کی جاسکتی ہے اور بتایا جاسکتا ہے کہ اس سسٹم سے یہ نقصان ہو رہا ہے۔مجھے اس کی کوئیjustificationبتا دیں کہ ایک بچے نےsameوہی لکھا اس کو 8 نمبر ملے ہیں اور دوسرے بچے نے بھیsameوہی لکھا اس کو12 نمبر ملے ہیں۔

جناب سپیکر!یہ نامناسب ہے اور اس کے اوپر ہمیں دیکھنا چاہئے۔دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی اور ہم نے ابھی بھی اپنے بچوں کوexaminerکے موڈ پر چھوڑا ہوا ہے۔اس کا کوئی طریق کار بنائیں یا اس پر کوئی کمیٹی بنا دیں۔حکومت خود اپنےbrainsکو لے کر بیٹھ جائے،یہ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ ان کے پاس بڑے بڑےbrainsہیں۔ہر بچہ جناب فیاض الحسن چوہان کا بیٹا نہیں ہوتا جس کو اضافی نمبر لگ جائیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!ہمارے بچے رُلتے ہیں اور میری اپنی بچی کے ساتھ ایسا ہوا ہے۔ہم سیاستدان اپنا حق نہیں لے پاتے صرف اس لئے کہ بعد میں کہا جائے گا کہ یہ اس کی بیٹی ہے۔میں نہیں نمبر لگوا سکی جناب فیاض الحسن چوہان نے لگوا لئے لیکن اس کا کوئی طریق کار ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ کی بات صحیح ہے اور یہ واقعی اس طرح ہوتا ہے۔اب اس کا حل یہ ہے کہ آپ کے پاس کوئی تجویز ہو تو دے دیں۔آپ مشورے کے ساتھ تجویز دیں پھر ہم حکومت سے بھی بات کریں گے، منسٹر صاحب سے بھی بات کریں گے اور یہاں لابی میں سیکرٹری ہائر ایجوکیشن بھی موجود ہیں۔اس کا کوئی لائحہ عمل ہونا چاہئے۔جب میں وزیر اعلیٰ تھا تو ایک دفعہ ہم نے تقریباً یہ فیصلہ کر دیا تھا کہ انٹری ٹیسٹ کی بلا کو کیسے ختم کیا جائے اس سے بچوں کے ساتھ سارا خاندان ہی پڑھ رہا ہوتا ہے اور پھر آخر میں زیادتی ہو جاتی ہے جیسا کہ آپ نے کہا ہے۔واقعی یہ چیزیں ٹھیک

کرنے کی ضرورت ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ آپ باقاعدہ کچھ لکھ کر تجویز دیں اور اس کا کوئی نہ کوئی حل نکلنا چاہیے آپ کی بات صحیح ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں میرے پاس اس کی تجویز ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! طریق کار یہ ہوتا ہے کہ حکومت پالیسی دیتی ہے اور اس پالیسی پر ہم اپنی تجویز دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ ہم آپ کو کہتے ہیں کہ آپ اس کی بنیاد رکھیں آپ تجویز دیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اچھا ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، اب اس پر کافی بات ہو گئی ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتیں۔

محترمہ عشرت اشرف: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عشرت اشرف: جناب سپیکر! سوال نمبر 1726 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے محترمہ حنا پرویز بٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ ہائر ایجوکیشن میں ڈیپوٹیشن پر کام کرنے والے اہلکاران سے متعلقہ تفصیلات

***1726: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن میں زیادہ تر افسران و اہلکاران ڈیپوٹیشن پر کام کر رہے ہیں ان کے نام و عہدہ جات کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان میں اکثر افسران کالجز اور یونیورسٹیوں سے ڈیپوٹیشن پر آئے ہیں ان کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان کو کب تک ان کے متعلقہ کالجز/یونیورسٹی میں واپس بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) پنجاب حکومت کے مروجہ قوانین کے مطابق محکمہ ہائر ایجوکیشن کی منظور شدہ اسامیوں میں سے بیس فیصد اسامیوں پر ٹیکنیکل کوٹا کے تحت محکمہ ہذا کے ذیلی دفاتر (کالج، یونیورسٹی، بورڈ) کے افسران کی تعیناتی کی جاتی ہے مزید برآں گزشتہ کئی سالوں سے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی پنجاب سول سیکرٹریٹ انتظامی افسران کی شدید کمی کا شکار ہے جس کی وجہ سے تمام محکمہ جات بشمول ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں بیشتر اسامیاں خالی ہیں۔اس کمی کو دور کرنے کے لئے ہر محکمہ اپنے ذیلی دفاتر سے انتظامی افسران کو عارضی طور پر محکمہ کے ساتھ منسلک کرلیتا ہے۔ تاکہ محکمے کی انتظامی کارکردگی متاثر نہ ہو۔

ڈپٹی سیکرٹری اور سیکشن آفیسرز کی کمی کو دور کرنے کے لئے اس وقت محکمہ ہائر ایجوکیشن میں مندرجہ ذیل اساتذہ کو عارضی طور پر منسلک کیا گیا ہے تاکہ محکمہ کے اہم اور انتظامی امور بروقت تکمیل پاسکیں۔

1) ڈپٹی سیکرٹری(پی اینڈ ڈی) محمد حسن لالی، لیکچرار(ٹیکنیکل کوٹا)
2) ڈپٹی سیکرٹری(ایس آئی) محمد شہزاد جعفری، سبجیکٹ سپیشلسٹ(ٹیکنیکل کوٹا)
3) سیکشن آفیسر (سپورٹس)وسیم رؤف، لیکچرار(ٹیکنیکل کوٹا)
4) سیکشن آفیسر (یونیورسٹی- III) عثمان ابراہیم، لیکچرار(ٹیکنیکل کوٹا)
5) سیکشن آفیسر (کالجزافیئرز)عثمان عبدالغنی، لیکچرار(ٹیکنیکل کوٹا)
6) سیکشن آفیسر (بجٹ اینڈ فنانس)بابر خان، لیکچرار(ٹیکنیکل کوٹا)
7) ایڈیشنل سیکرٹری(اکیڈمک)طارق حمید بھٹی،ایسوسی ایٹ پروفیسر
8) ایڈیشنل سیکرٹری(لاء)ہائرایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ شمع ضیاء، سبجیکٹ سپیشلسٹ،
9) ڈپٹی سیکرٹری(کامرس)راؤامان اللہ خان، سینئرانسٹرکٹر
10) ڈپٹی سیکرٹری(بورڈز) محمد اشفاق خان لودھی،اسسٹنٹ پروفیسر/پرنسپل
11) ڈپٹی سیکرٹری سٹاف ٹوسیکرٹری حافظ ڈاکٹر حیدر علی،اسسٹنٹ پروفیسر
12) ڈپٹی سیکرٹری(سپورٹس)شمسہ ہاشمی،اسسٹنٹ پروفیسر

13) ڈپٹی سیکرٹری(بجٹ اینڈ فنانس) سید حسن عباس،اسسٹنٹ پروفیسر
14) سیکشن آفیسر(ڈی ایم) رانا راشد، لیکچرار
15) سیکشن آفیسر(یونیورسٹی۔I) مرتضٰی عمر بشیر، لیکچرار1
16) سیکشن آفیسر(یونیورسٹی۔II) انعام الحق،اسسٹنٹ پروفیسر
17) سیکشن آفیسر(یونیورسٹی۔IV) ظہیر علی، لیکچرار
18) سیکشن آفیسر(بورڈز) جہانزیب مرزا، لیکچرار
19) پی ایس او ٹو ایڈیشنل سیکرٹری(اکیڈمک)عدیل احمد، لیکچرار
20) سیکشن آفیسر (سپیشل انیشیئٹو) مہتاب الیاس، لیکچرار
21) سیکشن آفیسر (پلاننگ)صائقہ امین، لیکچرار
22) سیکشن آفیسر (اسٹیبلشمنٹ فیمیل)آصفہ جاوید، لیکچرار
23) سیکشن آفیسر(ڈویلپمنٹ)طاہرہ نذیر اعوان، لیکچرار
24) سیکشن آفیسر(ڈویلپمنٹ میل)محمد حمزہ، لیکچرار
25) سیکشن آفیسر(ڈویلپمنٹ میل)نوید اکرم، لیکچرار
26) سیکشن آفیسر(اسٹیبلشمنٹ میل)ہاجرہ سلیم، لیکچرار
27) سیکشن آفیسر(سپورٹس)محمد وقاص اکبر، لیکچرار

(ب) یہ درست ہے کہ مندرجہ بالا افسران جو اس وقت محکمہ ہائر ایجوکیشن میں عارضی طور پر تعینات ہیں اِن کا تعلق مختلف کالجوں / یونیورسٹیوں سے ہے۔ان کی موجودہ تعداد بیس ہے۔

(ج) محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی سے مطلوبہ افسران کی تعیناتی کے بعد یا محکمانہ پالیسی کے تحت تین سال کا عرصہ مکمل ہونے کے بعد مندرجہ بالا افسران کو ان کی متعلقہ یونیورسٹی / کالجز میں بھجوا دیا جائے گا۔اس سے پہلے محکمہ ہذا تین سال کا عرصہ مکمل کرنے پر مندرجہ ذیل افسران کو آرڈرز مورخہ 23-07-2019 کے تحت اپنے متعلقہ دفاتر میں بھجوا چکا ہے:۔

1) ڈپٹی سیکرٹری(کیو ای سی)نعمان جمیل خان،اسسٹنٹ پروفیسر
2) ڈپٹی سیکرٹری(سپیشل انیشیئٹو)حماد سرور نقوی،اسسٹنٹ پروفیسر
3) ڈپٹی سیکرٹری(پی اینڈ ڈی)اشفاق بخاری،اسسٹنٹ پروفیسر

4) سیکشن آفیسر (ڈویلپمنٹ)سدرہ رحمان، لیکچرار
5) سیکشن آفیسر (جنرل افیئر) محمد صافی اسلم، لیکچرار
6) سیکشن آفیسر (بورڈز) بشریٰ یونس، لیکچرار
7) سیکشن آفیسر (کیو ای یو) عثمان علی، لیکچرار
8) سیکشن آفیسر (ڈی ایف)کامران ظفر، لیکچرار
9) سیکشن آفیسر (ایس ایم (ایم) ندا اجمل خان، لیکچرار
10) سیکشن آفیسر (ای ایف) مریم انعام، لیکچرار
11) سیکشن آفیسر (ڈی ایم)صہیب اختر، لیکچرار
12) سیکشن آفیسر (کامرس۔I) گلزار احمد، لیکچرار
13) سیکشن آفیسر (کامرس۔ II) محمود احمد عزیز، سینئر انسٹرکٹر
14) سیکشن آفیسر (کامرس۔III)طیبہ اکمل، لیکچرار
15) سیکشن آفیسر (پلاننگ)عائشہ خالد، لیکچرار
16) سیکشن آفیسر (یونیورسٹی۔II)رفیع ممتاز، لیکچرار
17) سیکشن آفیسر (ای ایم۔ II)احمر خان، لیکچرار
18) ڈپٹی ڈائریکٹر (کو آرڈینیشن)PHEC،اشتیاق احمد، لیکچرار
19) ڈپٹی ڈائریکٹر (کامرس۔I)ڈی پی آئی آفس، عمران طارق بٹ، انسٹرکٹر
20) اسسٹنٹ ڈائریکٹر (کامرس)ڈی پی آئی آفس،زاہد رشید،لائبریرین

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عشرت اشرف: جناب سپیکر!انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ بے شمار پوسٹیں خالی پڑی ہیں اور انہوں نے وہاں اساتذہ کو عارضی طور پر لگایا ہوا ہے۔

جناب سپیکر!میں یہاں اس سوال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ ضرور کہوں گی کہ صوبے میں پہلے ہی بہت بے روزگاری ہے لہٰذا ایس اینڈ جی اے ڈی سے کہیں کہ وہاں پر بھرتیاں کرے کیونکہ ہمارے تعلیم یافتہ بچے بے روزگار پھر رہے ہیں۔ خدا کے لئے یہ بھرتیاں شروع کریں تاکہ یہ تیس چالیس پوسٹیں جو خالی پڑی ہوئی ہیں ان پر انہیں نوکریاں مل سکیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری!محترمہ کی تجویز صحیح ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! ان کی اچھی تجویز ہے انشاءاللہ کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ اس کو ضرور منسٹر صاحب تک پہنچائیں اور یہاں جو سیکرٹری ہائر ایجوکیشن بیٹھے ہیں وہ بھی اس کو نوٹ کر لیں۔ محترمہ کی بات تو صحیح ہے کہ اتنی پوسٹیں خالی پڑی ہیں ان کو پُر ہونا چاہئے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1997 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: ایجوکیشن بورڈ کے عرصہ قیام اور چیئرمین و کنٹرولر کی عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*1997: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال بورڈ آف ایجوکیشن کا قیام کب عمل میں آیا اور اس کے چیئرمین و کنٹرولر کون کون تعینات رہے موجودہ چیئرمین کتنے سے عرصہ تعینات ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف ایجوکیشن ساہیوال کو زمین کی الاٹمنٹ ہو چکی ہے یہ کن شرائط پر الاٹ ہوئی اور کب تک اس جگہ پر عمارت کی تعمیر مکمل ہو جائے گی، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ساہیوال کا قیام گورنمنٹ آف پنجاب کے لیٹر نمبر SO(Boards)9-4/2011 مورخہ 13-06-2012 کے تحت عمل میں آیا اور ایجوکیشن بورڈ ساہیوال کے تعینات چیئرمین اور کنٹرولر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

چیئرمین:

1-	جناب مہر بشیر احمد	20-06-2012تا04-09-2013
2-	پروفیسر ڈاکٹر انوار احمد	05-09-2013تا10-09-2013
3-	جناب مہر بشیر احمد	11-09-2013تا02-10-2013
4-	ڈاکٹر محمد نصر اللہ ورک	01-11-2013تا02-03-2014
5-	پروفیسر ڈاکٹر انوار احمد	03-03-2014تا27-11-2016
6-	بابر حیات تارڑ(PAS)	16-01-2017تا15-01-2018
7-	علی بہادر قاضی(PAS)	25-01-2018تا21-06-2018
8-	ڈاکٹر فرح مسعود(PAS)	22-06-2018تا22-10-2018
9-	عارف انور بلوچ(PAS)	23-10-2018تا05-11-2018
10-	ڈاکٹر ذوالفقار علی ثاقب	06-11-2018تا07-03-2019
11-	رانا عبدالشکور	08-03-2019تا03-07-2019
12-	حافظ محمد شفیق	04-07-2019تاحال

موجودہ چیئرمین جناب حافظ محمد شفیق کی تعیناتی عرصہ تین سال کے لئے گورنمنٹ آف دی پنجاب، سروس اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن نمبری SO(E.I)1-43/2018 مورخہ 03-07-2019 کے تحت کی گئی ہے۔

کنٹرولر آف امتحانات:

1-	پروفیسر قاضی عبدالناصر	21-06-2012تا10-10-2012
2-	پروفیسر غلام اکبر قیصرانی	11-10-2012تا26-08-2013
3-	شاہد پرویز قریشی	27-08-2013تا23-09-2013
4-	پروفیسر محمد اشرف	24-09-2013تا28-02-2014
5-	طاہر حسین جعفری	01-03-2014تا13-10-2017
6-	پروفیسر قاضی عبدالناصر	18-10-2017تا13-06-2018
7-	ڈاکٹر حافظ فدا حسین	14-06-2018تاحال

(ب) یہ بات درست ہے کہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، ساہیوال کو گورنمنٹ آف پنجاب کے کالونی ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے free of cost سرکاری زمین جس کی پیمائش چالیس کنال الاٹ ہو چکی ہے جو کہ COMSATS University کے نزدیک چک نمبر 87/9-L میں واقع ہے۔ زمین کی الاٹمنٹ درج ذیل شرائط پر کی گئی ہے۔

1) الاٹ کردہ زمین ماسوائے تعلیمی بورڈ کی بلڈنگ کے استعمال کے علاوہ کسی اور استعمال میں نہ لائی جائے گی۔
2) الاٹ کردہ زمین کی ضرورت نہ ہونے کی صورت میں زمین مع بلڈنگ کالونی ڈیپارٹمنٹ کو واپس کر دی جائے گی۔
3) زمین کے الاٹمنٹ کے آرڈر جاری ہونے کے چھ ماہ کی مدت کے اندر تعمیر کا کام شروع ہونا چاہئے جو کہ اٹھارہ ماہ کی مدت کے اندر مکمل ہو جانا چاہیے۔
4) تعمیر مکمل نہ ہونے کی صورت میں الاٹڈ زمین واپس لے لی جائے گی۔

تعمیراتی کام کے سلسلہ میں آرکیٹکچر آفس، ساہیوال میں بلڈنگ کی ڈرائنگز کا کام جاری ہے جس کی initial ڈرائنگز گورننگ باڈی کی منظوری کے بعد آرکیٹکچر آف، ساہیوال کو بذریعہ اسٹیٹ 393 مورخہ 23۔فروری 2019 کو بھجوائی جا چکی ہیں۔ تفصیلی ڈرائنگز (detailed drawings) بننے کے بعد cost estimate کا پراسس شروع ہو گا۔ جس سے معلوم ہو گا کہ تعمیر پر کتنے اخراجات آئیں گے۔ تاہم زمین پر باؤنڈری وال کی تعمیر کا کام شروع ہونے کا سلسلہ عنقریب متوقع ہے جس کی cost estimate بلڈنگ ڈویژن، ساہیوال کی طرف سے موصول ہو چکی ہے۔اس بابت دفتری و قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد فنڈز، بلڈنگ ڈویژن، ساہیوال کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز(ب) میں پوچھا گیا تھا کہ بورڈ آف ایجوکیشن ساہیوال کو زمین کی الاٹمنٹ ہو چکی ہے، یہ کن شرائط پر ہوئی، کب ہوئی اور اس کی عمارت کب تک مکمل ہو جائے گی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! کیا آپ کے پاس اس کی انفارمیشن ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! ان کے سوال کا جواب تحریر ہے۔ ان کو چالیس کنال زمین الاٹ ہو چکی ہے 23۔فروری 2019 کو ڈرائینگز آرکیٹکچر کو بھجوائی جا چکی ہے اور اب بلڈنگ بننے والی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ان سے یہ سوال پوچھتا ہوں کہ اس زمین کی الاٹمنٹ کب ہوئی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! ان کا سوال تھا کہ الاٹمنٹ کن شرائط پر ہوئی ہے اس کی تفصیلات فراہم کی جائے۔ ان کا یہ پوچھنا کہ الاٹمنٹ کب ہوئی ہے ان کا یہ سوال نہیں تھا۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! الاٹمنٹ تو ہو گئی ہے آپ یہ پوچھ رہے ہیں کہ بلڈنگ کب تک بنے گی؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے ان سے کوئی انڈیا کا تو نہیں پوچھ لیا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! یہ ان کا ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال مکمل ہے کہ کیا یہ درست ہے بورڈ آف ایجوکیشن ساہیوال کو زمین کی الاٹمنٹ ہو چکی ہے، یہ کن شرائط پر الاٹ ہوئی؟ میں اسی الاٹمنٹ کی date پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر! ان کو ذرا بتائیں کہ ہاؤس کا decorum کیا ہے اور ان کو کہیں کہ یہ سوال کو serious لیں یہ کسی سوال کو تو serious لے لیں۔ یہ اگر کسی بات کو serious نہیں لیتے تو کم از کم تعلیم کو تو serious لے لیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! وہ serious لے رہے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری! اس میں کوئی date ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! اس میں date نہیں ہے شرائط ہیں کہ کن شرائط پر الاٹمنٹ ہوئی ہے اور وہ اس میں لکھی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک اور گزارش کرتا چلوں کہ چیئرمین بورڈ کی request پر اس کی site change کر رہے ہیں کیونکہ اس کے اندر زمین کا راستہ صحیح نہیں ہے اس لئے وہ چاہ رہے ہیں کہ اس کی site change کی جائے یا اس کے ساتھ زمین مل جائے تب اس پر تعمیرات شروع کی جائے اس لئے وہ site change کرنے لگے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اس کی site change کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! چیئرمین صاحب خود بورڈ کی request پر کر رہے ہیں اور اس کے بعد بلڈنگ شروع ہو گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ جو زبانی فرما رہے ہیں اس کا جواب میں کہیں ذکر نہیں ہے۔ آپ پورا سوال کا جواب پڑھ لیں اس میں کہیں ذکر ہے تو بتا دیں۔ میں انہیں جواب خود پڑھ کر سنا دیتا ہوں اگر ان کو اُردو پڑھنی نہیں آتی۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! میری بات سنیں۔ آپ نے کام صحیح کروانا ہے یا سوال جواب کرنے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ یہ date کیوں نہیں بتا رہے ہیں۔ الحمدللہ اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان مسلم لیگ کے دور میں یہ زمین الاٹ ہوئی تھی اور یہ ریاست مدینہ والے اس کو بنا نہیں رہے ہیں، یہ ہے اصل وجہ۔ یہ اس کی date بتائیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ یہ بات اس طرح بھی پوچھ سکتے ہیں کہ چونکہ یہ ہمارے دور میں شروع ہوا تھا لہٰذا اس کی date بتائی جائے؟ اس میں لڑنے جھگڑنے کی تو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی آپ کو اجازت نہیں ہے۔ جناب محمد ارشد ملک کو سوال کرنے دیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال اسی سے related ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، پہلے ان کے سوالات مکمل ہونے دیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں جناب محمد ارشد ملک کی اجازت سے کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان! نہیں، آپ تشریف رکھیں۔

(اذان مغرب)

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے تو سوال کر لیا ہے۔ اب آگے بھی سوال ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی تو پہلے جز پر ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں! بتائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ یہ دیکھیں کہ ابھی جو پارلیمانی سیکرٹری نے جواب دیا ہے اور جو ڈیپارٹمنٹ کا جواب آیا ہے اس میں لکھا ہے کہ تعمیر پر کتنے اخراجات آئیں گے تاہم زمین پر باؤنڈری وال کی تعمیر کا کام شروع ہونے کا سلسلہ عنقریب متوقع ہے۔ جس کا cost estimate بلڈنگ ڈویژن، ساہیوال کی طرف سے موصول ہو چکا ہے تو ہم کس بات کو درست سمجھیں۔ یہ ہاؤس کے ساتھ جھوٹ بول رہے ہیں، یہ ہاؤس کی sanctity کو مجروح کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ ایک طرف یہ in writing black and white میں جواب دے رہے ہیں کہ یہ عنقریب شروع ہونے والا ہے اور اس کا rough cost estimate ان کو موصول ہو چکا ہے اور یہ اس کو شروع کرنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اب آپ ایک اور بات ملاحظہ فرمائیں کہ یہ جن شرائط پر زمین الاٹ ہوئی تھی جس کی گورنمنٹ کو date کا نہیں پتا۔ آپ دیکھیں کہ یہ تین شرائط پر زمین الاٹ ہوئی۔

1) الاٹ کردہ زمین ماسوائے تعلیمی بورڈ کی بلڈنگ کے استعمال کے علاوہ کسی اور استعمال میں نہ لائی جائے گی۔

2) الاٹ کردہ زمین کی ضرورت نہ ہونے کی صورت میں زمین مع بلڈنگ کالونی ڈیپارٹمنٹ کو واپس کر دی جائے گی۔

3) زمین کی الاٹمنٹ کے آرڈر جاری ہونے کے چھ ماہ کی مدت کے اندر تعمیر کا کام شروع ہونا چاہئے جو کہ اٹھارہ ماہ کی مدت کے اندر مکمل ہو جانا چاہئے۔

4) تعمیر مکمل نہ ہونے کی صورت میں allotedزمین واپس لے لی جائے گی۔

جناب سپیکر! یہ تو ان کی شرائط ہیں اور یہ تو واپس ہو جانی ہے۔ اگر یہ نہ بھی کریں تو انہوں نے خود کر لینی ہے۔ یہ ساہیوال بورڈ کی بلڈنگ تعمیر کرنے جا رہے ہیں جس کی بلڈنگ نہیں ہے اور اس گورنمنٹ کی نااہلی دیکھیں کہ آج دو سال ہونے کے قریب ہے ان کی تعلیم سے اتنی والہانہ محبت ہے یعنی جو بورڈ کی بلڈنگ ہے جس کے پاس اپنی آمدن کے پیسے پڑے ہوئے ہیں، وہ اپنے پیسے لگانا چاہتے ہیں اور یہ ان کو تعمیر شروع نہیں کرنے دینا چاہتے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ یہ ان شرائط کے مطابق کب تک اس بلڈنگ کو مکمل کروا دیں گے؟ انہوں نے جو جھوٹ بولا ہے اس کو وہ درست کب تک کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات ہو گئی۔ اب ان کو جواب دینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! یہ ان کا سوال پرانا تھا اور اس کا پہلے جواب جمع ہو چکا تھا۔ اب اس کی site change ہو رہی ہے اور یہ site changeکا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر! اب یہ کب تک مکمل کرائیں گے تو یہ ہم نے بلڈنگ مکمل نہیں کرانی ہوتی یہ بورڈ نے اپنے sources سے بلڈنگ خود بنانی ہوتی ہے اور اس میں ہائر ایجوکیشن فنڈنگ نہیں کرتا۔ بورڈ نے اپنی بلڈنگ خود اپنے پیسوں سے بنانی ہوتی ہے۔۔۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! بورڈ کس کے ماتحت ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب چیئرمین! بورڈ جس کے بھی ماتحت ہو لیکن یہ بورڈ کی provision ہے۔ بورڈ ہمارے ماتحت ہے لیکن یہ provision boardکی ہے اور بورڈ اپنے پیسوں سے بلڈنگ مکمل کرتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ پھر ان کو کہیں کہ جواب بھی نہ دیتے اور یہ بورڈ کے چیئرمین کو بلا لیتے۔ یہ اتنے نااہل ہیں کہ جواب ہی نہیں دینا چاہتے۔ یہ پھر بورڈ کے چیئرمین کو بلا لیں۔

جناب سپیکر: جی، ان کو سوال کی سمجھ آ گئی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ذرا بیٹھ جائیں۔ آپ نے سوال کا جواب بھی کھڑے ہو کر سننا ہے۔ آپ پہلے ان کو بات تو کرنے دیں۔ پارلیمانی سیکرٹری! آپ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن سے پوچھ لیں کہ یہ ان کی منسٹری کے under آتا ہے یا independent ہے اور اس کا status کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! یہ منسٹری کے under آتا ہے۔ یہ سوال پرانا ہے اور جو بلڈنگ ہے وہ بورڈ اپنے پیسوں سے بناتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، سوال تو واقعی پرانا ہے تو اس حوالے سے latest انفارمیشن کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! latest انفارمیشن ہے کہ اس کی site تبدیل ہو رہی ہے۔ اس کا راستہ ٹھیک نہیں تھا تو چیئرمین بورڈ کے کہنے پر اور اس کی request پر اس کی site change کر رہے ہیں۔ وہ نئی site تلاش کر رہے ہیں جب site تلاش ہو جائے گی تو پھر اس کی بلڈنگ تعمیر ہو گی۔

جناب سپیکر: میں سمجھ گیا ہوں اس site پر یہ بلڈنگ نہیں بنے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! جی، اس site پر بلڈنگ نہیں بنے گی۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ نے جو site دی ہے جس کی شرائط بتائیں۔ یہ بلڈنگ اس site پر نہیں بنے گی بلکہ نئی site پر بنے گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پہلے سن لیں۔ پہلے بات تو ختم ہونے دیں۔ ایک یہ بات ہے کہ جو آپ کہہ رہے ہیں کہ ان شرائطً پر دیا گیا ہے اور نہیں تو واپس کریں۔ وہ اس site پر بن ہی نہیں رہا۔ وہ نئی site پر بلڈنگ بنے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! اگر اس کے ساتھ مناسب راستہ یا جگہ نہیں ملتی اور مناسب مزید رقبہ نہیں ملتا تو ہمیں مجبوراً site change کرنی پڑے گی۔ یہ بورڈ کی اپنی request ہے کہ یہاں پر بورڈ بننا مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ یہ کہہ رہے ہیں یہاں تک پہنچنے کا راستہ نہیں مل رہا۔ اگر وہ یہ راستہ ہمیں نہیں دیں گے تو پھر اس لئے ہمیں site change کرنی پڑے گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں بات کرلوں۔

جناب سپیکر: آپ تو اجازت لیتے نہیں ہیں۔ (قہقہہ)

جی، آپ بتادیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ جو سوال ہے یہ ساہیوال بورڈ آف ایجوکیشن کے متعلق ہے اور یہ جو بات کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، مجھے تو پتا ہے ناں۔ آپ آگے بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں ہاؤس کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو جگہ کی بات کر رہے ہیں۔ یہاں جی ٹی روڈ پر سرکٹ ہاؤس ہے اور اس کے بالکل ساتھ COMSAT University ہے جس کے ساتھ یہ زمین الاٹ ہوئی ہے۔ یہاں ڈی پی ایس کا کیمپس بھی شفٹ ہو رہا ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ زمین ہی ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے زمین ٹھیک نہیں کی بات نہیں کی۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ زمین انہیں مل ہی نہیں رہی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ زمین تو allotted ہے۔ اس زمین کی تو الاٹمنٹ ہو چکی ہے۔ یہ COMSAT University کے بالکل ساتھ ہے انہیں یہ زمین الاٹ ہوئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! جی، میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ساہیوال: گورنمنٹ امامیہ کالج کے قیام اور طلباء کی تعداد

*1998: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ امامیہ کالج ساہیوال کب قائم ہوا اور اس کی بلڈنگ کی حالت کیسی ہے؟

(ب) کالج ہذا میں کتنے طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں کیا اس کی بلڈنگ طلباء کی تعداد کے حساب سے کافی ہے، فرنیچر کی کمی کی وجہ سے طالب علموں کو دشواری ہوتی ہے؟

(ج) کالج ہذا کی مسنگ فسیلٹیز کون کون سی ہیں کیا حکومت ان کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ امامیہ کالج 01.06.1963 میں قائم ہوا اور 1972 میں حکومتی تحویل میں لیا گیا اور کالج ہذا کی بلڈنگ کی حالت بہتر ہے۔

(ب) کالج ہذا میں 1408 طالب علم زیر تعلیم ہیں طلباء کی تعداد کے حساب سے بلڈنگ کافی ہے، فرنیچر طلباء کی تعداد کے مطابق کافی ہے۔

(ج) کالج ہذا میں حکومت نے تمام ضروری سہولیات مہیا کر رکھی ہیں کسی طالب علم یا اس کے والدین کی طرف سے کالج ہذا کی سہولیات کے بارے میں نہ تو کوئی شکایت کی گئی ہے اور نہ ہی اس بارے میں کسی فورم پر یہ مسئلہ اٹھایا گیا ہے حکومت طلباء کو تمام سہولیات فراہم کر رہی ہے وقت کے ساتھ ساتھ ان سہولیات میں اضافہ بھی کیا جا رہا ہے

گوجرانوالہ: گورنمنٹ بوائز کامرس کالج
پیپلز کالونی میں کلاس رومز، لیبز اور ملٹی پرپز ہال کی تعداد

***2333: محترمہ شاہین رضا:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ بوائز کامرس کالج پیپلز کالونی گوجرانوالہ میں کتنے کلاس رومlabsرومز اور ملٹی پرپز ہال ہیں؟

ا(ب) اس کالج میں کلاس وار طالب علموں کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کالج میں ACCAاور BBAکی کلاسز جاری ہیں کیا ان کلاسز کو پڑھانے کی اجازت اس کالج کے پاس ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کالج کے لئے ٹرانسپورٹ نہ ہے جبکہ اس کالج میں زیر تعلیم طالبات / طالب علم گوجرانوالہ شہر کے علاوہ دور دراز کے گاؤں قصبہ جات سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کالج میں ایم کام کی کلاس کے لئے کلاس روم نہ ہے جس کی وجہ سے طالبات کھلے آسمان کے نیچے تعلیم حاصل کرتی ہیں اسی طرح اس کالج میں کلاس رومز،labsرومز اور ملٹی پرپز ہال نہ ہے؟

(و) کیا حکومت اس کالج کے درج بالا تمام مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ بوائز کالج پیپلز کالونی گوجرانوالہ میں کلاس رومز، لیبز اور ملٹی پرپز ہالز کی تفصیل درج ذیل ہے:

کلاس رومز	=	19
کمپیوٹر لیبز	=	03
ملٹی پرپز ہال	=	Nill

(ب) کالج ہذا میں کلاس وار طالب علموں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

آئی کام	=	422
ڈی کام	=	192
بی کام	=	432
ایم کام	=	156
بی بی اے	=	47

(ج) کالج ہذا میں ACCA کلاسز نہیں ہیں۔ البتہ BBA کی کلاس جاری ہے اور اس کے لئے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا اجازت نامہ بھی موجود ہے۔

(د) جی، ہاں! درست ہے۔ تاہم اس بابت محکمہ ہائر ایجوکیشن نے buses کی ایک سکیم پنجاب بھر کے تمام کالجز کے لئے ترتیب دی ہے جس کے ذریعے آئندہ سالوں میں تمام اضلاع میں مرحلہ وار buses فراہم کی جائیں گی۔

(ہ) کالج ہذا میں ایم کام کی کلاسز بڑے احسن طریقے سے ہو رہی ہیں۔ کوئی کلاس کھلے آسمان کے نیچے نہیں ہو رہی ہے۔ تمام کلاسز با قاعدہ انداز میں ہو رہی ہیں۔ کالج ہذا میں مناسب کلاس رومز اور لیب موجود ہیں۔ البتہ ملٹی پرپز ہال نہیں ہیں۔

(و) درج بالا مسائل کالج ہذا کو درپیش نہیں ہیں۔ تمام طلباء و طالبات کی طرف سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ کالج میں درس و تدریس کا سلسلہ بڑے احسن انداز میں چل رہا ہے۔

فیصل آباد: گورنمنٹ کالج یونیورسٹی
میں ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ کی تعداد، ان کی تعلیمی قابلیت و تجربہ

*2419: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد میں ڈین اور ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ کتنے ہیں ان کے نام، عہدہ اور تعلیمی قابلیت اور کس کس شعبہ کے ہیڈ یا ڈین ہیں؟

(ب) کتنے ہیڈ یا ڈین کی تعلیم اور تجربہ مع گریڈ مطلوبہ اسامی کے مطابق ہے؟

(ج) کیا جو ہیڈ یا ڈین مطلوبہ تعلیم اور تجربہ / شعبہ سے تعلق نہ رکھتے ہیں کیا ان کی تعیناتی قاعدہ / قانون کے مطابق ہے؟

(د) اس بابت محکمہ کیا کارروائی کر رہا ہے اور مطلوبہ تعلیم مع تجربہ و گریڈ اور شعبہ کے حامل افراد کو تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) متعلقہ تفصیلات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام اساتذہ کی تعلیم و تجربہ متعلقہ عہدہ (فیکلٹی کے ڈین اور شعبہ کے ہیڈ) کے مطابق اور موزوں ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا، تمام ڈین اور ہیڈز صاحبان کی تعیناتی قواعد و ضوابط کے مطابق ہوتی ہے اور اس کے لئے فیکلٹی ممبر کا کُل وقتی ملازم ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ شعبہ کے سربراہ یا ڈین کے لئے اضافی اہلیت کی ضرورت نہ ہے۔

(د) جن فیکلٹیز میں ڈین کی تعیناتی کے لئے پروفیسر لیول کے فیکلٹی ممبرز دستیاب ہیں، ان کے کیسز گورنر / چانسلر کی منظوری کے لئے تیار کئے جا رہے ہیں۔

فیصل آباد: گورنمنٹ کالج یونیورسٹی اور گورنمنٹ وومن کالج یونیورسٹی میں وی سی کی مستقل تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*2420: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد اور گورنمنٹ وومن کالج یونیورسٹی فیصل آباد میں وی سی کی اسامیوں پر عرصہ دراز سے مستقل تعیناتی نہ ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان یونیورسٹیز کے مستقل وائس چانسلر نہ ہونے کی وجہ سے ان کے انتظامی اور financial معاملات میں مشکلات پیش آ رہی ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان یونیورسٹیز کے مستقل وائس چانسلر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ حکومت گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد اور گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی فیصل آباد کے مستقل وائس چانسلرز کی تعیناتی کا نوٹیفکیشن کر چکی ہے جس کی نقل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بادی النظر میں یہ بات درست ہے کہ مستقل وائس چانسلر نہ ہونے کے باعث جامعات کے انتظامی اور مالی معاملات میں مشکلات پیش آتی ہیں، لیکن اب جبکہ ان یونیورسیٹز میں مستقل وائس چانسلرز تعینات ہو چکے ہیں، اس طرح کے مسائل سے با آسانی نمٹا جاسکتا ہے۔

(ج) حکومت مستقل وائس چانسلرز تعینات کر چکی ہے۔

ضلع جہلم: تحصیل سوہاوہ میں یونیورسٹی کے قیام کے اعلان سے متعلقہ تفصیلات

***2422: محترمہ سبرینہ جاوید:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعظم نے تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم میں یونیورسٹی بنانے کا اعلان کیا تھا؟

(ب) اس سلسلے میں کیا پیشرفت ہوئی، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت اس مالی سال میں اس یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی، ہاں!

(ب) حکومت علاقہ میں اعلیٰ تعلیم فراہم کرنے کے لئے تمام ضروری اقدامات کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں پرائیویٹ ادارے کے تعاون سے ایک یونیورسٹی قائم کی جارہی ہے۔

(ج) اس یونیورسٹی کا سنگ بنیاد وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان نے مورخہ 5۔ مئی 2019 کو رکھا۔ اس یونیورسٹی کا نام القادر یونیورسٹی رکھا گیا ہے۔

میاں چنوں: گورنمنٹ ڈگری کالج میں طلباء وطالبات کی تعداد، خالی اسامیوں، لیبز اور ملٹی پرپز ہال سے متعلقہ تفصیلات

*2527: **جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج میاں چنوں اور گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج میاں چنوں کتنے کمروں پر مشتمل ہیں؟

(ب) ان میں کلاس وار طالبات / طلباء کی تعداد کتنی کتنی ہے؟

(ج) ان میں labs اور ملٹی پرپز ہال کتنے ہیں؟

(د) ان میں کتنی اسامیاں پر ہیں اور کتنی خالی ہیں؟

(ہ) ان میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں؟

(و) حکومت ان کالجوں میں طالب علموں کے لئے مزید کلاس روم، ملٹی پرپز ہال، labs بنانے اور خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین میاں چنوں ٹوٹل اٹھائیس کمروں پر مشتمل ہے اور گورنمنٹ بوائز کالج میاں چنوں ٹوٹل چوبیس کمروں پر مشتمل ہے۔

(ب) گورنمنٹ کالج برائے خواتین میاں چنوں اور گورنمنٹ بوائز کالج میاں چنوں میں فرسٹ ائر کے داخلے جاری ہیں اس کے علاوہ گرلز کالج میاں چنوں میں سیکنڈ ائر کے Student کی تعداد 924 اور تھرڈ ائر کی تعداد 107 اور فورتھ ائر کی تعداد 100 ہے۔ جبکہ بوائز کالج میاں چنوں میں سیکنڈ ائر 934، تھرڈ ائر کی تعداد 152 اور فورتھ ائر کی تعداد 238 ہے۔

(ج) گورنمنٹ کالج برائے خواتین میاں چنوں میں سائنس اور کمپیوٹر labs کی تعداد آٹھ اور ملٹی پرپز ہال کی تعداد ایک ہے۔ گورنمنٹ بوائز کالج میاں چنوں میں سائنس اور کمپیوٹر labs کی تعداد چار اور ملٹی پرپز ہال کی تعداد ایک ہے۔

(د) گورنمنٹ کالج برائے خواتین میاں چنوں میں ٹیچنگ سٹاف کی ٹوٹل منظور شدہ اسامیاں 16 ہیں جن میں 13 اسامیاں ورکنگ میں ہیں اور تین اسامیاں خالی ہیں اور نان ٹیچنگ سٹاف کی ٹوٹل منظور شدہ 11 اسامیاں ہیں جن میں 9 اسامیاں ورکنگ میں ہیں اور دو اسامیاں خالی ہیں۔ گورنمنٹ بوائز کالج میاں چنوں میں ٹیچنگ سٹاف کی ٹوٹل منظور شدہ اسامیاں 29 ہیں جن میں 25 اسامیاں ورکنگ میں ہیں اور چار اسامیاں خالی ہیں اور نان ٹیچنگ سٹاف کی ٹوٹل منظور شدہ اسامیاں 31 ہیں جن میں 25 اسامیاں ورکنگ میں ہیں اور چھ اسامیاں خالی ہیں۔

(ہ) گورنمنٹ کالج برائے خواتین میاں چنوں میں نیا ہاسٹل کی تعمیر اور گورنمنٹ کالج میاں چنوں میں ہاسٹل اور سیوریج کی مرمت مسنگ فسیلٹیز میں ہیں۔

(و) حکومت ان کالجوں میں طالب علموں کے لئے مزید کلاس روم ، ملٹی پرپز ہال، labs بنانے اور خالی اسامیاں پُر کرنے کا جلد ارادہ رکھتی ہے۔

یونیورسٹی آف گجرات کے قیام، سب کیمپس
اور طلباء وطالبات کی کلاسز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*2627: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف گجرات کب قائم کی گئی اس کے سب کیمپس کہاں کہاں ہیں؟

(ب) کیا اس یونیورسٹی میں میل اور فی میل کی کلاسز علیحدہ علیحدہ ہوتی ہیں طلباء وطالبات کی تعداد کیا ہے؟

(ج) اس یونیورسٹی میں کون کون سے مضامین پڑھائے جاتے ہیں اور کیا انتظامیہ وقت کی ضرورت کے ساتھ مزید مضامین کی کلاسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) اس یونیورسٹی ہذا میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد کتنی ہے اور کیا تمام منظورہ شدہ اسامیوں پر متعلقہ سٹاف موجود ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یونیورسٹی آف گجرات سال 2004 میں قائم کی گئی۔یونیورسٹی آف گجرات کے سب کیمپس راولپنڈی (اور متوقع طور پر منڈی بہاؤالدین) میں واقع ہیں۔

(ب) یونیورسٹی آف گجرات کے حافظ حیات کیمپس میں میل اور فی میل کی مشترکہ کلاسز کا انعقاد ہوتا ہے جبکہ راولپنڈی کیمپس صرف برائے خواتین ہے۔علاوہ ازیں یونیورسٹی کے سٹی کیمپسز میں طلباء اور طالبات کی علیحدہ علیحدہ کلاسز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔یونیورسٹی میں طلباء اور طالبات کی کل تعداد 18243 ہے جن میں طلباء کی تعداد 8027 جبکہ طالبات کی تعداد 10216 ہے۔

(ج) یونیورسٹی میں پڑھائے جانے والے مضامین کی تفصیلات اشتہار برائے داخلہ جات 2019 میں درج ہیں۔اشتہار کی نقل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یونیورسٹی میں سٹاف کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد (بجٹ 19-2018) کے مطابق	:	2716
ٹیچنگ سٹاف کی تعداد	:	660
نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد	:	1243
خالی اسامیوں کی تعداد	:	813

لاہور: پی پی۔154 میں گرلز و بوائز کالجز کی تعداد ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*2664: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔154 لاہور میں بوائز و گرلز سرکاری کالج کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کالجوں میں طالب علموں کی تعداد علیحدہ علیحدہ کتنی کتنی ہے؟

(ج) ان کالجوں کی بلڈنگ کیا طالب علموں کے مطابق پوری ہے یا مزید کمروں کی ضرورت ہے؟

(د) ان کالجوں میں ٹیچنگ سٹاف کی تعداد کتنی ہے کتنی اور کون کون سے اسامیاں خالی ہیں؟

(ہ) ان کالجوں میں نان ٹیچنگ کیڈر کی کتنی اسامیاں پر اور کون کون سے خالی ہیں ان پر تعیناتی نہ کرنے کی وجوہات کیاہیں؟

(و) ان کالجوں کی مسنگ فسیلٹیز کون کون سی ہیں اور یہ کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پی پی۔154 لاہور میں صرف دو کالجز ہیں:

1) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور

2) گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس باغبانپورہ لاہور۔

(ب) پی پی۔154 لاہور کے دونوں کالجوں میں زیر تعلیم طلباء طالبات کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور۔

(فرسٹ ائر1331، سیکنڈ ائر1439، تھرڈ ائر472 اور فورتھ ائر434 ٹوٹل3676ہے)

گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس باغبانپورہ لاہور۔(فرسٹ ائر70، سیکنڈ ائر 93، تھرڈ ائر 39، اور فورتھ ائر 27 ٹوٹل236ہے)

(ج) ان کالجز کی بلڈنگ طلباء وطالبات کے مطابق پوری ہے۔

(د) پی پی۔154 کے دونوں کالجز کی ٹیچنگ سٹاف کی تعداد درج ذیل ہے:

1) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور میں ٹیچنگ سٹاف کی کل180 اسامیاں ہیں جن میں چار اسامیاں خالی ہیں۔

2) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور میں ٹیچنگ سٹاف کی کل بارہ اسامیاں خالی ہیں جن میں سے پرنسپل 20 کی ایک اسامی خالی ہے۔ جو عنقریب پروموشن کے ذریعے سے پر کر دی جائے گی۔ اساتذہ کی ٹرینگ ہو چکی ہے اور کیس تیار ہو چکے ہیں۔

(ہ) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور میں نان ٹیچنگ سٹاف کی36 اسامیاں ہیں جن میں آٹھ اسامیاں خالی ہیں۔ کچھ اسامیاں پروموشن کے ذریعے پر ہوں گی۔ کچھ اسامیاں حکومت پنجاب کی میرٹ پالیسی کے مطابق پُر ہوں گی۔

گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس باغبانپورہ لاہور میں نان ٹیچنگ سٹاف کی گیارہ اسامیاں ہیں جن میں کوئی اسامی خالی نہ ہے

(و) ان کالجز میں طلباء وطالبات کو تمام ضروری سہولیات فراہم کر دی گئی ہیں کسی طالب علم یا طالبہ کو کوئی شکایت نہ ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں یونیورسٹی کالجز
میں شام کی کلاسز کے اجراءسے متعلقہ تفصیلات

*2695: **سید عثمان محمود:** کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان کی کس یونیورسٹی / کیمپس / کالج کے کس کس شعبہ میں evening classes جاری ہیں اور ہر ادارہ میں کتنی تعداد ہے؟

(ب) شام کی کلاس میں داخلہ سال میں کتنی بار دیا جاتا ہے نیز صبح اور شام کی کلاسز کی فیس میں کتنا فرق ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں موجود سرکاری یونیورسٹی خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے کسی بھی شعبہ میں شام کی کلاسز کا اجراء نہیں ہوا ہے۔خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی رحیم یار خان میں صرف صبح کی کلاسز ہوتی ہیں۔

ضلع رحیم یار خان میں موجود کالجز میں اس وقت خواجہ فرید گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج رحیم یار خان کے درج ذیل شعبہ جات میں ایوننگ کلاسز میں داخلے دیئے جاتے ہیں:

کمپیوٹر سائنس، فزکس، زوالوجی، باٹنی، انگلش، اردو، بی ایڈ، ایم ایڈ۔اس وقت ان شعبہ جات میں کل350طالب علم زیر تعلیم ہیں۔

(ب) شام کی کلاسز میں داخلہ سال میں ایک بار ہوتا ہے۔ نیز اس وقت مارننگ کلاسز کی پہلے سال کی فیس تقریباً -/9000روپے ہے اور شام کی فیس مبلغ -/19000 روپے ہے۔ صبح اور شام کی کلاسز کی فیس میں صرف سروس چارجز مبلغ -/10,000 روپے کا فرق ہے۔ سیکنڈ شفٹ سٹاف کو سروس چارجز سے معاوضہ کی ادائیگی کی جاتی ہے۔

پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کا قیام اور تعلیمی اداروں کی چیکنگ سے متعلقہ تفصیلات

***2716: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کے کیا فرائض ہیں اور اس کمیشن کے اراکین کون کون ہیں؟

(ب) پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن تعلیمی اداروں کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے اور تعلیمی اداروں کی کارکردگی کا معائنہ کرنے کا کیا طریق کار طے کیا گیا ہے؟

(ج) اس کمیشن نے اب تک انڈوومنٹ فنڈز قائم کرنے کے لئے کیا اقدامات اُٹھائے ہیں اور تعلیمی اداروں میں موجودہ اساتذہ کی قابلیت اور تجربہ جانچنے کا کیا معیار مقرر کیا گیا ہے؟

(د) تعلیمی اداروں میں تحقیق کو فروغ دینے کے لئے اس کمیشن کی کارکردگی کیا ہے اور طالب علموں کے خود روزگار کے حصول کے لئے اس کمیشن نے کیا کام کیا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن ایکٹ 2014 کے تابع کمیشن درج ذیل فرائض ادا کرنے کا اختیار رکھتا ہے:

1) HEC کے ساتھ تعاون کرنا۔

2) HEC کے قومی معیارات جن کی بدولت صوبہ میں نجی و سرکاری تعلیمی ادارہ جات کھولے یا چلائے جاسکتے ہیں کے مطابق ہدایات اور پالیسی کی تشکیل اور سفارشات کرنا۔

3) جامعات اور ڈگری دہندہ ادارہ جات کے سوا، دیگر ایسی درسگاہوں / اداروں جو کہ اعلیٰ تعلیمی شعبے میں تدریس مہیا کر سکتی ہیں ان کے لئے ہدایات اور شرائط تجویز کرنا۔

4) تعلیمی اداروں کی کارکردگی کی جانچ پڑتال کرنا اور اداروں، بشمول ان کے ذیلی کیمپس، شعبہ جات، فیکلٹیز اور مضامین کی ایکریڈیشن کمیٹی سے منظوری کروانا۔

5) صوبے میں اعلیٰ تعلیم کے شعبہ میں اعلیٰ معیارات کو برقرار رکھنے کے لئے تعلیمی اداروں میں گڈ گورننس اور انتظام کو یقینی بنانے کے لئے ہدایات مہیا کرنا۔

6) کالجوں میں معیارِ تعلیم کو یقینی بنانے اور اس معیار کو بڑھانے کے لئے حکومت سے مشاورت کرنا۔

کمیشن کے اراکین کی فہرست ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تعلیمی اداروں کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے PHEC نے متنوع نوعیت کے اقدامات کئے ہیں تاکہ تعلیمی اداروں کو بین الاقوامی معیار کے مطابق ڈھالا جا سکے۔

PHEC کے کارہائے نمایاں درج ذیل ہیں:

1) تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے PHEC سرکاری جامعات و اعلیٰ تعلیمی اداروں کو وظائف مہیا کرتا ہے۔

2) PHEC سرکاری جامعات / کالجز کے اساتذہ کو انٹرنیشنل ٹریول گرانٹس دیتا ہے۔

3) PHEC جامعات، کالجز اور اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تحقیق کے شعبہ کی بہتری اور ان کو دورِ جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی سعی کرتا ہے۔

4) بین الاقوامی معیار کے حصول کے لئے PHEC سرکاری جامعات / کالجز اور تعلیمی اداروں کو فارن پوسٹ ڈاکٹرل فیلوشپ مہیا کرتا ہے۔

5) اساتذہ کو پابند کیا جاتا ہے کہ متعلقہ شعبہ میں تحقیق کے ذریعے اور تعلیمی مجلات میں یہ تحقیق شائع کروا کے تعلیم کے معیار کو بہتر بنائیں۔

(ج) پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن، حکومت پنجاب سے معاشی مدد حاصل کرتا ہے۔ مزید برآں PHEC نے 100 ملین روپے کا ایک انڈوومنٹ فنڈ قائم کیا ہے۔ پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن، ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب کے ساتھ مل کر اساتذہ کی

جانچ کرتا ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ اس کی وضع کردہ پالیسیوں کا نفاذ کمیشن کی حقیقی روح کے مطابق ہو۔

(د) پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کو اس کا ایکٹ 2014 یہ مینڈیٹ فراہم کرتا ہے کہ تعلیمی اداروں میں تدریس و تحقیق کے معیار کو بہتر بنانے اور نیچے دیئے گئے اقدامات کے لئے مختلف ترغیبی پروگرام کا انعقاد کرے:

1) نجی و سرکاری شعبہ کے تعلیمی اداروں کے پروگراموں کی منظوری
2) پنجاب میں نئی جامعات اور ذیلی کیمپسز کے لئے مالی مدد کی فراہمی
3) وظائف کی فراہمی کے لئے فنڈز مختص کرنا
4) غیر ملکی پوسٹ ڈاکٹریٹ فیلوشپ
5) انٹرنیشنل ٹریول گرانٹ
6) سیمینارز اور کانفرنسوں کا انعقاد

ان پروگراموں کا بنیادی مقصد اور میکنزم صوبے کے اعلیٰ تعلیمی اداروں کے اندر ریسرچ کلچر کو فروغ دیتا ہے۔

پڑھائی مکمل کرنے والے طلباء کے لئے PHEC نے نوکری کے مواقع بڑھانے کے لئے کمیونٹی کالجز اور کیریئر کونسلنگ سنٹرز پروگرام متعارف کروائے ہیں۔

ضلع خانیوال: پی پی۔209 میں
بوائز و گرلز کالج اور طلباء و طالبات کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2766: **جناب محمد فیصل خان نیازی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔209 (خانیوال) بوائز و گرلز کالج کس کس جگہ چل رہے ہیں؟
(ب) ان کالجوں میں زیر تعلیم طالبات و طلباء کی تعداد کتنی ہے؟
(ج) ان کالجوں کی بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے۔کیا ان کالجوں میں سائنس labs اور ملٹی پرپز ہال ہیں اور کالج کے انتظامی افسران کے لئے دفاتر ہیں؟

(د) کیا ان میں ٹیچنگ سٹاف اور نان ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں پُر ہیں،کیا ان میں طالب علموں کو وہ تمام بنیادی سہولیات میسر ہیں جو کہ حکومت کے SOP کے تحت ہونا ضروری ہیں؟

(ہ) ان میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں؟

(و) کیا حکومت ان کے تمام مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پی پی۔209 میں کوئی بھی گورنمنٹ بوائز اور گرلز کالج نہ ہے۔ تاہم خانیوال میں موجود گورنمنٹ بوائز اور گرلز کالجز،ان کالجوں میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کی تعداد، سائنس لیبز اور ملٹی پرپز ہال، ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) متعلقہ نہ ہے۔

(ج) متعلقہ نہ ہے۔

(د) متعلقہ نہ ہے۔

(ہ) متعلقہ نہ ہے۔

(و) متعلقہ نہ ہے۔

ایف ایس سی پارٹ ٹو کی کتب سے متعلقہ تفصیلات

*2768: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ایف ایس سی پارٹ۔II کی تمام کتب مارکیٹ میں دستیاب ہیں؟

(ب) کیا ایف ایس سی پارٹ۔II کیمسٹری کی کتب برائے سیشن 20-2019 شائع ہونے کے بعد طلباء وطالبات اس سے استفادہ لے رہے ہیں؟

(ج) اگر جواب نفی میں ہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ایف ایس سی پارٹ-II کی تمام کتب مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔

(ب) ایف ایس سی پارٹ-II کیمسٹری کی کتب برائے سیشن 20-2019 سے طلباء و طالبات استفادہ کر رہے ہیں۔

(ج) جواب نفی میں نہ ہے۔

سرکاری تعلیمی اداروں میں سپیس سائنس کی تعلیم سے متعلقہ تفصیلات

*2807: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں سپیس سائنس کن کن سرکاری تعلیمی اداروں میں پڑھائی جارہی ہے؟

(ب) سپیس سائنس کس کلاس سے پڑھائی جاتی ہے اور حکومت سپیس سائنس کو فروغ دینے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) صوبہ پنجاب میں موجود سرکاری یونیورسٹیز میں سپیس سائنس صرف یونیورسٹی آف پنجاب، لاہور میں پڑھائی جاتی ہے۔ تاہم UET لاہور میں الیکٹریکل انجینئرنگ میں ایک مضمون سیٹلائٹ کمیونی کیشن اور یونیورسٹی آف گجرات میں بی ایس اور ایم ایس سی فزکس میں ایک مضمون cosmology پڑھایا جارہا ہے۔

(ب) سپیس سائنس کی تعلیم یونیورسٹی کی سطح پر دی جاتی ہے۔ مزید برآں یونیورسٹیز خود مختار ادارہ کے طور پر کام کرتی ہیں۔ کسی بھی شعبہ میں تعلیم دینے کا فیصلہ متعلقہ یونیورسٹی کی اکیڈمک کونسل اور سینڈیکیٹ کی منظوری سے ہوتا ہے۔ اگر سرکاری یونیورسٹیز اس مضمون میں تعلیم دینا چاہیں تو حکومت ہر ممکن تعاون فراہم کرے گی۔

لاہور: گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سلامت پورہ میں طالبات کی تعداد، بجٹ اور اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*2947: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سلامت پورہ لاہور میں کتنی طالبات کلاس وار زیر تعلیم ہیں؟

(ب) اس کالج کا مالی سال 19-2018 اور 20-2019 کا بجٹ کتنا ہے؟

(ج) اس کالج میں منظور شدہ اسامیاں کتنی کس کس عہدہ گریڈ کی ہیں کتنی اسامیاں پر اور کتنی خالی ہیں ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں کتنی خالی ہیں؟

(د) اس کی بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ہ) اس میں کیا کیا سہولیات ناکافی ہیں اس میں سہولیات کی فراہمی اور خالی اسامیاں پُر کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) کالج ہذا میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد درج ذیل ہے:

فرسٹ ائر 437، سیکنڈ ائر 429، تھرڈ ائر 76 اور فورتھ ائر 76

ٹوٹل طالبات: 1018

(ب) کالج ہذا کا مالی سال 19-2018 کا کل بجٹ -/25579314 روپے ہے جبکہ 20-2019 کا کل بجٹ -/11616000 روپے ہے۔

(ج) کالج ہذا میں ٹوٹل 22 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 21 اسامیاں ورکنگ اور ایک اسامی خالی ہے۔ اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کالج ہذا میں ٹوٹل 12 کمرے ہیں۔

(ہ) طالبات کی ضروریات کے مطابق سب سہولیات موجود ہیں اور کسی طالبہ کی طرف سے کوئی شکایت نہیں ہے۔

سرکاری کالج میں داخلہ کے لئے کامن ایپ سے متعلقہ تفصیلات

***2992: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری کالج میں داخلہ کے لئے کامن ایپ متعارف کرائی گئی ہے؟

(ب) اس ایپ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں اوراس ایپ کے متعارف کرانے سے کیا فوائد حاصل ہوئے ہیں؟

(ج) کیااس ایپ سے میرٹ کی بالادستی قائم ہوئی ہے؟

وزیر ہائرایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) سرکاری کالجز میں فرسٹ ائر میں داخلے کے لئے آن لائن ایڈمیشن سسٹم شروع کیا گیاہے۔یہ سسٹم دوسالوں سے بہت کامیابی سے کام کررہاہے

(ب) اس سسٹم کے تحت طالب علم یاطالبات گھر بیٹھے پنجاب کے کسی بھی کالج میں داخلے کے لئے اپلائی کرسکتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ ان کے سفری اخراجات بھی بچ جاتے ہیں۔عیدالاضحیٰ ، محرم الحرام اور 14۔اگست کی چھٹیوں کے دوران بھی ہزاروں درخواستیں اس سسٹم کے تحت جمع ہوئیں۔اس سسٹم سے جعل سازی کا بھی خاتمہ ہوگیا ہے۔کیونکہ سیکنڈری بورڈ کے تعاون سے طلباءوطالبات کے رزلٹ سسٹم پر موجود ہوتے ہیں اوراس سسٹم پر میرٹ لسٹیں بھی اپ لوڈ کی جاتی ہیں

(ج) اِس سسٹم سے میرٹ کی بالادستی قائم ہوئی ہے کیونکہ طلباء کے نمبر سسٹم میں موجود ہوتے ہیں۔ نمبرز کے غلط اندراج پر اُن کافارم قابل قبول نہیں ہوتا۔

اگست2019سے تاحال نئی یونیورسٹی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

***3002: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیاوزیر ہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 15۔اگست2019سے اب تک کتنی نئی یونیورسٹیاں قائم کی گئی ہیں؟

(ب) اس دوران قائم کی جانے والی یونیورسٹیوں میں کل کتنے نئے ملازمین کو بھرتی کیا گیاہے؟

(ج) کیاان یونیورسٹیوں میں طلبہ کے لئے نئے مضامین بھی متعارف کرائے گئے ہیں؟

وزیر ہائرایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) رواں سال حکومت پنجاب صوبہ میں سات نئی یونیورسٹیاں کے قیام کی منظوری دے چکی ہے۔ محکمہ ہائر ایجوکیشن کی کاوشوں سے15۔اگست 2019سے صوبہ پنجاب میں مندرجہ ذیل دویونیورسٹیوں کاقیام عمل میں لایاجاچکاہے۔

1) یونیورسٹی آف میانوالی۔

2) وومن یونیورسٹی راولپنڈی۔

تاہم مندرجہ ذیل پانچ نئی یونیورسٹیاں قیام کے مختلف مراحل میں ہیں۔

1) باباگرونانک یونیورسٹی ننکانہ صاحب۔

2) کوہسار یونیورسٹی مری۔

3) نارتھ پنجاب یونیورسٹی چکوال۔

4) تھل یونیورسٹی بھکر۔

5) ساؤتھ پنجاب یونیورسٹی، لیہ

(ب) ملازمین کی بھرتی متعلقہ یونیورسٹی کے ایکٹ اور دیگر قواعد وضوابط کے تحت عمل میں لائی جائے گی۔

(ج) یونیورسٹیوں میں مختلف فیکلٹیز متعارف کرائی جاتی ہیں جن کے زیر سایہ مختلف ڈیپارٹمنٹ اور پروگرامز ترتیب دیئے جاتے ہیں۔اس کا ایک مکمل اور جامعہ طریق کار موجود ہے جس کے تحت نئے مضامین پڑھانے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ماموں کانجن میں اساتذہ اور طالبات کے لئے میسر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*3019: **جناب محمد صفدر شاکر:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ماموں کانجن (ضلع فیصل آباد) تعلیمی سرگرمیوں کے لئے 500 طالبات کے لئے ہال ہیں کیا ان 500 طالبات کے لئے کلاس رومز میں بیٹھنے کے لئے سیٹوں کا بندوبست کا ہے کیا مکمل کمپیوٹر سسٹم مع کمپیوٹر لیب موجود ہے نیز کھیلوں کا میدان مع کھیلوں کا سامان اور پرنسپل مع سٹاف کا کمرہ مع ملحقہ باتھ روم موجود ہیں؟

(ب) سائنس کی طالبات کے لئے سائنس کے تجربات کا سامان موجود ہیں؟

(ج) کالج ہذا میں کتنے اساتذہ کی منظوشدہ اسامیاں کتنی ہیں کتنی اساتذہ اب کام کر رہی ہیں اگر کمی ہے تو کب تک پوری ہو جائے گی نیز جو مسنگ فسیلٹیز ہیں ان کو کب تک پورا کیا جائے گا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف)

1) کالج میں کوئی ہال موجود نہیں ہے۔ کالج کے بڑے کمرے میں تقریبات کا اہتمام ہوتا رہتا ہے۔

2) کالج میں طالبات کی تعداد 250 ہے اور کلاس رومز میں طلباء کے لئے 250 سیٹوں کا بندوبست ہے۔

3) کالج میں کمپیوٹر لیب موجود ہے تاہم اس کے لئے نئے کمپیوٹرز خریدنے کا بندوبست ہو رہا ہے۔

4) پرنسپل اور سٹاف کا کمرہ مع ملحقہ باتھ روم موجود ہے۔

5) کھیلوں کے لئے گراؤنڈ اور سپورٹس کے لئے فٹ بال کا سامان موجود ہے۔

(ب) سائنس کی طالبات کے لئے تجربات کا سامان موجود ہیں۔

(ج) کالج ہٰذا میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیاں 22 ہیں اور ان پر چار مستقل ٹیچرز کام کر رہے ہیں۔ اساتذہ کرام کی کمی کو پورا کرنے کے لئے CTIs تعینات کر دیئے گئے ہیں تاکہ طالبات کا تعلیمی حرج نہ ہو۔ کالج طالبات کو تمام ضروری سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ ابھی تک کسی طالبات نے سہولیات کی کمی کے بارے میں شکایت نہیں کی ہے۔

ہائر ایجوکیشن کے حوالہ سے جینڈر ایکشن پلان کی بہتری کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***3070: محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ہائر ایجوکیشن نے صوبے میں Gender Mainstreaming کے حوالے سے کیا اقدام اٹھائے ہیں؟

(ب) کیا کوئی جینڈر ایکشن پلان 20-2019 تشکیل دیا گیا ہے اگر ہاں تو اس مقصد کے لئے کون سی سکیمز بنائی گئی ہیں؟

(ج) ان سکیمز کے لئے فنڈ allocation کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) محکمہ ہائر ایجوکیشن نے جینڈر مین اسٹریمنگ کے حوالے سے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں۔

1) تمام کالجز، افسر میں خواتین افسران، آفیشلز کے ساتھ شفیقانہ برتاؤ کیا جاتا ہے۔
2) ان کے لئے ڈے کیئر، بے بی کیئر سنٹرز ہر کالج میں بنائے گئے ہیں۔
3) ان کے لئے علیحدہ ویٹنگ روم بنائے گئے ہیں۔
4) مرد، خواتین دونوں کے لئے ترقی کے یکساں مواقع میسر ہیں۔
5) خواتین کو ضروری چھٹیاں فوری دے دی جاتی ہیں۔
6) جینڈر مین اسٹریمنگ پر کالجز میں سیمینارز بھی منعقد کروائے جاتے ہیں۔

(ب) جینڈر ایکشن پلان کے لئے ڈی پی آئی آفس کی سطح پر تجاویز مرتب کی جارہی ہیں۔

(ج) جینڈر ایکشن پلان کے لئے علیحدہ سے فنڈز مختص نہ کئے جاتے ہیں بلکہ ان کے لئے فنڈز کا اجراء تمام اضلاع کی طرف سے موصول ہونے والی ڈیمانڈ پر کیا جاتا ہے۔ جیسے ہی اس سلسلے میں ڈیمانڈ موصول ہوگی تو فنڈز کا اجراء بھی کر دیا جائے گا۔

لاہور: گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج اسلام پورہ

کے رقبہ، بلڈنگ کلاس رومز اور اساتذہ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3144: **محترمہ سنبل مالک حسین:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج اسلام پورہ لاہور کتنے رقبہ پر مشتمل ہے کتنے رقبہ پر بلڈنگ بنی ہوئی ہے اور پوری بلڈنگ کتنے کلاس روم پر مشتمل ہے؟

(ب) مذکورہ کالج میں طالبات کی تعداد کیا ہے ہر کلاس کی تفصیل فراہم کریں نیز مذکورہ کالج میں اساتذہ کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ طالبات کی تعداد کے تناسب سے اساتذہ کی بہت سی اسامیاں خالی ہیں جو اسامیاں خالی ہیں ان کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مزید بلڈنگ، کلاس روم بنانے اوراساتذہ کی کمی پورا کرنے کاارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تواس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین اسلام پورہ لاہور (نزد سیکرٹریٹ) کا کل رقبہ 17 کنال دس مرلے ہے۔ کالج بلڈنگ 9 کنال 6 مرلے پر مشتمل ہے۔ سائنس لیبارٹریز کمرہ جماعت کی تعداد 14 ہے۔کالج کا غیر تعمیر شدہ رقبہ تقریباً 8 کنال 4 مرلے ہے جس میں خوبصورت پودے اور درخت موجود ہیں۔

(ب) کالج میں موجود طالبات کی کل تعداد 1417 ہے۔اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال اول 579 (پری میڈیکل 117، پری انجینئرنگ 36، آرٹس 201، آئی سی ایس 106، آئی کام 118 اور جنرل سائنس 01)

سال دوم 675 (پری میڈیکل 146، پری انجینئرنگ 36، آرٹس 241، آئی سی ایس 154، آئی کام 94' جنرل سائنس 04)

سال سوم 67 سال چہارم 96 اساتذہ کرام کی تعداد 20

(ج) فی الحال اساتذہ کرام کی کمی نہیں ہے کیونکہ محکمہ ہائر ایجوکیشن پنجاب نے پنجاب کے کالجز میں اساتذہ کرام کی کمی کو پورا کرنے کے لئے سی ٹی آئی (عارضی لیکچرارز) مبلغ 45000 ماہانہ تنخواہ پر تعینات کئے ہیں۔

(د) کالج ہذا میں کلاس رومز طالبات کی تعداد کے مطابق کافی ہیں۔ مستقبل میں طالبات کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے کلاس رومز اور اساتذہ کی تعداد ضرور بڑھائی جائے گی۔

سرگودھا: پی پی۔72 میں گورنمنٹ بوائز کالج پھلروان میں طالب علموں کی تعداد، خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3157: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔72 (سرگودھا) میں گورنمنٹ بوائز کالج پھلروان کب سے قائم ہے؟

(ب) اس کالج میں طالب علموں کی تعداد کلاس وار مع بلڈنگ کی تفصیل دی جائے؟

(ج) اس کالج میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(د) مذکورہ کالج کو سال19-2018اور20-2019کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ہ) اس کالج میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں اور یہ کب تک مسنگ فسیلٹیز فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ کالج پھلروان سرگودھا 2018-08-18 سے قائم ہے اور یہ پی پی۔72 میں واقع ہے۔

(ب) کالج میں طالبات کی تعداد کلاس وار مع بلڈنگ کی تفصیل درج ذیل ہے:

ایف اے/ایف ایس سی	بی اے/بی ایس سی
فرسٹ ائر / سیکنڈ ائر	تھرڈ ائر / فورتھ ائر
109/133	17/18

کلاس رومز آٹھ، آفس تین، لیبارٹریز چار، لائبریری ایک، واش روم16، سرونٹ کوارٹر چار

(ج) کالج میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

ٹیچنگ سٹاف:

خالی	ورکنگ	کل اسامیاں
08	14	22

نان ٹیچنگ سٹاف:

خالی	ورکنگ	کل اسامیاں
09	19	28

(د) سال20-2019کے دوران تین ملین روپے برائے خریداری کرسی طلباء اے ڈی پی سکیم کے تحت رقم فراہم کی گئی ہے۔ کرسیوں کی خریداری کے لئے ٹینڈر پراسس مکمل ہو چکا ہے۔ عنقریب یہ خریداری مکمل ہو جائے گی۔

(ہ) کالج ہذا کے تمام طلباء کو ضروری سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں کسی بھی طالبعلم یا والدین نے فراہم کردہ سہولیات کے بارے میں شکایت نہ کی ہے۔

سرگودھا:پی پی۔72میں گورنمنٹ گرلز کالج پھلروان میں طالبعلموں کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3158:**جناب صہیب احمد ملک:** کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔72(سرگودھا)میں گورنمنٹ گرلز کالج پھلروان کب سے قائم ہے؟

(ب) اس کالج میں طالبات کی تعداد کلاس وار مع بلڈنگ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس کالج میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائے؟

(د) مذکورہ کالج کو سال19-2018اور20-2019کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ہ) اس کالج میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں اور یہ کب تک مسنگ فسیلٹیز فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ گرلز کالج پھلروان سرگودھا1993۔09۔01سے قائم ہے۔

(ب) کالج میں طالبات کی تعداد کلاس وار مع بلڈنگ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ایف اے / ایف ایس سی فرسٹ ائر / سیکنڈ ائر	بی اے / بی ایس سی تھرڈ ائر / فورتھ ائر
170 / 269	83 / 86

ٹوٹل کلاس رومز(12)، سائنس لیبارٹریز(03)

(ج)

ٹیچنگ سٹاف

منظور شدہ اسامیاں	پر اسامیاں	خالی اسامیاں
24	08	16

نان ٹیچنگ سٹاف:

منظور شدہ اسامیاں	پر اسامیاں	خالی اسامیاں
34	20	14

(د) مذکورہ کالج کو سال 19-2018 میں -/21,260,420 روپے فراہم کئے گئے اور 20-2019 میں دونوں کوارٹرز میں -/12,189,294 روپے فراہم کئے گئے۔ فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور تیسرے کوارٹر کی رقم فراہم کی جا رہی ہے۔

(ہ) کالج ہذا کے تمام طالبات کو ضروری سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ تاہم کالج میں فراہم کردہ سہولیات کے بارے میں کوئی شکایت وصول نہیں ہوئی ہے۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں رجسٹرار کی اسامی پر مطلوبہ اہلیت کے حامل افسران کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

***3186: جناب ظہیر اقبال:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں رجسٹرار کی اسامی کب سے خالی ہے اس اسامی کا چارج (عارضی) کس کے پاس کب سے ہے اس کا موجودہ سکیل اور عہدہ کیا ہے؟

(ب) ڈپٹی رجسٹرار کی کتنی اسامیاں اس یونیورسٹی میں ہیں ان پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ تعلیمی قابلیت اور تجربہ بتائیں؟

(ج) ڈپٹی رجسٹرار کی اسامی پر تعیناتی کے لئے کیا تعلیم، تجربہ اور گریڈ ہونا لازمی ہے؟

(د) کیا حکومت اس یونیورسٹی کے رجسٹرار کی اسامی پر مطلوبہ تعلیم، تجربہ اور گریڈ کا حامل افسر تعینات کرنے اور ڈپٹی رجسٹرار کی اسامیوں پر تعینات غیر متعلقہ افسران کو ان کی اصل جگہ پر تعینات کرنے کا ارادہ ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) رجسٹرار کی اسامی مورخہ 26.08.2010 سے خالی ہے۔ اس اسامی کا عارضی چارج شہزاد علی گل، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ سیاسیات کے پاس مورخہ 26.10.2019 سے ہے۔ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں ڈپٹی رجسٹرار کی کل گیارہ اسامیاں ہیں جن میں سے تین خالی ہیں اور آٹھ ڈپٹی رجسٹرار کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے مطابق ڈپٹی رجسٹرار کے عہدے پر تعینات ملازمین کا تجربہ یونیورسٹی قوانین کے عین مطابق ہے۔

(ج) ڈپٹی رجسٹرار کی اسامی کے لئے درج ذیل تعلیمی قابلیت و تجربہ ہونا لازمی ہے۔

"A graduate with five years administrative experience in a University or Education Department ".

ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے ایکٹ 1975 کے مطابق یونیورسٹی مذکورہ میں رجسٹرار کے تقرر کا اختیار سینڈیکیٹ کے پاس ہے، تاہم پنجاب ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ صوبہ بھر کی سرکاری جامعات کو ہدایات کر چکا ہے کہ جامعات میں رجسٹرار، ناظم امتحانات اور خزانچی کی نشستوں پر جلد از جلد تقرر کیا جائے۔ مزید بر آں، اسلامیہ یونیورسٹی میں رجسٹرار کی اسامی پر تعیناتی کے لئے سلیکشن بورڈ کی میٹنگ مورخہ 03.12.2019 کو ہو چکی ہے، جو کہ تکمیل کے مراحل میں ہے۔ تاہم ڈپٹی رجسٹرار کی اسامی پر فرائض انجام دینے والے تمام افسران اپنی اصل جگہ پر پہلے سے ہی تعینات ہیں۔

جھنگ: گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج
میں طلباء کی تعداد اور منظور شدہ اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3200: **جناب محمد معاویہ**: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جھنگ میں طلباء کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ کالج میں اساتذہ کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور کتنے اساتذہ تعینات ہیں؟

(ج) مذکورہ کالج کے لئے 20-2019 میں ڈویلپمنٹ فنڈ کتنا جاری کیا گیا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جھنگ میں طلباء وطالبات کی تعداد اس وقت 10142 ہے۔

(ب) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جھنگ میں اساتذہ کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

Sanctioned	147
Working	127
Vacant	20

(ج) مذکورہ کالج میں BS Block زیر تعمیر ہے جس کے لئے 57.337 ملین کے فنڈز اس سال جاری کئے جا چکے ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی ہیلے کالج آف بنکنگ اینڈ فنانس
میں کرائے جانے والے ڈگری پروگرام سے متعلقہ تفصیلات

*3490: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب یونیورسٹی ہیلے کالج آف بنکنگ اینڈ فنانس میں کون سے ڈگری پروگرام کرائے جاتے ہیں؟

(ب) مالی سال 20-2019 میں پنجاب یونیورسٹی ہیلے کالج آف بنکنگ اینڈ فنانس کو کتنا بجٹ دیا گیا ہے؟

(ج) پنجاب یونیورسٹی ہیلے کالج آف بنکنگ اینڈ فنانس مزید ڈگری پروگرام بھی شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ہیلے کالج آف بنکنگ اینڈ فنانس، پنجاب یونیورسٹی میں جاری ڈگری پروگرام کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

بی بی اے (چار سالہ پروگرام) بعد از 12 سالہ تعلیم

بی بی اے (دو سالہ پروگرام) بعد از 14 سالہ تعلیم

ایم بی اے (دو سالہ پروگرام) بعد از 16 سالہ تعلیم

(ب) رجسٹرار، یونیورسٹی آف دی پنجاب کے مطابق یونیورسٹی آف دی پنجاب کی جانب سے ہیلے کالج آف بنکنگ اینڈ فنانس میں رواں سال کے جاری اخراجات کے لئے 69.637 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) رجسٹرار، یونیورسٹی آف دی پنجاب کے مطابق مستقبل قریب میں ہیلے کالج آف بنکنگ اینڈ فنانس میں کوئی نیا ڈگری پروگرام جاری کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔

لاہور: گورنمنٹ کالج یونیورسٹی میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کیڈر کی پر اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3564: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں ٹیچنگ کیڈر اور نان ٹیچنگ کیڈر کی اسامیاں کتنی ہیں؟

(ب) کتنی اسامیاں پُر اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) کتنی اسامیاں عارضی طور پر پُر کی گئی ہیں؟

(د) مذکورہ یونیورسٹی کا موجودہ مالی سال 20-2019 کا بجٹ مد وار کتنا ہے کتنی رقم پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کی جانب سے فراہم کی گئی ہے؟

(ہ) مذکورہ یونیورسٹی میں اس وقت کتنے طالب علم کلاس وار تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

(و) مذکورہ یونیورسٹی کے فرسٹ ائر ایف، ایس سی میڈیکل و نان میڈیکل میں داخل طالب علموں کی تفصیل دی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں ٹیچنگ کیڈر کی 423 اور نان ٹیچنگ کیڈر کی 1321 اسامیاں ہیں۔

(ب) اس وقت 1531 اسامیاں پُر ہیں جن میں ٹیچنگ کیڈر کی 367 اور نان ٹیچنگ کیڈر کی 1164 اسامیاں ہیں جبکہ 213 اسامیاں خالی ہیں جن میں ٹیچنگ کیڈر کی 56 اور نان ٹیچنگ کیڈر کی 157 اسامیاں ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 55 اسامیاں عارضی طور پر پُر کی گئی ہیں، جو نان ٹیچنگ کیڈر کی ہیں۔

(د) بجٹ کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) بی اے / بی ایس سی آنرز میں 8122 طالب علم، ایم اے / ایم ایس سی میں 951 طالب علم، ایم ایس / ایم فل میں 1503 طالب علم اور پی ایچ ڈی میں 597 طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

(و) فرسٹ ائر پری میڈیکل میں 395، پری انجینئرنگ میں 387، جنرل سائنس میں 93، آئی کام (کامرس) میں 74، کمپیوٹر سائنس میں 177 اور آرٹس میں 218 طالب علم زیر تعلیم ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

یونیورسٹی آف سرگودھا سے الحاق شدہ کالجز کی تعداد و طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

637: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی آف سرگودھا کے الحاق شدہ کالجز کی تعداد 227 ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یونیورسٹی آف سرگودھا کے فقط دو منظور شدہ کیمپس ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو یونیورسٹی کے ساتھ کالج الحاق کرنے کا کیا طریق کار ہے اس کا معیار کیا ہے، کیا پرائیویٹ کالج ہی affiliate ہوتا ہے اور کتنے عرصہ کے لئے کن شرائط و ضوابط پر affiliation ہوتی ہے مزید کتنے کیمپس کہاں کہاں کھولنے کا ارادہ ہے اس کے موجودہ ممبران سے متعلق بھی آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یونیورسٹی آف سرگودھا کے برائے سال 2018 الحاق شدہ کالجز کی تعداد 252 تھی۔ جس میں سرکاری کالجز کی تعداد 92 اور پرائیویٹ کالجز کی تعداد 160 ہے جبکہ برائے سال 2019 میں الحاق ابھی جاری ہے جس کی حتمی رپورٹ سال کے آخر میں مکمل ہو جائے گی۔

(ب) جی، ہاں! اس وقت یونیورسٹی آف سرگودھا کے دو منظور شدہ سرکاری کیمپس بھکر اور میانوالی میں واقع ہیں جو کہ گورنمنٹ آف پنجاب کی ہدایت پر کھولے گئے تھے اور ان کے لئے زمین بھی پنجاب گورنمنٹ نے دی تھی۔

(ج) یونیورسٹی آف سرگودھا ہر سال الحاق و تجدید الحاق کے لئے پورے صوبے سے درخواستیں بذریعہ اشتہار طلب کرتی ہے۔ اس کے بعد یونیورسٹی کی کمیٹی برائے الحاق متعلقہ کالجز کا معائنہ کرتی ہے اور ایک جامع رپورٹ مرتب کرتی ہے جس کی روشنی میں الحاق و تجدید الحاق کا فیصلہ متعلقہ حکام کی منظوری کے بعد کیا جاتا ہے۔ جس میں سرکاری اور پرائیویٹ کالجز الحاق کے اہل ہوتے ہیں۔ الحاق کے شرائط و ضوابط ضمیمہ (الف)

ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔یونیورسٹی آف سرگودھا میں مزید کیمپس کھولنے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

لاہور شہر میں گرلز اور بوائز کالجز،یونیورسٹیز کی تعداد اور ٹیچنگ،نان ٹیچنگ سٹاف کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

700:چودھری اختر علی: کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں کتنے کالج اور یونیورسٹیز کہاں کہاں ہیں؟

(ب) پی پی۔154 لاہور میں کتنے کالجز کہاں کہاں ہیں؟

(ج) ان کالجوں میں کتنے طالب علم کلاس وار زیر تعلیم ہیں؟

(د) ان کالجوں کی بلڈنگ کتنے کمروں، ہال اور لیبز پر مشتمل ہے کیا ان کالجوں میں مزید کمروں / کلاس رومز بنانے کی ضرورت ہے؟

(ہ) ان کالجوں میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(و) کیا حکومت ان کالجوں کی خالی اسامیاں پُر کرنے اور ان میں تمام مسنگ سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) لاہور شہر میں ٹوٹل 61 گورنمنٹ کالجز ہیں۔ جن میں 19 بوائز کالجز،35 گرلز کالجز، پانچ کامرس کالجز اور دو خود مختار گرلز کالجز ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ لاہور شہر میں واقع یونیورسٹیز کی تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی۔154 لاہور میں صرف دو کالجز واقع ہیں۔

1) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور

2) گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس باغبانپورہ لاہور

(ج) پی پی۔154 لاہور کے دونوں کالجوں میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین باغبان پورہ لاہور

1) فرسٹ ائیر 1331، سیکنڈ ائیر 1439، تھرڈ ائیر 472 اور فورتھ ائیر 434 ہے۔ٹوٹل تعداد 3676 ہے۔

2) گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس باغبانپورہ لاہور۔

1) فرسٹ ائیر 70، سیکنڈ ائیر 93، تھرڈ ائیر 39، اور فورتھ ائیر 27 ہے۔ٹوٹل تعداد 236 ہے۔

(د) پی پی۔154 کے دونوں کالجوں کی بلڈنگ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور۔

کلاس رومز کی تعداد اٹھائیس، لیبارٹری دس اور ہال ایک ہے اور مزید آٹھ کلاس رومز کی ضرورت ہے۔

2) گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس باغبانپورہ لاہور۔

کلاس رومز کی تعداد دس، کمپیوٹر لیب ایک اور ہال کوئی نہیں ہے چونکہ یہ کالج کرایہ کی بلڈنگ میں واقع ہے جس کا رقبہ ایک کنال 13 مرلے ہے اس لئے ادارے کے لئے اپنی بلڈنگ کی ضرورت ہے۔

(ہ) پی پی۔154 کے دونوں کالجز کے سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

1) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور میں ٹیچنگ سٹاف کی کل 80 اسامیاں ہیں جن میں سے چار اسامیاں خالی ہیں جن پر CTIs تعینات کی جا رہی ہیں اور نان ٹیچنگ سٹاف کی 36 اسامیاں ہیں جن میں سے آٹھ اسامیاں خالی ہیں۔

2) گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس باغبانپورہ لاہور میں ٹیچنگ سٹاف کی کل بارہ اسامیاں ہیں جن میں سے ایک اسامی پرنسپل گریڈ 20 کی ہے اس کی جگہ بی ایس۔19 کے چیف انسٹرکٹر DDO(OPS) بطور پرنسپل کام کر رہے ہیں اور نان ٹیچنگ سٹاف کی کل گیارہ اسامیاں ہیں جن میں سے کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(و) ٹیچنگ سٹاف کی خالی اسامیوں پر CTIs تعینات کی جاری ہیں تاہم سہولیات کے فقدان کو پرنسپل کی طلب کے مطابق پورا کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین مدینہ ٹاؤن میں نان ٹیچنگ سٹاف کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

702: محترمہ خالدہ منصور: کیاوزیر ہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین مدینہ ٹاؤن فیصل آباد میں نان ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں عہدہ اور گریڈوار بتائیں؟

(ب) نان ٹیچنگ سٹاف گریڈ 17 اور اس سے اوپر اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت کیا ہے تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کالج ہذا میں یکم جنوری 2016 سے 2018 تک کتنے ملازمین کو بھرتی کیا گیا ان کی بھرتی کا اشتہار کس اخبار میں دیا گیا، گریڈ 17 اوراس سے اوپر کے کتنے ملازمین کو NTS یا PPSC کے ذریعے بھرتی کیا گیا مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(د) اس وقت کالج ہذا میں کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت کالج ہذا کی خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائرایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) مذکورہ کالج کو پنجاب حکومت نے 2012 میں یونیورسٹی کا درجہ دے دیا تھا اور اب اس کا نام گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی، فیصل آباد ہے۔

گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی فیصل آباد میں نان ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں عہدہ اور گریڈوار تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) نان ٹیچنگ سٹاف گریڈ 17 اور اس سے اوپر اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ گریڈ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیلات ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یونیورسٹی میں یکم جنوری 2016 سے 2018 تک جن ملازمین کو بھرتی کیا، ان کے اشتہارات ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ گریڈ 17 اور اس سے اوپر کے جتنے ملازمین کو NTS یا PPSC کے ذریعے بھرتی کیا گیا اُن افراد کی تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس وقت یونیورسٹی میں جو اسامیاں خالی ہیں ان کی تفصیل ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) رجسٹرار، گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی، فیصل آباد کے مطابق یونیورسٹی جلد ہی یہ اسامیاں پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع ساہیوال: گرلز ڈگری کالج کمیر میں
لیکچرار / اسسٹنٹ پروفیسرز کی ضروریات سے متعلقہ تفصیلات

738: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گرلز ڈگری کالج کمیر ضلع ساہیوال میں 400 سے زائد طالبات زیر تعلیم ہیں اور لیکچرارز / اسسٹنٹ پروفیسرز و CTI ودیگر سٹاف (فیکلٹی وار) ضرورت کے مطابق نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کالج ہذا سے اکلوتی سائنس لیکچرار کا تبادلہ کر دیا گیا اور جس کی نوکری سے فراغت افسران نے بذریعہ موبائل Whatsapp کروائی جس سے زیر تعلیم طالبات کا تعلیمی مستقبل داؤ پر لگ گیا ہے اور والدین انتہائی مضطرب ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کالج ہذا میں محکمہ نے طالبات کی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے کتنے لیکچرارز / APs، CTI,s تعینات کئے ہیں اور مزید بہترین تعلیم کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین کمیر ٹاؤن ساہیوال میں طالبات کی تعداد 400 سے زائد ہے یہ درست ہے کہ ٹیچنگ سٹاف ضرورت کے مطابق نہ ہے مگر 20۔ ستمبر تک CTIs کی تعیناتی ہو جائے گی اور ٹیچنگ سٹاف کی کمی دور ہو جائے گی۔

(ب) پنجاب میں کسی بھی ٹیچر کا ٹرانسفر Whatsapp کے ذریعے نہیں ہوتا بلکہ HRMS Website کے ذریعے ہوتا ہے۔

(ج) طالبات کی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے 20 ستمبر تک CTIs 13 کی تعیناتی ہو جائے گی اور اس طرح ٹیچنگ سٹاف کی کمی دور ہو جائے گی۔ بہترین تعلیم کے لئے روزانہ کی بنیاد پر طالبات کی حاضری لگوائی جاتی ہے طالبات کی بہترین تعلیم کے لئے ڈائریکٹر کالجز اور ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز وقتاً فوقتاً وزٹ کرتے رہتے ہیں۔ کمرہ جماعت میں طالبات کی شمولیت کو یقینی بنایا گیا، اساتذہ کو لیکچر پلاننگ کی اہمیت اور افادیت سے آگاہ کر کے لیکچر پلان بنوائے گئے، طالبات کی کارکردگی سے والدین کو آگاہ کیا گیا اور Parents Teacher میٹنگ کا اہتمام کیا گیا ریگولر بنیادوں پر ٹیسٹ لئے گئے اور رزلٹ سے والدین کو آگاہ کیا گیا۔

ضلع ساہیوال: کمیر شریف میں
بوائز اور گرلز کالج میں اسامیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

742: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال کمیر شریف میں موجود بوائز کالج اور گرلز کالج میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں اور کتنی نان ٹیچنگ کیڈر کی اسامیاں خالی ہیں۔ مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) محکمہ کب تک لیکچرار / پروفیسرز کی خالی اسامیوں پر تعیناتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج و بوائز ڈگری کالج کمیر کے لئے مالی سال19-2018 میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی۔ مالی سال20-2019 میں کتنی رقم مختص کی گئی۔ مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج کمیر ٹاؤن ساہیوال میں ٹیچنگ سٹاف کی درج ذیل ذیل اسامیاں خالی ہیں۔

نمبر شمار	پروفیسر	0
1	ایسوسی ایٹ پروفیسر	پرنسپل
2	اسسٹنٹ پروفیسر	ایجوکیشن، عربی
3	لیکچرار	فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، ریاضی، پول سائنس، انگلش، کامرس، سٹیٹ، اردو، فزیکل ایجوکیشن، لائبریری سائنس،

گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج کمیر ٹاؤن ساہیول میں نان ٹیچنگ سٹاف کی درج ذیل اسامیاں خالی ہیں:

ہیڈ کلرک، جونیئر کلرک، کیئر ٹیکر، جونیئر لیکچر اسسٹنٹ، لائبریری کلرک، لیبارٹری اٹینڈنٹ، نائب قاصد، مالی، چوکیدار، سویپئر گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کمیر ٹاؤن ساہیوال میں ٹیچنگ سٹاف کی درج ذیل ذیل اسامیاں خالی ہیں:

نمبر شمار	پروفیسر	0
1	ایسوسی ایٹ پروفیسر	0
2	اسسٹنٹ پروفیسر	ریاضی، انگلش
3	لیکچرار	فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، عربی، اکنامکس، ایجوکیشن، جغرافیہ، فزیکل ایجوکیشن، اسلامیات، ہوم اکنامکس، لائبریری سائنس، اردو،

گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کمیر ٹاؤن ساہیول میں نان ٹیچنگ سٹاف کی درج ذیل اسامیاں خالی ہیں:

لائبریری کلرک، لیکچرار اسسٹنٹ، کیئر ٹیکر، مالی، لیبارٹری اٹینڈنٹ، نائب قاصد، چوکیدار، سویپر۔

(ب) معاملہ زیر غور ہے اور جلد ہی PPSC کو لیکچرار اور پروفیسر کی بھرتی کے لئے ریکوزیشن بھجوادی جائے گی۔

(ج) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج کمیر ٹاؤن ساہیوال کے مالی سال 2018-19 میں 13461465/- روپے مختص کئے گئے تھے اور مالی سال 2019-20 میں 7150000/- روپے مختص کئے گئے ہیں۔ گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج کمیر ٹاؤن ساہیوال کے مالی سال 2018-19 میں کوئی رقم مختص نہیں کی گئی تھی اور مالی سال 2019-20 میں 18309000/- روپے مختص کئے گئے ہیں۔

صادق آباد: بوائز و گرلز پوسٹ گریجویٹ کالج میں پروفیسر / لیکچرار کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

744: سید عثمان محمود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج صادق آباد میں (بوائز و گرلز) میں پروفیسرز / لیکچرارز کی کل کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ب) کتنی اسامیاں پُر کب سے کتنے CTIs کام کر رہے ہیں؟

(ج) حکومت خالی اسامیوں کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج (خواتین) صادق آباد میں گیارہ اسامیاں خالی ہیں۔

خالی اسامیاں

نمبر شمار	سیٹ	عہدہ	خالی ہونے والی کی تاریخ	تعداد
1۔	انگلش	ایسوسی ایٹ پروفیسر	18-12-2017	01
2۔	عربی	ایسوسی ایٹ پروفیسر	18-12-2017	01
3۔	نفسیات	اسسٹنٹ پروفیسر	09-06-2009	01
4۔	زوالوجی	اسسٹنٹ پروفیسر	01-03-2017	01
5۔	تاریخ	اسسٹنٹ پروفیسر	04-02-2016	01
6۔	فزیکل ایجوکیشن	لیکچرار	16-02-2006	01
7۔	نفسیات	لیکچرار	03-09-2015	01
8۔	پولیٹیکل سائنس	لیکچرار	06-07-2011	01

9۔ زولوجی	لیکچرار	12-01-2016	01
10۔ اردو	لیکچرار	28-08-2018	01
11۔ اردو	لیکچرار	12-02-2009	01

(ب) مختلف سیٹوں پر مختلف CTIs 2009 سے کام کر رہے ہیں۔

2017-18 میں (09)CTIs بھرتی ہوئے۔

2018-19 میں (03)CTIs بھرتی ہوئے۔

2019-20 میں CTI کی بھرتی کے لئے لیٹر بھیج دیا گیا ہے۔

(ج) خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے STR کے مطابق rationalization process شروع ہو چکا ہے جو جلد مکمل کر لیا جائے گا تاہم ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ عارضی طور پر پانچ ہزار (College Teaching Internees(CTIs بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور یہ عمل بھی جلد مکمل کر لیا جائے گا۔

ضلع رحیم یار خان میں نئے کالجز کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

745:سید عثمان محمود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان تقریباً 50 لاکھ آبادی کا بہت بڑا ضلع ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع ہذا کی آبادی کے مطابق یہاں بوائز و گرلز ڈگری کالجز کی تعداد انتہائی کم ہے جس کی وجہ گریجویٹس کی ضلع ہذا میں انتہائی کمی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت ضلع ہذا کے کن کن شہروں میں کون کون سے کالج کب تک قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ضلع رحیم یار خان کی آبادی 2017 کی مردم شماری کے مطابق 4814000 ہے۔

(ب) آبادی کی ضروریات کے مطابق کالجز کی تعداد مناسب ہے۔ اس وقت بائیس بوائز و گرلز ڈگری کالجز تعلیم و تدریس میں مصروف ہیں۔اس وقت چھ کالجز ضلع بھر میں پوسٹ گریجویٹ میں ایم اے، ایم ایس سی کی سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔

نمبر شمار	کالج	تعداد
1۔	بوائز کالجز	06
2۔	گرلز کالجز	11
3۔	کامرس کالجز بوائز	04
4۔	کامرس کالج برائے خواتین	01

(ج) ضلع ہذا میں حکومت پنجاب نے اس سال تین نئے کالجز میں کلاسز کا آغاز کیا ہے۔

1) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین میاں والی قریشیاں تحصیل و ضلع رحیم یار خان۔

2) گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج ترنڈہ محمد پناہ تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان۔

3) گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج سہجہ تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان۔

نیز گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج کوٹ سمابہ تحصیل و ضلع رحیم یار خان تکمیل کے مراحل میں ہے اور مزید پانچ نئے کالجز کی فزیبلٹی رپورٹس ڈیپارٹمنٹ کو جمع کروائی جا چکی ہیں۔

صوبہ بھر میں پرائیویٹ اور سرکاری وومن یونیورسٹیز کی تعداد اور افسران و ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

765: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں سرکاری اور پرائیویٹ وومن یونیورسٹی کتنی کہاں کہاں چل رہی ہیں ان وومن یونیورسٹی کے نام اور جگہ بتائیں؟

(ب) ان یونیورسٹی میں کتنی باقاعدہ چارٹرڈ یونیورسٹی ہیں اور کتنی غیر قانونی چل رہی ہیں؟

(ج) ان یونیورسٹی کی وائس چانسلر، رجسٹرار، کنٹرولر، ٹریژرز اور دیگر Keys پوسٹ پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ مع تعلیم و تجربہ بتائیں؟

(د) کیا وہ تمام ملازمین مطلوبہ تعلیم اور تجربہ کے حامل ہیں؟

(ہ) کیا ان ملازمین کی تقرریاں قانونی اور میرٹ پر ہوئی ہیں؟

(و) ان یونیورسٹی کے سال 2019-20 کے بجٹ کی تفصیل بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) صوبہ بھر میں سرکاری وومن یونیورسٹیز کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور
2) گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی، سیالکوٹ
3) گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی، فیصل آباد
4) فاطمہ جناح وومن یونیورسٹی، راولپنڈی
5) یونیورسٹی آف ہوم اکنامکس، لاہور
6) گورنمنٹ صادق کالج وومن یونیورسٹی، بہاولپور
7) وومن یونیورسٹی، ملتان
8) راولپنڈی وومن یونیورسٹی، راولپنڈی

مزید بر آں، صوبہ بھر میں خواتین کی کوئی پرائیویٹ یونیورسٹی کام نہ کر رہی ہے۔

(ب) درج بالا تمام یونیورسٹیز پنجاب حکومت سے منظور شدہ ہیں اور کوئی بھی غیر قانونی نہیں ہے۔

(ج) تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔مزید بر آں، راولپنڈی وومن یونیورسٹی، راولپنڈی حال ہی میں قائم کی گئی ہے اس لئے اس یونیورسٹی میں تاحال کوئی عملہ تعینات نہ ہے۔

(د) متعلقہ یونیورسٹیز کے رجسٹرار صاحبان کے مطابق تمام ملازمین مطلوبہ تعلیم اور تجربہ کے حامل ہیں۔

(ہ) متعلقہ یونیورسٹیز کے رجسٹرار صاحبان کے مطابق تمام تقرریاں قانونی اور میرٹ پر ہوئی ہیں۔

(و) تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

آن لائن کالج ایڈمشن سسٹم پورٹل سے متعلقہ تفصیلات

794: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آن لائن کالج ایڈمشن سسٹم پورٹل کیا ہے آخری بار اسے کب اپ ڈیٹ کیا گیا؟

(ب) اس سسٹم سے طالب علموں کو کیا فائدہ ہوتا ہے اور کیا اس پر جدید ریسرچ بھی دستیاب ہے؟

(ج) کیا کوئی ایسا طریق کار موجود ہے جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ اس سسٹم سے روزانہ کتنے افراد فائدہ اٹھاتے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) آن لائن کالج ایڈمیشن سسٹم طلباء و طالبات کو فراہم کی جانے والی ایک بہترین سہولت ہے وہ گھر بیٹھ کر آن لائن ایڈمیشن کے ذریعے مختلف کالجز میں اپنی درخواستیں جمع کروا سکتے ہیں۔ یہ سسٹم 24 گھنٹے طلباء و طالبات کو سہولت فراہم کرتا ہے یہاں تک کہ چھٹیوں میں بھی طلباء اس سسٹم سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ بہترین مثال یہ ہے کہ عید اضحیٰ، 14 اگست اور محرم الحرام کی چھٹیوں کے دوران 1000 سے زائد طلباء نے درخواستیں جمع کروائیں۔ آن لائن درخواستوں کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد طلباء کی میرٹ لسٹ اور ایڈمیشن درخواستوں کو اپ ڈیٹ کیا جارہا ہے۔ جو کہ نومبر کے پہلے ہفتے میں ختم ہو جائے گا۔

(ب) اس سسٹم سے طلباء و طالبات کو کالج نہیں جانا پڑتا وہ کسی بھی شہر و جگہ بیٹھ کر آن لائن سسٹم کی سہولت سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اس طرح سفری اخراجات اور وقت بھی بچ جاتا ہے۔ اُن کو پنجاب کے تمام کالجز کے بارے میں آن لائن سسٹم سے معلومات مل جاتی ہیں۔ اس پر جدید ریسرچ بھی دستیاب ہے۔ آن لائن سسٹم کے زریعے کالجز کے بارے میں بھی معلومات مل جاتی ہیں۔

(ج) اس سسٹم سے روزانہ تقریباً آٹھ ہزار طلباء نے فائدہ اُٹھایا۔ آن لائن سسٹم پر روزانہ جمع ہونے والی درخواستوں کے بارے میں معلومات موجود ہیں۔

سرکاری یونیورسٹیوں میں وائس چانسلرز کی تعیناتی کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

825: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سرکاری یونیورسٹیوں میں وائس چانسلرز کی تعیناتی کا یہ طریق کار کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بسااوقات وائس چانسلرز کی تعیناتی تاخیر کا شکار ہو جاتی ہے؟

(ج) سرکاری یونیورسٹیوں میں وائس چانسلرز کی تعیناتی کی تاخیر کا شکار ہونے کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) سرکاری یونیورسٹیوں میں وائس چانسلرز کی تقرری متعلقہ یونیورسٹی کے ایکٹ / آرڈیننس کے تحت ہوتی ہے، جس کے مطابق سب سے پہلے سرچ کمیٹی قائم کی جاتی ہے، اس کے بعد اخبارات میں اشتہار دیا جاتا ہے۔امیدواروں کی درخواست وصول کرنے اور ان درخواستوں کی جانچ پڑتال کے بعد سرچ کمیٹی منتخب امیدواروں کا انٹرویو کرتی ہے۔بعد از انٹرویو، میرٹ کے حساب سے پہلے تین امیدواروں کا پینل گورنر/چانسلر کی منظوری کے لئے بھیجا جاتا ہے۔گورنر/چانسلر کی منظوری کے بعد محکمہ اعلیٰ تعلیم، حکومت پنجاب، کامیاب امیدوار کا بطور وائس چانسلر، نوٹیفکیشن کر دیتا ہے۔

(ب) وائس چانسلر کا تقرر ایک طویل اور پیچیدہ عمل ہے، اخبارات میں اشتہار دینے سے لے کر کامیاب امیدوراں کے انٹرویو تک مختلف مراحل سے گزرنا پڑتا ہے جس کے باعث بعض اوقات دیر ہو جاتی ہے لیکن وائس چانسلر کی سیٹ خالی نہیں چھوڑی جاتی اور عارضی طور پر اس کا چارج سینئر پروفیسر کو دے دیا جاتا ہے۔

(ج) وائس چانسلر کی پوسٹ کے لئے نہ صرف اندرون ملک، بلکہ بیرون ملک سے بھی کثیر تعداد میں درخواستیں موصول ہوتی ہیں جن کی جانچ پڑتال کرنا کافی وقت طلب امر ہے۔موجودہ حکومت نے ایک سال کے قلیل عرصہ میں پنجاب بھر کی تمام سرکاری یونیورسٹیوں میں مستقل وائس چانسلرز کا تقرر کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: اب نماز مغرب کے لئے بیس منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے وقفہ
برائے نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ برائے نماز مغرب کے بعد
جناب سپیکر! 6 بج کر 55 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

لاہور: تھانہ آر اے بازار کینٹ کی حدود میں ڈکیتی کی واردات

چودھری اختر علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 19۔ جنوری 2020 کو مشتاق نامی تاجر سے چوکی نادر آباد تھانہ آر اے بازار کینٹ کی حدود میں گھر جاتے ہوئے دو مسلح افراد نے موٹر سائیکل چھین لیا اور ساتھ 13 لاکھ 80 ہزار روپے لوٹ لئے۔ اس بابت ساؤتھ کینٹ پولیس سٹیشن میں درخواست مورخہ 19۔ جنوری 2020 کو جمع کروائی گئی مگر پولیس نے ابھی تک ایف آئی آر کا اندراج نہیں کیا اور ملزمان بھی گرفتار نہیں کر رہی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس مقدمہ کی ایف آئی آر کا اندراج، ملزمان کی گرفتاری اور ان سے ریکوری کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

جناب سپیکر! میں نے 21۔ جنوری کو یہ توجہ دلاؤ نوٹس اسمبلی میں submit کیا اور یہ 27۔ جنوری کو اسمبلی کے ایجنڈے پر تھا۔ یہ واقعہ 18۔ جنوری کی رات کو ہوا، 19۔ جنوری کو تھانے میں complaint گئی۔ میرے یہ نوٹس ڈالنے کے بعد جب اسمبلی سے معاملہ pursue کیا گیا تو اس کی ایف آئی آر درج کر لی گئی لیکن ایک مہینہ گزرنے کے باوجود اس کی کوئی انوسٹی گیشن نہیں ہوئی۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے آپ تشریف رکھیں۔ پہلے وزیر قانون سے جواب لے لیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ جس واقعہ کی طرف معزز ممبر نے اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کروائی ہے۔ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رُونماہوا۔ اس واقعہ کی ایف آئی آر کا اندراج ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ درخواست دہندہ مشتاق سبحانی کی درخواست پر مقدمہ نمبر2020/101 مورخہ 2020-01-24 بجرم 392 ت پ تھانہ جنوبی چھاؤنی درج ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! یہ بھی درست ہے اور جس طرح معزز ممبر نے نشاندہی کی ہے کہ یہ واقعہ 19 تاریخ کا ہے اور اس کے مقدمہ کا اندراج delay ہوا ہے اُس کی دو وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ یہ تھی کہ جو رقم چھینی گئی ہے اُس کے متعلق confusion پایا جا رہا تھا۔ ابتدائی طور پر تھانے میں یہ رپورٹ دی گئی کہ 20 لاکھ روپیہ چھینا گیا لیکن جب اس کی چھان بین کی گئی تو مدعی نے اپنا بیان بدل کر رقم 13 لاکھ 80 ہزار بتائی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں کہ اس میں تین چار دن کی delay ہوئی ہے اور آج جب میں اس توجہ دلاؤ نوٹس کی briefing لے رہا تھا تو متعلقہ ایس پی انوسٹی گیشن تشریف لائے ہوئے تھے اور most probably وہ اس وقت بھی یہاں پر موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے انہیں باقاعدہ طور پر یہ ہدایت کی ہے کہ جب ہم یہ claim کرتے ہیں کہ ایف آئی آر کے اندرج میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی تو پھر یہ رکاوٹ کیوں ڈالی گئی اور یہ delay کیوں ہوا؟ اس سلسلے میں ایس پی انوسٹی گیشن جب باقی مقدمے کی تفتیش کریں گے تو انشاءاللہ تعالیٰ اس مسئلے پر بھی responsibility fix کریں گے کہ یہ delay کیوں ہوئی اور جو ذمہ دار پائے گئے قانون کے مطابق اُن کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، چودھری اختر علی!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر !فاضل منسٹر صاحب نے اس میں بتایا ہے اور اعتراف بھی کیا ہے کہ ایف آئی آر کے اندراج میں delay ہوا ہے لیکن ان کا یہ جو اعتراض ہے کہ 20 لاکھ روپے کی رقم show کی گئی تو شکایت اس تھانے میں موجود ہے جس پر 13 لاکھ 80 ہزار روپے ہی لکھا ہوا ہے 20 لاکھ روپے نہیں تھا۔ میں نے جب یہاں notice دیا تو اس کے بعد FIR کا اندراج ہوا ہے۔

جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ ہر آدمی کے پاس ایم پی اے نہیں ہوتا اور ہر آدمی کی فریاد ہاؤس میں سنی بھی نہیں جاتی۔ یہ ایک general principle ہے۔

جناب سپیکر: یہ ٹھیک بات ہے۔ اس میں مقصد یہ تھا کہ آپ کے توجہ دلاؤ نوٹس پر فوری ایکشن ہو۔ اب اس پر کم از کم ایف آئی آر درج ہو گئی ہے اور اس پر وزیر قانون نے یقین دہانی کرائی ہے کہ اس کو اب pursue کیا جا رہا ہے اور جو تفتیش کر رہے ہیں وہ بھی یہاں اسمبلی میں موجود ہیں اور وہ بھی سن رہے ہیں۔ اس کی تفتیش جلد از جلد پایہ تکمیل کو پہنچے گی، سارے ملزم پکڑے جائیں گے اور ریکوری بھی ہو گی۔ یہ بات ابھی جناب محمد بشارت راجہ نے کہی ہے اس لئے یہ توجہ دلاؤ نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 424 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 444 محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 449 ملک محمد احمد خان کا ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

قصور: الہ آباد تلونڈی میں چوری

449: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 4۔فروری 2020 کی خبر کے مطابق الہ آباد قصور کے نواحی علاقہ تلونڈی کے نزدیک ڈاکو احمد کے گھر کے تالے توڑ کر تین لاکھ کی نقدی، سات تولہ طلائی زیورات اور قیمتی سامان لے گئے؟

(ب) کیا اس کا مقدمہ درج ہوا ہے تو کن کن دفعات کے تحت کس تھانہ میں درج ہوا ہے اس کے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں۔ اس کیس کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا اور اس واقعہ کا مقدمہ درج ہو چکا ہے۔ اس کی ایف آئی آر نمبر95/20 مورخہ 03-02-2020 بجرم 454, 380 ت پ تھانہ الہ آباد ڈسٹرکٹ قصور درج ہو چکی ہے۔ اس میں تفتیش بھی ہو رہی ہے۔ آج بریفنگ کے دوران مجھے متعلقہ تفتیشی آفیسر نے بتایا ہے کہ تفتیش کے دوران مدعی فریق نے طارق نامی آدمی اور اس کے تین بھائیوں پر شک وشبہ کا اظہار کیا ہے۔ اب ان کو شامل تفتیش کیا جا رہا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ ان کو شامل تفتیش کر کے کوشش کی جائے گی کہ اس مقدمہ میں ریکوری بھی کی جائے، ملزمان کا چالان کیا جائے اور قانون کے مطابق سزا دلوائی جائے۔ اس پر کام ہو رہا ہے انشاءاللہ بہت جلد ملزمان کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے یہ عرض کروں گا کہ چند روز قبل میرے ایک سیکرٹری محمد سیف کے گھر میں بھی کم وبیش دس بارہ افراد داخل ہوئے۔ وہ کھڈیاں شہر تھانہ کھڈیاں کی حدود میں رہتے ہیں۔ مسلح افراد نے پورے خاندان کو gun point پر ایک کمرے میں محبوس کیا، سارا گھر لوٹا، ان پر تشدد کیا، مار پیٹ کی اور سارے گھر سے لاکھوں روپے کا سامان، نقدی اور زیورات اٹھا کر لے گئے۔ وہ جاتے ہوئے یہ بھی کہہ کر گئے کہ اگر تم نے ہمارا پیچھا کرنے کی کوشش کی تو تمہیں جان سے مار دیں گے۔

جناب سپیکر! میں نے اس پر بھی توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے۔ اگر کسی کے گھر میں آٹھ دس افراد داخل ہوں اور gun point پر انہیں لوٹیں تو ان پر ڈکیتی کا پرچہ زیر دفعہ 392 ت پ درج ہونا چاہئے اور اگر پانچ سے زیادہ افراد ہیں تو زیر دفعہ 395 ت پ مقدمہ درج ہونا چاہئے لیکن reluctance of police کو دیکھیں کہ تعزیرات پاکستان 379 اور 380 کی دفعات کے تحت مقدمات درج کئے جاتے ہیں جو چوری کے زمرے میں آتے ہیں۔ ڈکیتی کی واردات کو چوری میں convert کرنے کا ایک خوفناک trend بن گیا ہے۔ یہاں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بہت خراب ہے۔

جناب سپیکر!ہماری آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے یہ درخواست ہوگی کہ مہربانی کرکے اس پرserious noticeلیں اور ان مقدمات کے متعلق پوچھیں اور تصدیق کریں کہ کیا جوoccurrenceہے وہ اپنے طور پرdepictکرتا ہے کہ یہ واردات ڈکیتی کی ہے پھر اس پر چوری کی دفعات کے تحت مقدمے کا اندراج ہوناit selfاس سائل کے ساتھ زیادتی ہے اور یہ اس trendکو بڑھاوا دیتی ہے۔

جناب سپیکر!میری اس معاملہ میں بڑیhumble requestہوگی کہ مقدمہ 11/20کا ریکارڈ بھی منگوائیں۔ابھی تک اتنےheinous crimeکے بعد ایک accused بھی سامنے نہیں آ سکا۔اس وقت investigationsکی کیا صورتحال ہے۔ اس وقت بڑے خوف و ہراس کی فضا ہے۔ روزانہ رات کو لوگوں کے گھروں میں دس دس افراد دندناتے ہوئے آتے ہیں۔ یہ ایک واردات نہیں ہے۔ آپ صرف ڈسٹرکٹ قصور کا پچھلے دو ماہ کا ریکارڈ منگوا لیں۔ اسی طرز پر کی گئی کم از کم پانچ یا سات وارداتیں ہوئی ہیں۔ یہlawlessnessکی صورتحال بنی ہوئی ہے جس پر گورنمنٹ کیserious attentionکی ضرورت ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!ملک محمد احمد خان نے خدشے کا اظہار کیا ہے کہ اس طرح کے واقعات کے مقدمات میںrelevant دفعات نہیں لگائی جاتیں۔

جناب سپیکر!میں ملک محمد احمد خان کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ یہاں پر انوسٹی گیشن کے جو لوگ موجود ہیں میں نے ان سے بھی یہ کہا ہے کہ اس امر کو دیکھیں کہ relevant دفعات کیوں نہیں لگائی گئیں چونکہ مقدمہ کی تفتیش ہو رہی ہے تفتیش کے دوران اگر وہ relevantدفعات لگنی ضروری ہوئیں جن کا ملک محمد احمد خان نے اشارتاً کہا ہے تو ان کا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں انشاءاللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی جائے گی۔

جناب سپیکر!دوسری بات یہ ہے کہ ضلع قصور میں مجموعی طور پر اس وقت لاء اینڈ آرڈر کی جو صورتحال ہے اس کے متعلق ملک محمد احمد خان نے اپنے خدشات کا اظہار کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ پولیس کی کارروائی مسلسل عمل ہے۔ بعض اوقات کرائم میں hype آتی ہے اور کبھی گراف نیچے چلا جاتا ہے لیکن میں ان کی اور معزز ایوان کی اطلاع کے لئے آپ کے توسط سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سٹی چونیاں میں تین گینگ ہم نے bust کئے ہیں، چودہ لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے اور بارہ لاکھ روپے کی ریکوری کی گئی ہے۔ صدر چونیاں میں ایک گینگ bust ہوا، پانچ ملزمان گرفتار اور تیس لاکھ روپے کی ریکوری ہوئی ہے۔ چھانگا مانگا میں تین گینگ bust ہوئے، پانچ لوگوں کو گرفتار اور اٹھائیس لاکھ روپے کی ریکوری ہوئی ہے۔ الہ آباد میں تین گینگ bust ہوئے، سات لوگوں کو گرفتار اور ساڑھے چھ لاکھ روپے کی ریکوری ہوئی ہے۔ اسی طرح کنگن پور میں ایک گینگ bust ہوا، چھ لوگوں کو گرفتار اور تقریباً ساٹھ ہزار روپے اور ایک موٹر سائیکل ان سے برآمد کیا گیا ہے۔ پولیس اپنے طور پر کام کر رہی ہے لیکن اس کے باوجود میں آپ کے توسط سے معزز ممبر کو اور اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ مزید efforts کے لئے ڈی پی او قصور کو لکھا جائے گا کہ ان کے ضلع میں کرائم میں اضافے کا جو general trend ہے اس کو روکنے کے لئے فوری طور پر اقدامات کئے جائیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! جناب محمد بشارت راجہ اس کو take up کر رہے ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 20/93 محترمہ شاہین رضا کی ہے۔ محترمہ! اسے پڑھیں۔

گوجرانوالہ ڈویژن کے پولیس ملازمین کے لئے سستے داموں زمین خرید کر مہنگے داموں فروخت کرنے کا انکشاف

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے پولیس ملازمین کی بہبود کے لئے نہ صرف باقاعدہ ویلفیئر فنڈ رکھا ہوتا ہے

بلکہ ہر ضلع اور ڈویژن میں ان کا شعبہ بھی بنایا ہوتا ہے اور حکومت ہمیشہ کوشاں ہوتی ہے کہ حتیٰ الوسع ملازمین کی بہتری کے اقدامات کئے جائیں۔ اسی کے پیش نظر گوجرانوالہ ڈویژن کے پولیس ملازمین وافسران کی ویلفیئر کے لئے ریجنل پولیس آفیسر گوجرانوالہ اور شاہ نواز ولد عبدالغنی موضع میر کوہ کے درمیان سستے رہائشی پلاٹس کی بابت ایک MOU سائن ہوا جس کے تحت گوجرانوالہ ڈویژن میں تعینات تمام پولیس ملازمین بشمول CTD, PHP اور سپیشل برانچ بھی شامل ہے، کے گریڈ ایک سے گریڈ 18 کے ملازمین شامل ہیں جنہیں نزد نندی پور نہر رعایتی پلاٹ دینے تھے۔ معاہدے کے مطابق شاہ نواز ولد عبدالغنی نے یہ زمین بارہ لاکھ روپے فی ایکڑ میں ریجنل پولیس آفیسر کے hand over کرنا تھی لیکن جب درخواست دینے کے لئے فارم تیار کیا گیا اس کے مطابق پانچ مرلہ پلاٹ کی قیمت مبلغ تین لاکھ روپے، سات مرلہ پلاٹ کی قیمت چار لاکھ 90 ہزار اور دس مرلہ پلاٹ کی قیمت مبلغ سات لاکھ روپے مقرر کی گئی۔ اس ریٹ کے حساب سے تو فی ایکڑ کی قیمت ایک کروڑ بارہ لاکھ روپے بنتی ہے حالانکہ اصل قیمت بارہ لاکھ فی ایکڑ ہے۔ متعلقہ ریجنل پولیس آفیسر اور شاہ نواز ولد عبدالغنی کے اس اقدام سے پولیس ملازمین کی تو کوئی ویلفیئر نہیں ہوئی بلکہ فی ایکڑ ایک کروڑ روپیہ کمائی کرکے کسی اور کی ویلفیئر ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! ویلفیئر کا مقصد تو یہ تھا کہ جس ریٹ پر زمین خریدی گئی ہے اسی ریٹ پر درخواست دینے والے ملازمین کو پلاٹ دیئے جاتے تاکہ ان کی صحیح معنوں میں ویلفیئر ہوتی اور وہ بے چارے سر چھپانے کے لئے چھت بنا لیتے لیکن یہاں تو سارا سسٹم ہی اُلٹ ہے اور پولیس ملازمین کی ویلفیئر کی بجائے کسی اور کی ویلفیئر ہو رہی ہے۔ اس اقدام سے گوجرانوالہ ڈویژن کے پولیس ملازمین میں انتہائی بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دے دیں تو میں کچھ statement بھی دینا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! میں یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ اس کا آڈٹ ہونا چاہئے کیونکہ ہماری گورنمنٹ ہر چیز کو transparent کرتی ہے۔ یہ matter پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں آنا چاہئے اور ایک سپیشل کمیٹی بھی بنی چاہئے۔ یہ زمین بڑی سرسبز تھی جو دو شہروں میں آتی ہے۔ ایک گوجرانوالہ نندی پور اور ایک ڈسکہ میں آتی ہے۔ اگر معاملہ GDA میں جاتا اور صحیح منصوبہ بندی ہوتی تو ہماری زرخیز زمین بھی بچ جاتی اور پولیس ملازمین کو سستے پلاٹ بھی مل جاتے۔ ان پولیس افسران کو اگر سستے پلاٹ دینے تھے تو اس طرف توجہ دلائی جاتی لہٰذا میری استدعا ہے کہ اس کے لئے سپیشل کمیٹی بنائیں اور اس کا آڈٹ بھی کروائیں تاکہ transparency ہو۔ شکریہ

جناب سپیکر: وزیر قانون! میرا خیال ہے کہ آپ کی سربراہی میں ایک کمیٹی بن جائے تاکہ ساری چیزیں سامنے آجائیں۔ اس حوالے سے آپ کی کیا رائے ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! مجھے یہ تحریک التوائے کار ابھی ملی ہے جس کا میں ڈیپارٹمنٹ سے جواب لے کر ہی کوئی بات کر سکتا ہوں لیکن جو آپ کا حکم ہو گا اُس پر تعمیل ہو گی۔ اگر آپ سپیشل کمیٹی بنانا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس پر ہم ایک سپیشل کمیٹی وزیر قانون کی سربراہی میں بنا دیتے ہیں۔ اس کمیٹی کے ممبران نوابزادہ وسیم خان بادوزئی، جناب محمد عون حمید، جناب خیال احمد، سید حسن مرتضیٰ، رئیس نبیل احمد، جناب محمد ارشد ملک، محترمہ کنول پرویز چودھری، محترمہ خدیجہ عمر اور جناب ساجد احمد خان ہوں گے۔ جناب محمد بشارت راجہ! اس کمیٹی کی ایک ماہ کے اندر رپورٹ دی جائے لیکن پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا آڈٹ بھی ذہن میں رکھنا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہ السلام
کی شان میں گستاخی کرنے والے کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کی اجازت دی۔ میں اس مقدس ایوان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ایک شخص جس کا نام محمد ابراہیم قادری ہے جس کا سابقانام جارج مسیح تھا۔ اس شخص نے خداوند یسوع مسیح ناصری کے کردار اور ذات پر بڑی گندی زبان استعمال کی ہے اور گندے لفظ استعمال کئے ہیں جو غلاظت اور گندگی سے بھرے ہوئے ہیں، یہاں تک کہ یسوع مسیح کی والدہ محترمہ مقدسہ مریم کی ذات اور کردار پر بڑی عجیب قسم کی باتیں کی ہیں جن کو ہم سننا بھی گوارا نہیں کرتے۔ یہاں پر اگر میں اس کی ریکارڈنگ سنانا چاہوں تو ہمارے مقدس ایوان میں جتنے بھی پارلیمنٹیرین بیٹھے ہیں وہ میرے خیال میں سننا بھی نہیں چاہیں گے۔

جناب سپیکر! میں نے وزیر قانون، رانا محمد اقبال خان اور اپنی پارٹی کے ممبران سے بھی بات کی ہے لہٰذا میں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں اور وزیر قانون سے یہ humble request کرتا ہوں کہ اس شخص کے خلاف سخت ایکشن لیں جس کی ویڈیو بھی میرے پاس موجود ہے۔ میں یہاں سنانا چاہوں تو سنا سکتا ہوں لیکن میں یہ مناسب نہیں سمجھتا۔

جناب سپیکر! میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ ویڈیو جناب محمد بشارت راجہ دیکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ یہ ویڈیو وزیر قانون کو دے دیں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! اس کے بعد اس شخص کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے اور قانون کے مطابق اس کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ بہت مہربانی

تحاریک التوائے کار

(۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون! اس ویڈیو کو دیکھ لیجئے گا۔ تحریک التوائے کار نمبر 68/20 سید حسن مرتضیٰ کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

صحافی کالونی ہربنس پورہ لاہور میں بااثر افراد کی قبضہ کی کوشش

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ گزشتہ دنوں پریس کلب لاہور کے الیکشن میں تمام صحافی برادری مصروف تھی کہ صحافی کالونی ہربنس پورہ کے بلاک نمبر C کے پلاٹ نمبر 107 اور 108 پر ماجد، سلیم ڈوگر، قمر، قلندر، ظفر و دیگر 15/10 افراد نے ناجائز قبضہ کرنے کی کوشش کی جس پر پنجاب جرنلسٹ ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے اسٹیٹ آفیسر نے نہ صرف 15 پر call چلوائی بلکہ ملزمان کے خلاف تھانہ ہربنس پورہ میں مقدمہ کے اندراج کے لئے بھی درخواست گزاری لیکن متعلقہ پولیس نے ملزمان کے خلاف ایف آئی آر درج کی اور نہ ہی کوئی کارروائی کی جس کی وجہ سے ملزمان مزید دلیر ہو رہے ہیں۔ مذکورہ پلاٹوں کے الاٹیوں نے 22- جنوری 2020 کو ناجائز قابضین کے خلاف درخواست گزاری جس پر پولیس نے کوئی کارروائی نہ کی تاہم 30- جنوری 2020 کو مذکورہ پلاٹوں کے الاٹی پنجاب جرنلسٹ ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے پٹواری اور دیگر عملہ کے ہمراہ پلاٹوں کی پیمائش کروا رہے تھے کہ مذکورہ بالا ناجائز قابضین نے بزور اسلحہ انہیں پلاٹوں کی پیمائش سے نہ صرف روکا بلکہ سنگین نتائج کی دھمکیاں بھی دیں جس پر الاٹیوں نے 15 پر call کی تو پولیس موقع پر آئی اور سب کو تھانہ بلا لیا لیکن تاحال ملزمان کے خلاف کسی قسم کی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی۔ پولیس ملزمان کی پشت پناہی کر رہی ہے جبکہ حکومت کی رِٹ کمزور ہے اور صحافیوں کے پلاٹوں پر ناجائز قبضہ کیا جا رہا ہے جس کے باعث بالخصوص صحافی بھائیوں میں اور بالعموم عوام میں شدید اضطراب اور پریشانی پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ مجھے یہ تحریک التوائے کار ابھی ملی ہے اور سید حسن مرتضٰی فرما رہے تھے تب میں پڑھ بھی رہا تھا۔ اس میں دو چیزیں ہیں۔

جناب سپیکر! پہلی بات یہ کہ سید حسن مرتضیٰ نے جس مسئلے کی نشاندہی کی ہے اس میں صحافیوں سے زیادہ گورنمنٹ کا اپنا مسئلہ اس لحاظ سے ہے کیونکہ گورنمنٹ اس بات پر committed ہے کہ ہم نے صحافی برادری کو پلاٹس دینے ہیں اور اس سلسلے میں اقدامات بھی کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ لاہور پریس کلب کے عہدیداران اور ممبران حضرات اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ موجودہ گورنمنٹ ایک طویل عرصے کے بعد بڑی تندہی کے ساتھ اس طرف گامزن ہے کہ ہم نے اپنی صحافی برادری کے ساتھ جو commitments کی ہوئی تھیں اُن کو ہم پورا کریں۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ میں اِن سے اختلاف نہیں کرتا جو انہوں نے فرمایا ہے کیونکہ ظاہری بات ہے کہ انہوں نے حقائق پر مبنی بات کی ہے لیکن میں استدعا یہ کروں گا کہ اس کو کل تک pending کر دیا جائے تاکہ میں رپورٹ لے لوں۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ کل رپورٹ آنے کے بعد نہ صرف ناجائز قابضین کے خلاف پرچہ درج کیا جائے گا بلکہ جو پلاٹ ناجائز قبضے میں ان کے پاس ہیں وہ بھی واگزار کروائے جائیں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ کوئی رعائت نہیں برتی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میں وزیر قانون کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری تحریک التوائے کار میں دیئے گئے مسئلہ کو حل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے حلقے کے ایک issue کے حوالے سے عرض کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرے حلقے میں ایک جگہ امین پور بنگلہ ہے جہاں پر آج تحصیلدار اور اے سی صاحب تشریف لائے اور انہوں نے وہاں پر ایک سو گھروں کو خالی کرنے کا کہا ہے کہ کل انہیں گرایا جائے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ کچی آبادی ہے لیکن ان لوگوں کے پاس، میں حلفاً عرض کر رہا ہوں کہ ان کے بیٹھنے کی گنجائش کہیں نہیں ہے اور وہ بے چارے صدیوں سے وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ بھی نہیں ہے کہ وہ سو فیصد میرے ووٹر ہیں شاید ان میں سے کسی نے مجھے بھی ووٹ دیا ہو گا لیکن میں اس بات کا بھی حلف دیتا ہوں کہ اکثریت ان کی میرے خلاف تھی مگر ان غریبوں کے وہاں پر گھر ہیں اور نہ ہی ان کی چھت ہے۔ ان کے پاس alternate کوئی چیز نہیں ہے، وہ غیر کاشتکار ہیں اور غیر زمیندار ہیں۔ غریب آدمی ہیں جن میں سے کوئی ریڑھی لگاتا ہے، کوئی ٹھیلہ لگاتا ہے، کوئی مزدوری کرتا ہے اور اپنے بچوں کا پیٹ پال رہا ہے۔ میں ان کے گھروں میں گیا ہوں میں نے دیکھا ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں تو اگر اس ہاؤس نے کوئی دخل اندازی نہ کی تو ان سے کل وہ چھت چھن جانی ہے اور وہ ایک سو گھر کل گر جانے ہیں۔

جناب چیئرمین! وزیر قانون سے میری humble سی گزارش ہے اور ہاتھ جوڑ کر عرض کرتا ہوں کہ ان غریبوں کے گھر بچا لیں جو کہ صبح گر جانے ہیں۔ بس اتنی سی گزارش ہے اور میں جتنی بھی repetition کر تا رہوں تو بات یہی ہے کہ ان کے گھر گر رہے ہیں۔ اگر آپ بچا سکتے ہیں تو ان کو بچا لیں اور اس مسئلے کا جو بھی حل نکل سکتا ہو تو حکومت کوئی مہربانی کرے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! بنیادی طور پر تو یہ مسئلہ کالونیز ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے لیکن سید حسن مرتضیٰ نے چونکہ اس point کو اُٹھایا ہے تو میں اجلاس کے بعد اس پر رپورٹ لے کر سید حسن مرتضیٰ سے بھی discuss کر لوں گا اور جس حد تک ممکن ہو سکا انشاء اللہ تعالیٰ ان کو accommodate کیا جائے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! اے سی چنیوٹ کو کہہ کر اس گرانے کے عمل کو pending کروالیں اور وزیر قانون اس matter کو دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ آپ ان کے آفس میں اجلاس کے بعد چلے جائیں کیونکہ ہماری حکومت کی بھی پالیسی ہے کہ وہ گھروں کو مسمار نہیں کرے گی۔ وزیر قانون انشاءاللہ اس معاملے کو دیکھیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آپ کی اور اس ہاؤس کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ آج میں اسمبلی اجلاس کے لئے آیا تو 4:00 بجے مجھے ساہیوال سے فون آیا کہ میرا گھر جو کہ جی ٹی روڈ پر سپریم ہاؤس کے نام سے ہے، اس پر، میرے دفتر، میری فلور ملز اور دوسرے premises میں اسسٹنٹ کمشنر ساہیوال نے انٹی کرپشن کے ہمراہ اور دیگر فورسز کے ہمراہ raid کیا ہے۔ جب ان سے اس حوالے سے استفسار کیا گیا اور پوچھا گیا تو وہ ایک قافلے کے ساتھ اُدھر تشریف لائے اور بدتمیزی کی گئی اور ہمیں پتا ہی نہیں کہ کس وجہ سے یہ raid کیا گیا۔ ابھی تک مجھے نہیں پتا کہ ایسا کیوں ہوا۔ اگر اس حکومت میں "اس ریاست مدینہ" میں ایک ممبر پارلیمنٹ کا یہ حال ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر محترمہ عظمیٰ کاردار نے
جناب محمد ارشد ملک پر "ریاست مدینہ" کا لفظ استعمال کرنے پر آوازیں کسیں)

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہ جو بے لگام ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! وہ کسی فلور ملز میں گئے تھے یا گھر میں گئے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں دوبارہ عرض کرتا ہوں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! یہ اپنی تقریر کے ہر جملے میں "ریاست مدینہ" پر کیوں تنقید کرتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! انہیں کہیں کہ مہربانی کر کے بیٹھ جائیں۔

MR CHAIRMAN: Order in the House please, order in the House, order in the House.

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! انہیں کہیں کہ کبھی تو serious ہو جائیں۔

جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد ملک! آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! یہ میرا معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ سب کے گھروں کا معاملہ ہو جائے گا۔

جناب چیئر مین: شکریہ، جی، جناب محمد بشارت راجہ!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: میں نے پہلے جناب محمد بشارت راجہ کو بات کرنے کا کہا ہے اس لئے جناب سمیع اللہ خان! آپ بعد میں بات کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ ان کے ایک معزز ممبر نے بات کی اور میں نے positively respond کیا۔ اس سے پہلے ہمارے minority کے بھائی نے بات کی تو میں نے positively respond کیا۔

جناب چیئر مین! آج جب وقفہ سوالات میں میرے بھائی بات کر رہے تھے تو ہمارے پارلیمانی سیکرٹری ہمارے لئے انتہائی قابل احترام ہیں، میرے بھائی بھی میرے لئے قابل احترام ہیں جو کہ انہیں کہہ رہے تھے کہ "یہ جھوٹ بول رہا ہے"، "یہ جھوٹ بول رہا ہے۔"

جناب چیئر مین! میں نے صرف ان کی خدمت میں یہ گزارش کی کہ جھوٹ کی بجائے اگر آپ یہ فرما دیں کہ یہ غلط بیان دے رہے ہیں یا یہ درست بیان نہیں دے رہے تو میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! میں انتہائی معذرت کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ایک politically trend بن گیا ہے ناں کہ "ریاست مدینہ"

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ ریاست مدینہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور اس کا نام احترام کے ساتھ لیا جائے نہ کہ sarcastically لیا جائے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص بھی چاہے جناب عمران خان ہوں یا کوئی بھی ہو اگر یہ اپنے تئیں کوشش کرتا ہے اور ایک ذہن بنا کر بیٹھا ہوا ہے کہ اس نے اس ملک کو اور اس صوبے کو ریاست مدینہ کی طرز پر چلانا ہے تو اس کی تعریف کرنی چاہئے نہ کہ sarcastic ہو۔ میں صرف اتنی عرض کرنا چاہتا تھا۔

جناب چیئرمین! میں اپنے بھائی جناب سمیع اللہ خان کا انتہائی احترام کرتا ہوں، انہوں نے کہا کہ ہم نے اس معزز ایوان کے ماحول کو ٹھیک رکھنا ہے، باہمی احترام کے ساتھ چلنا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر آج یہ ایوان اچھے ماحول میں چل رہا ہے تو ہمیں اسی spirit میں اس کو لینا چاہئے۔

جناب چیئرمین! جناب محمد ارشد ملک نے ایک بات point out کی تو ابھی اجلاس کے بعد یہ میرے پاس آپ تشریف لائیں اور بیٹھیں تو میں ڈپٹی کمشنر ساہیوال سے پوچھتا ہوں کہ کیا معاملات ہیں۔ اگر اس قسم کا معاملہ ہے اور آپ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو اس کا ازالہ کیا جائے گا۔ شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میری بات تو پوری سن لیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ وزیر قانون کی طرف سے assurance آ گئی ہے اور اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ ابھی جیسے وزیر قانون نے کہا ہے کہ یہ ممبر کا ذاتی معاملہ نہیں ہونا چاہیے ادھر کا ہو یا ادھر کا ہو تو انہوں نے جس طرح سے کہا ہے وہ بالکل ٹھیک ہے لیکن اگر ایک بات محسوس نہ کریں تو مجھے ایسے لگا، ہو سکتا ہے کہ میں غلط ہوں "چونکہ جناب محمد ارشد ملک نے کچھ آج کی کارروائی میں کچھ ایسے الفاظ کہہ دیئے ہیں کہیں اس کے نتیجے میں پولیس تو نہیں وہاں پہنچ گئی"۔ ویسے تو کوئی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، اتنا quick response نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں انتہائی معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ دیکھیں ایک دوسرے کی نیت پر شک نہیں کرنا چاہئے۔

جناب چیئرمین! ان کے ریمارکس کی وجہ سے کون سی ایسی قیامت آ گئی ہے کہ فوراً پولیس کو کہا گیا کہ ان کے گھر پر چھاپہ مارے۔ یہ logically بات بنتی نہیں ہے اور میں اس بات کی آپ سے توقع نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل۔

سرکاری کارروائی

بحث

جناب چیئرمین: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! میں نے آپ کو بات کرنے دی جس پر وزیر قانون نے assurance دی ہے تو آپ ان سے مل لیں۔ وہ آپ کو assurance دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! شکریہ تو ادا کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ میں بھی ادا کر رہا ہوں اور آپ بھی کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! جناب محمد بشارت راجہ ہمارے سینئر آدمی ہیں اور سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔ میں ان کی قدر کرتا ہوں اور ان کی وہ بات ٹھیک ہے کہ جو انہوں نے discuss کی۔ چونکہ یہ سینئر ہیں اور بعد میں انہوں نے مجھے گائیڈ کیا تو مجھے ان کا ادب اور احترام ہے لیکن میں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے آپ نے شکریہ ادا کر دیا ہے اس لئے آپ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں یہ request کرتا ہوں کہ جب کسی ممبر کا کوئی معاملہ آئے تو کم از کم خدارا اس کو آپ politicize نہ کیا کریں کیونکہ یہ سب کا ہاؤس ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! جان کی امان پاؤں تو عرض کروں کہ آپ بھی breach of privilege نہ کیا کریں۔ شکریہ

پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر عام بحث

جناب چیئرمین: اب ہم پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث کا آغاز کرتے ہیں۔ جس کا آغاز متعلقہ وزیر کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT (Mian Muhammad Aslam Iqbal): Mr Chairman! Thank you. I move for general discussion on price control and I move for general discussion on Law and Order.

(اذان عشاء)

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اب سب سے پہلے ملک محمد احمد خان کا نام ہے۔ جی، ملک صاحب!

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN: Mr Chairman! Thank you. What I have understood from the Minister's Speech

کہ انہیں discussion open کرنے کے لئے کہا ہے کہ یہ لاء اینڈ آرڈر پر discussion ہے تو میں تھوڑا سا لاء اینڈ آرڈر پر concerned ہوں۔

جناب چیئرمین! جب میں نے اپنے توجہ دلاؤ نوٹس پر بات کی کہ اس وقت مجموعی طور پر جو صورتحال ہے اس کی ہمیں میڈیا میں reflection ملتی ہے لیکن میں خاص طور پر ان دو واقعات کا ذکر ضرور کرنا چاہوں گا جس کی وجہ سے مجھے یہ لگ رہا ہے کہ وزیر قانون کو کوئی special effort کرنا پڑے گی۔ مجھے پولیس کی working پر کوئی شکوہ نہیں ہے، میرا ان کی محنت پر کوئی گلہ نہیں ہے، وہ کرائم کو detect کرنے کے لئے ایک effort کر رہے ہوں گے۔ مجھے

اس پر بھی اعتراض نہیں ہے لیکن net result یہ ہے کہ ایک گینگ دندناتا پھر رہا ہے اور دس دس افراد کسی گھر کے اندر داخل ہو کر ڈکیتی کرتے ہیں۔ اگر پولیس کوئی scientific evidence کی بنیاد پر کچھ لوگوں کو apprehend کرے اور وہ political influences کی بنیاد پر چھوٹ جائے تو یہاں پر ہمارا شکوہ ہے۔ اگر کوئی لوگ geo fencing کے ذریعے پکڑے جائیں، ان کا کسی ایک خاص فرد یا خاص جماعت کے ساتھ تعلق ہو اور ان کو صرف اس بنیاد پر چھوڑ دیا جائے۔ جو پولیس آفیسرز ایسے لوگوں کو arrest کر رہے ہوں ان کو وہاں سے shuffle کر دیا جائے تو اس سے پوری investigation collapse کر جاتی ہے اور پولیس کا اعتماد بالکل zero ground پر چلا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! میری آپ کی وساطت سے لاء منسٹر سے یہ درخواست ہو گی کہ kindly ایک مقدمہ 11/2020 پی ایس کھڈیاں کا ہے۔ یہ میرے سیکرٹری کا ہے اور اس کے گھر میں واردات ہوئی ہے۔ گھر والوں کو آٹھ گھنٹے تک پوری رات محبوس رکھا گیا ہے، ان کی خواتین پر تشدد کیا گیا، ان کو مارا پیٹا گیا اور ان کے گھر سے نقدی، طلائی زیورات لوٹ کر چلے گئے۔ آج ڈیڑھ ماہ کے بعد بھی ہم صرف یہ دیکھ پائے ہیں کہ جن افسران نے کوئی effort کی تھی ان کو وہاں سے ٹرانسفر کر دیا گیا۔ بہرحال میری وزیر قانون سے درخواست ہو گی کہ اس کی کوئی پراگراس رپورٹ لیں اور دیکھیں کہ کیا معاملہ ہے۔

جناب چیئرمین! لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال یہ ہے کہ اس وقت آپ کی شاہراہیں محفوظ ہیں نہ آپ کے دیہات محفوظ ہیں اور دن دہاڑے ڈکیتیاں ہو رہی ہیں۔ ملزمان دندناتے پھر رہے ہیں اور بلاخوف پھر رہے ہیں۔ اس کے اندر پراسیکیوشن کے بھی issues ہیں اس لئے گورنمنٹ کو wholesome collective approach کے ساتھ یہ دیکھنا پڑے گا کہ اس menace کو کیسے کنٹرول کرنا ہے۔

جناب چیئرمین! ابھی وزیر قانون نے ایک توجہ دلاؤ نوٹس کے جواب میں ان gangs کا بتایا ہے جن کو apprehend کیا گیا تو میری ان سے درخواست ہو گی کہ kindly اس چیز کو بھی نوٹس کریں کہ due to weak prosecution ان میں سے کتنے لوگ آج اندر ہیں۔ یہاں پر تو

یہ traces اور evidences بھی مل رہے ہیں کہ جیل میں بیٹھ کر بھی لوگ ان gangs کو چلا رہے ہیں۔ ٹیلیفون کی access کھلی ہیں۔ اس وقت پورا صوبہ ڈکیتوں کے رحم و کرم پر ہے۔

جناب چیئرمین! میری آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے درخواست ہوگی کہ بہر صورت اس بات پر نوٹس لیں کیونکہ یہ وارداتیں دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں اور ان کو کنٹرول کرنا بہت ضروری ہے۔ یہ میری تھوڑی کہی بات کو زیادہ سمجھیں کیونکہ میں کوئی political بات کر رہا ہوں اور نہ ہی میں حکومت کو باعث تنقید ٹھہرا رہا ہوں کہ ان کی پالیسی کے اندر کوئی سقم ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو ground realities and hardcore facts بتا رہا ہوں۔ میری یہ غرض نہیں ہے کہ میں حکومت کے لئے پشیمانی کا باعث بنوں، میں وزیر اعلیٰ پر تنقید کروں یا ان کی کسی پالیسی پر تنقید کروں بلکہ میں صرف اس ہاؤس کے سامنے وہ واقعات رکھ رہا ہوں جو روزمرہ پیش آ رہے ہیں۔ کرائمز کا trend دن بدن بڑھتا جا رہا ہے اور یہ کسی ایک جگہ تک محدود نہیں ہے۔ یہ وارداتوں کے اندر اتنا بڑا اضافہ ہے۔ لاہور کی سڑکوں پر وارداتیں ایسے ہی ہو رہی ہیں، بڑے شہروں میں وارداتیں ایسے ہی ہو رہی ہیں اور یہ جرم کرنے والوں کے بڑے بڑے gangs ہیں۔

جناب چیئرمین! یہ دیکھتے ہیں کہ کس آدمی کے گھر اس کی بیٹی کا جہیز پڑا ہے، کس نے recently شادی کی ہے اور وہ اس کو pin point کرتے ہیں۔ جب ایک ہی علاقے میں اس طرح کے چار یا پانچ واقعات ہوں تو پھر اپنی eyebrows raise کرتے ہیں اور یہ لوگوں کے لئے بہت ہی باعث تشویش ہوتے ہیں۔ ایک خوف اور harassment کی فضا ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں تو آپ کے سامنے صرف اپنے علاقے اور اپنے حلقے کی حد تک بات کر رہا ہوں لیکن عمومی طور پر پورے پنجاب کے اندر کرائم کا trend increase ہو رہا ہے اور وہ کرائم بھی ڈکیتی کا ہے۔ اس کو روکنا ایک effective governance کے ساتھ اور ایک better policing کے ساتھ منسلک ہے اس کے لئے ایک یونٹ تشکیل دیں۔ پولیس کے reforms کا جو ایجنڈا تھا اس کو implement کریں اور on ground implement کریں۔

جناب چیئرمین!ان کے یونٹس بنائیں کیونکہ ڈکیتی کے کرائم کی وہ اے ایس آئی تفتیش نہیں کر سکے گا جس کی بغل میں بکری چوری کی تفتیش کی بھی فائل ہوگی۔ جیسے آپ نےhomicideکو علیحدہ کرنے کا ایک فیصلہ کیا تھا وہ آج تک نہیں ہو سکا۔ وہ کیوں نہیں ہو سکا، اگر ہوا تو وہ کیوں بند کیا گیا؟ اس کو دوبارہ initiate کرنے کا فیصلہ تھا۔ اسی طرح سے ضلعوں کے اندر ایسے جرائم کو curb کرنے کے لئےCIAs کے ماڈل پر کوئیCentral Investigative Agencies کا ایسا نظام بنایا جائے جو ٹیکنیکلsurveillanceکی سکت رکھتا ہو، جو فرانزک اور سیف سٹی اتھارٹی سے بھیhelpلے سکتا ہو۔

جناب چیئرمین!میری یہ درخواست ہوگی کہ خدارا اس بڑھتی ہوئی ڈکیتی کی وارداتوں کو روکنے کے لئے حکومت اپنی کوشش کرے۔

جناب چیئرمین!جب مجھےlast timeیہopportunityدی گئی تھی تو میں اپنی price-hikeکی بات سے باہر گیا تھا۔ تب میں عرض یہ کر رہا تھا کہ جو قیمتیں بڑھتی ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: موبائلsilent کر دیں، بار بار موبائل کی گھنٹیاں بج رہی ہیں۔ جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین!یہ کسی ایکsingle actکے نتیجے میں نہیں بڑھتیں، یہ isolation میں نہیں بڑھتیں۔ اگر آجinflation ہے، افراط زر میں شدت کا اضافہ ہے تو تمام economistاس کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ شرح نمو میں کمی افراط زر میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔ جتنے بھیeconomistsہیں وہ یہ کہتے ہیں کہunemployment افراط زر میں اضافے کا باعث ہوتی ہے، وہ کہتے ہیں کہ جبlarge scale manufacturingکے یونٹس بند ہوں تو افراط زر میں اضافہ ہوتا ہے اور لوگوں کی قوت خرید کم ہوتی ہے۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی مزید بڑھتی ہے۔ اگر وفاق کی حکومت کو صوبے میںcomplementکرنا ہے، ان چیزوں میں complement کرنا ہے جو بنیادی اشیاء ہیں تو بنیادی اشیاء میں ابھیrecently آپ کے پاسflour pricesکا ایک کیس آیا ہے۔ اسی ہاؤس کے اندر وعدہ کیا گیا تھا کہ ہم ذمہ داران کا تعین کر کے پارلیمان کے سامنے رکھیں گے۔ وہ وفاق کی پارلیمان کے سامنے رکھا گیا اور نہ ہی اس کی رپورٹ اس ہاؤس کو دی گئی۔ یہ

وعدہ گورنمنٹ کی طرف سے تھا کہ وہ لوگ جو hoarding کے ذمہ دار تھے، وہ لوگ جو ذمہ دار تھے سمگلنگ کے، وہ لوگ جو ذمہ دار تھے for concealing the wrong policy کہ food stuff جو تھا جس کو فوڈ سکیورٹی نے flour millers کے لئے مختص کیا تھا اس کو کس طرح سے feed millers کو دیا گیا یہ تمام چیزوں کے ذمہ داران کا تعین کرنے کے لئے حکومت کا وعدہ تھا کہ انکوائری کمیٹی کی رپورٹ ہاؤس کے اندر دی جائے گی لیکن آج تک وہ رپورٹ سامنے نہیں آئی۔ Crisis has gone by وہ چند دن تھے -/2200 ،-/2200 روپے من گندم ان دیہات میں جو گندم اُگانے میں خود کفیل تھے۔ عام آدمی کو -/2200 روپے من گندم خریدنی پڑی۔ آٹے کی قیمت میں بے تحاشا اضافہ، پتا کیا چلا کہ کچھ appointments without merit تھیں، پولیٹیکل considerations پر، میڈیا کے اندر تو اور certain set of allegations تھے اور کچھ corrupt practices تھیں تو ان سب کو probe ہونا چاہئے تھا، پتا چلنا چاہئے تھا کہ جس چیز کی بنیاد پر یہ crisis پیدا ہوا، کن ذمہ داران کے خلاف ایکشن لیا گیا؟ It doesn't suffice the purpose if we say کہ کتنی فلور ملز کے گھر پر raids کی گئیں؟ کتنی ملوں کے اندر چھاپہ مارا گیا اور اتنے لوگوں کو fine کیا گیا؟ .No, sir یہ procurement سے لے کر شروع ہوتی کہانی ہے۔ یہ رسد کے معاملات تک کی کہانی ہے، یہ across border activity تک کی کہانی ہے، یہ ان Millers کے stocks کو دوسری ملز کو دیئے جانے تک کی کہانی ہے، یہ hoarders کے لمبے کمائے جانے والے منافعوں کی کہانی ہے اور میں کیسے مانوں کہ وہ مافیا جو operate کر رہا تھا جس کا ذکر معزز وزیراعظم بھی کرتے ہیں کیا وہ without the involvement of government کر سکتی تھی. I don't agree with it.

جناب چیئرمین! میرا مدعا یہ نہیں کہ میں صرف اس بنیاد پر بات کرتا جاؤں کہ میں نے کوئی political point scoring کرنی ہے۔

جناب چیئرمین! میں actually concerned citizen بھی ہوں اور میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ جس چیز کو بنیاد بنا کر ایک دعویٰ کیا گیا، مجھے وزیر خزانہ کی پچھلی speech یاد ہے۔

جناب چیئرمین! میری خواہش تھی کہ اگر وزیر خزانہ یہاں ہوتے تو میں ان سے پوچھتا کہ آپ نے گندم کے سٹاکس پر pledged amounts کا ذکر کیا تھا؟ Were we right or wrong at that time جب وہ سٹاک رکھے گئے تو آج میں ان سے پوچھنا چاہتا تھا کہ اس deficit account پر کیا وہ فیصلہ غلط تھا یا درست تھا؟ کیا اس پر obtain کئے گئے loans کی جو DFID payments تھیں ان arrears کو بنیاد بنا کر کہا گیا کہ پنجاب کا اتنا debt ہے لیکن کیا پنجاب میں اس کی debt servicing کی بات کا ذکر کیا گیا؟ وہ political point scoring تھیں لیکن ہم نہیں کرنا چاہ رہے ہم حقائق پر بات کرنا چاہ رہے ہیں۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ان stocks کو کیوں نہیں بہتر انداز میں عوام الناس تک پہنچایا گیا؟ جیسا کہ حکومت کی روایت ہوتی ہے۔ اگر یہ debt قرض ہے تو debt to GDP ratio اس صوبے کی ہے؟

جناب چیئرمین! میں وفاق کی بات نہیں کرتا، اس کے ساتھ پچھلے دور حکومت کا گروتھ ریٹ دیکھ لیں۔ یہ آپ کے سامنے بارہا اس چیز کا ذکر ہو چکا ہے کہ آج جو برائی ہے یہ سابقہ ادوار کی پالیسیوں کی بدولت ہے۔ آج قیمتیں بڑھ رہی ہیں کیونکہ آپ نے قرضے بے تحاشا لئے تھے یہ آپ نے فلاں ایکشن غلط کیا تھا

We are living in the syndrome of story-telling of back days. Margret Thatcher said once: Don't tell me where I am today? I have been there. You are the incumbent to reply for today.

جناب چیئرمین! آج کا جواب دو۔ حکومت ایک دفعہ، چار دفعہ اور چھ دفعہ یہ بات کرتی ہے بیس مہینے لگاتار یہ نہیں کہتی کہ میری گورننس اس لئے بری ہے کہ آپ کی polices غلط تھیں اگر میری polices غلط تھیں تو میں نے اِنہی polices کے ساتھ یہ inflation نہیں بڑھنے دی۔ میں نے 5.7 کی شرح نمو maintain کی۔ اگر مجھ پر یہ الزام تھا کہ میرا export bill balance of payment میں بہت فرق ڈالتا تھا تو میں نے بارہا وضاحت کی کہ انرجی کے پلانٹس کے components کو minus کریں۔ Chines investment کے component کو minus کریں، infrastructure components کو minus کریں۔ موٹرویز کے components کو minus کریں۔ Then talk to me کہ کہاں پر import اور export کے بل کا فرق تھا۔ آپ

نے وہ تو سارا منہا نہ کیا اور قرض کا بوجھ مجھ پر لاد کر اپنی حکومت کی کوئی کارکردگی کا جواب ان اٹھارہ ماہ میں آج تک دیا نہیں۔ آج کسان کی کمر ٹوٹی ہے، آج مزدور کا چولہا بند ہے، آج غریب آدمی بددعا دیتا ہے، سڑک پر روک کر پوچھتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے بتاؤ کہ میرے دکھ کا مداوا کون ہو گا۔ حکومت ہوتی ہے۔Corrective measures نہیں ہوتے کہ آپ بجلی کا سارا بوجھ لاد دیں اور گیس کا بوجھ سارا پبلک پر لاد دیں۔This is no governance, sir. اگر آپ نے آئی ایم ایف پروگرام پر من وعن عمل کرنا ہے تو یقین جانیں تو وہ 2.6 کی شرح نمو predict کر رہی ہے۔ 40لاکھ بے روزگار میں اضافہ ہو گا چار سال میں 40لاکھ نفوس بے روزگار اور ہوں گے اور آپ 10لاکھ سے اوپر جا چکے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں وعدے یاد نہیں کراتا ان گھروں کے، ان نوکریوں کے That is rhetoric. بہت ہو گیا۔ آج میں کہتا ہوں کہ concrete بات کریں۔

جناب چیئرمین! آج please kindly مجھے بتائیں کہ آپ اس صوبے کی PSDP کو کب دوبارہ rise پر کھڑا کر دیں گے یا تو آپ debt servicing میں دیتے، آپ نے federal pool میں میرے پیسے چھوڑ کر کون سا صوبے پر احسان کر دیا۔ No sir, it doesn’t work These are political mimicries. آج مہنگائی آپ کی polices کی بدولت ہے اور جو آپ نے قرض لیا ہے اس بنیاد پر کہ debt servicing کے لئے لیا ہے، آپ public debt کو private debt کے ساتھ mix-up کر کے بولتے ہیں۔ ہم روز سنتے ہیں، ہنستے ہیں اور آگے چل پڑتے ہیں، کیا کریں؟ آپ کا ایک political narrative ہے اور ہم نے مان لیا۔

جناب چیئرمین! میری درخواست ہے کہ آپ کے صوبے کا جو next budget آئے گا اس میں ان تین بنیادوں کو طے کر لیں۔ اگر پچھلی گورنمنٹ کی وہ polices جن میں سبسڈیز کا، stipend کا یہ factor add on کر رہا تھا غربت میں یا قرضے میں تو ہم جرم دار ہوں گے اور اگر وہ add on نہیں کر رہا تھا تو sir for goodness sake public کا بُرا نہ کریں۔

جناب چیئرمین!اس دشمنی میں کہ یہ مسلم لیگ(ن)کی پالیسی ہے اس سے پیچھے ہٹ کر کھڑے ہونا ہے۔ اس سے آپ کا بھلا نہیں ہو گا، آج مجھے بتائیں کہ ہم نے وزیراعظم ریفارمز کا پیکج،ڈاکٹر عشرت حسین کی جو recommendations ہیں جو80 percent recommendations public private partnership کی ہیں جو adopted by Shahbaz Sahib تھیں۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان!لسٹ بڑی لمبی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین!مجھے جب حکم کریں گے میں رُک جاؤں گا۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان!پندرہ منٹ ہوگئے ہیں۔اب آپ wind up کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین!میری صرف اتنی استدعا ہے کہ آپ اس بحث سے باہر نکلیں، آج مجھے اپنی حکومت کا بتائیں، میں آپ سے آپ کی کارکردگی پوچھتا ہوں اور آپ مجھے میری بتانے لگتے ہیں۔ آپ کو اتنا شوق ہے تو بیٹھ جائیں پھر میں بیٹھ جاؤں گا اور بتادوں گا۔ اگر آپ نے میری کارکردگی بتانے کی بنیاد پر زندہ رہنا ہے اور حالت یہ ہونی ہے جو آج ہے تو پھر آپ quit کریں۔

جناب چیئرمین!آج آپ اپنی کارکردگی کا بتائیں کہ یہ مہنگائی کیوں ہے، یہ امن عامہ کی تباہی کیوں ہے؟بہت شکریہ(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: محترمہ نیلم حیات ملک!

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئرمین!میں آپ کی توجہ ایک بہت اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ وزیر صاحب کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کہ مہنگائی کی بات کسی حد تک صحیح ہے لیکن اس میں بہت زیادہ مبالغہ آرائی ہے اور ہم لوگوں نے analysis کیا ہے وہ یہ کہ یہ جتنی مہنگائی ہے یہ artificial مہنگائی ہے۔اس کی victim میں بھی ہوں۔۔۔(قطع کلامیاں)

MR CHAIRMAN: Please order in the House.

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئرمین!یہ artificial مہنگائی جو ہے یہ جو مافیاز ہمارے سروں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور بہت دیر سے بیٹھے ہوئے ہیں۔اس مافیا کو ختم کرنے کے لئے کچھ ٹائم تو لگے گا۔ہم

خود اس کے victim ہیں میں آپ کو بتا رہی ہوں کہ گلی محلوں میں خاص طور پر جو میرا ایریا محترم ہمارے مسلم لیگ (ن) کے سابقہ وزیر والا ہے مسلم لیگ (ن) کے جو ہمارے بھائی خواجہ سعد رفیق ہیں میں اس area میں کام کرتی ہوں اور میرا وہاں پر ایک چیئرٹی سکول ہے ویسے بھی میں وہاں بہت سوشل ورک کرتی ہوں اور مجھے وہاں کے لوگوں کے حالات بہت اچھی طرح معلوم ہیں۔ ایک چیز جو باہر سستی مل رہی ہے وہ اس ایریا میں گلی محلے کے دکان پر جہاں غریب بستا ہے وہاں وہ چیز مہنگی مل رہی ہے۔ اس کی گواہ میں خود ہوں اور وہاں ان کا گڑھ ہے اور یہ خریدے ہوئے لوگ ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ میری بات کا یقین کریں کہ یہ artificial مہنگائی ہے اور میں اس کا ایک چھوٹا سا حل بھی پیش کرنا چاہوں گی اور میں آپ کی اجازت چاہوں گی وہ یہ ہے کہ ہم جتنی elect ہو کر اور میرے سمیت جتنی reserve seats پر ہماری بہنیں آئی ہیں ان کو allow کیا جائے کہ ہم concerned person کے ساتھ ان کو heavy جرمانے کریں، ان پر چھاپے ماریں تاکہ باقی لوگوں کو پتا لگے کہ انہوں نے جو artificial مہنگائی کی ہوئی ہے یہ واقعی ہی artificial مہنگائی ہے کیونکہ اتنی مہنگائی ہے نہیں۔ میری اس بات کو وزن دیا جائے اور اس بات پر کوئی نہ کوئی ایکشن لیا جائے کہ آئندہ ہم مہنگائی کو کیسے ختم کریں۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ Thank you very much. Order in the House انہوں نے آپ کی بات غور سے سنی ہے۔ اب چودھری محمد اقبال بات کریں گے۔ اب دوسری طرف سے معزز ممبران غور سے سنیں۔ جی، چودھری محمد اقبال!

چودھری محمد اقبال: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ آپ نے بڑے اہم موضوع کے اوپر بات کرنے کی اجازت دی ہے میں آپ کا بڑا مشکور ہوں۔ میرے عزیز دوست ممبر نے بڑی پرجوش اور بڑی باہوش تقریر فرمائی ہے۔ ہم یہاں کوئی number scoring کے لئے نہیں آتے ہمارا مقصد ہوتا ہے کہ مثبت تنقید کی جائے اور اُس تنقید سے کچھ فائدہ بھی ہو اور گورنمنٹ راہ راست پر آکر اپنے معاملات کو درست کرے، لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کرے سب سے اچھی حکومت وہ ہوتی جو لوگوں کے لئے facilitation کرے، آسانیاں پیدا کرے اور جو حکومت لوگوں کے لئے

مشکلات پیدا کرے وہ نا تو زیادہ دیر چل سکتی نہ اُس کو لوگ اچھی حکومت کہتے ہیں۔ ہمارا مطمع نظریہ ہے آپ لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کریں اُس سے آپ کا بھی فائدہ ہو گا اور ہم بھی مطمئن ہوں گے۔ ہم جب بھی باہر نکلتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کو elect کر کے اسمبلی کے اندر اس لئے بھیجا تھا کہ آپ جا کر اپنی لڑائیاں لڑیں اور ہمارے لئے جا کر بات بھی نہ کریں، ہم بھوک سے مر رہے ہیں، ہم افلاس سے مر رہے ہیں، مہنگائی سے مر رہے ہیں، لاء اینڈ آرڈر کی وجہ سے مر رہے ہیں تو آپ وہاں جا کر بیٹھ کر آپ اپنی لڑائیاں کر کے واپس آ جائیں اور ہماری بات بھی نہ کریں۔ میری بہت مودبانہ التماس ہے کہ کوئی صاحب اگر نوٹ کر رہے ہیں تو ضرور کریں۔

جناب چیئرمین !میں نے پچھلے اجلاس میں بھی یہ بات کی تھی کہ لاء اینڈ آرڈر کو ٹھیک کرنے کے لئے پولیس کو ٹھیک کرنا بڑا ضروری ہے۔ لاء اینڈ آرڈر میں major player پولیس ہے۔ پولیس کو ٹھیک کرنے کے لئے میں نے دو تین تجاویز وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ کی خدمت میں پیش کی تھیں کہ سب سے پہلے ان کی ٹریننگ ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ اُس کے لئے میں نے ثبوت کے طور پر جو یہاں ہمارے colleagues آرمی background سے آئے ہیں وہ بیٹھے ہوئے ہیں میں نے اُن کو گواہ بنا کر یہ بات کی تھی کہ پولیس کے ٹریننگ سنٹرز آپ دیکھیں، training institutions دیکھیں باقی جگہوں پر پولیس کے top of the line جو آفیسرز ہیں اُن کو وہاں لگایا جاتا ہے پھر وہ پوری فورس کو train کرتے ہیں۔ یہاں پر جن کو کوئی پوزیشن نہیں ملتی ، کوئی اچھی posting نہیں ملتی اُن کو ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بھیجا جاتا ہے۔ آپ پھر training institutions کی حالت دیکھیں کہ پولیس training institutions میں کیا ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین !میں نے تجویز دی تھی کہ اس کو اگر بہتر کریں گے تو آج کل جو challenges پولیس face کر رہی ہے وہ پہلے نہیں ہوتے تھے اُن سارے challenges کا جواب یہ ہے کہ ان کی ٹریننگ بہتر کی جائے۔

جناب چیئرمین !دوسری ایک اور بڑی چیز جو آج کل چل رہی ہے پہلے بھی شاید ہو گی لیکن اتنی نہیں ہوتی تھی کہ پولیس آفیسرز کی تعیناتی کا کوئی tenure نہیں ہے کوئی ایس ایچ او لگتا ہے پندرہ دن بعد تبدیل ہو جاتا ہے، کوئی ایس پی لگتا ہے بیس دن بعد تبدیل ہو جاتا ہے اُس سے یہ

ہوتا ہے کہ ابھی تک آفیسر کو اپنے علاقے کے domain میں پورا سروے کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا کہ میں نے یہاں پر کیا کرنا ہے، کون یہاں پر بدمعاش ہے، کون شریف ہے، کون سے لوگ یہاں وارداتی ہیں اگر ایسی situation رہے گی کسی بندے کو کوئی security of office نہیں ہوگا تو وہ کیا کام کرے گا اور نتائج کیا نکلیں گے؟ یہ دو تین چیزیں میں نے پچھلے اجلاس میں بھی عرض کی تھیں اور اب بھی کر رہا ہوں کہ ان کے اوپر ذرا غور کریں۔

جناب چیئرمین! سب سے پہلے لاء اینڈ آرڈر ٹھیک کریں اُس کا فرق کیا پڑتا ہے اگر آپ لوگوں کو سونے کی سڑکیں بنا دیں جو مرضی آپ لوگوں کو دے دیں اگر وہ رات کی اچھی نیند نہ سو سکیں اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھ کر ٹی وی نہ دیکھ سکیں اور ڈکیت آکر سارا کچھ لوٹ کر لے جائیں پھر نیند بھی نہ آسکے تو اُن کی کیا زندگی ہوگی؟

جناب چیئرمین! پہلی بنیادی بات لاء اینڈ آرڈر ہے اُس کے اوپر حکومتیں چلتی ہیں۔اب میں مہنگائی کی بات کرتا ہوں مجھے حیرانی ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں بھی چار سال فوڈ منسٹر رہا ہوں اتنے اتنے تجربہ کار بندے آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں آپ کسی سے فائدہ ہی نہیں اُٹھاتے، جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے جیسے کہتے ہیں ماسٹر ہیں اُن کے اپنے کاروبار میں فلور ملیں بھی ہیں اُن سے کوئی مشورہ کر لیا کریں کہ procurement کیسے کرنی ہے، پھر آٹے کا مسئلہ کیسے حل کرنا ہے تو یہ بڑی آسانی سے سارے مسئلے حل ہو سکتے ہیں۔ آپ کے پاس کبھی گندم پوری نہیں ہوتی اور آپ گندم export کر رہے ہوتے ہیں، کبھی آپ import کر رہے ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں چاہوں گا کہ متعلقہ منسٹر اس بات کا جواب دیں کہ اب جو گندم import ہوگی وہ کس وقت پہنچے گی؟ جب وہ پاکستان آئے گی صوبہ سندھ کی گندم کی برداشت ہو چکی ہوگی اور وہ یہاں آجائے گی۔ جب فیلڈ میں سندھ کی گندم آجائے گی اُس وقت import کرنے کا کوئی فائدہ ہوگا؟ اُس کا ultimately سارا نقصان ہی ہونا ہے زرمبادلہ بھی گنوائیں گے فائدہ بھی نہیں ہوگا تو اس قسم کی پالیسیوں سے باہر آجائیں اور حالات کو ٹھیک کریں ۔ابھی کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کوئی crisis نہیں ہے۔انہوں نے مصنوعی مہنگائی بنائی ہوئی ہے ابھی

یہ میری بہن معزز ممبر کہہ رہی تھیں جو میرے سے پہلے اپنی تقریر کر رہی تھیں وہ کہہ رہی تھی کہ مہنگائی کا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو تھوڑے facts and figures بھی بتاؤں گا کہ معاملات کدھر پہنچے ہوئے ہیں۔ادارہ شماریات کے مطابق ایک ماہ میں دال مونگ 19.74 فیصد، دال چنا 18 فیصد، مرغی 27.03 فیصد مہنگی ہوئی اور جو مہنگائی کی بلند ترین سطح 2019 کے مقابلے میں جنوری 2020 میں 14.06 فیصد بڑھی ہے اور دسمبر 2019 کے مقابلے میں جنوری 2020 کے مقابلے میں دو فیصد اضافہ ہوا جبکہ رواں مالی سال سات ماہ کے دوران مہنگائی کی شرح 11.06 فیصد اضافہ ہوا اور اس کے بعد ادارہ شماریات کے مطابق 2020 میں مہنگائی کی شرح 12.06 فیصد جبکہ جنوری 2019 میں مہنگائی کی شرح 5.06 تھی اسی طرح جنوری میں گندم 12.63 فیصد اور تازہ سبزیاں گیارہ فیصد اور دال ماش 10.03 فیصد اور چینی پانچ فیصد اور آٹا 7½ فیصد مہنگا ہوا۔ایک سال کے دوران ٹماٹر 158 فیصد اور تازہ سبزیاں 125 فیصد، آلو 87 فیصد اور چینی کی قیمت بھی بڑھی ہے۔ سب چیزوں کی قیمتیں بڑھی ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ crisis ہے ہی نہیں اور crisis کیا ہوتا ہے؟ لوگ مہنگائی سے پِس رہے ہیں یقین مانیں میں اپنے بھائی وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری میاں محمد اسلم اقبال سے کہوں گا جو بڑے effective قسم کے منسٹر ہیں وہ ذرا باہر نکلیں بازار میں جائیں لوگوں سے پوچھیں اُن کے حالات کیا ہیں؟

جناب چیئرمین! کسی دُکان پر چلے جائیں، کسی customer سے پوچھیں کسی دُکاندار سے پوچھیں کہ حالات کیا ہیں؟ یقین مانیں کہ جو فیڈرل منسٹر جناب اسد عمر نے بات کی تھی کہ ایک دفعہ تو لوگوں کی چیخیں نکلیں گی بعد میں حالات ٹھیک ہو جائیں گے لوگوں کی چیخیں نکل رہی ہیں بعد میں کب حالات ٹھیک ہوں گے حکومت کو ڈیڑھ پونے دو سال ہو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! اب اس بات کا دور ختم ہو جانا چاہیے تھا کہ جو بات بار بار کی جاتی تھی پہلے دور حکومت والے یہ کر گئے، وہ کر گئے انہیں ڈیڑھ پونے دو سال میں کچھ خود بھی deliver کرنا چاہیے تھا اور پتا چلتا کہ ہم نے کیا کیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں ایک اور بات کرنا چاہوں گا کہ جب تک آپ پروڈکشن نہیں بڑھائیں گے demand and supply کے اوپر مارکیٹ fix ہوتی ہے جب تک آپ پروڈکشن نہیں بڑھائیں گے demand زیادہ ہوگی supply کم ہوگی تو یہی مسئلے رہیں گے۔ جب تک یہ مسئلے رہیں گے مہنگائی بھی رہے گی اور لوگ چیخیں گے بھی پروڈکشن بڑھانے کے لئے بھی کوئی اقدامات نہیں ہو رہے۔

جناب چیئرمین! میں افسوس سے کہتا ہوں یہاں پر فوڈ منسٹر ہیں نہ ایگریکلچر منسٹر ہیں اور آفیسرز گیلری بھی خالی ہے۔ میں حیران ہوں کہ ہمارا اس معاملے پر کیا interest ہے اور لوگ ہمارے بارے میں کیا سوچ رہے ہوں گے کہ پنجاب میں کیا ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ ان دونوں وزراء وزیر زراعت ملک نعمان احمد لنگڑیال اور وزیر خوراک جناب سمیع اللہ چودھری کو on the toes کریں کہ اس مہنگائی پر کنٹرول کرنے کے لئے سب سے پہلے اپنی پروڈیکشن بڑھائیں۔ آج کل گندم کا سیزن چل رہا ہے اس کی procurement انہوں نے کیسے کرنی ہے اور اس کو انہوں نے کس طرح reserve کرنا ہے، سٹاک کیسے کرنا ہے، سٹوریج کیسے کرنی ہے؟ ان ساری چیزوں کے اوپر انہیں ابھی سے کام کرنا چاہئے اور انہیں ابھی سے well-equipped ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ میں یہ کہوں گا کہ پانچ فیصد ٹارگٹ رکھیں کہ ہم نے پانچ من گندم فی ایکڑ، پانچ من گنا، پانچ کاٹن اور جو بھی فصلیں ہیں ہم نے پانچ من فی ایکڑ پیداوار بڑھانی ہے یہ ٹارگٹ رکھ لیں۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری محمد اقبال اجلاس کا ٹائم تھوڑا رہ گیا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب چیئرمین! دو چار منٹ میں wind up کرتا ہوں اس کے لئے بڑے چھوٹے چھوٹے نسخے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: چودھری محمد اقبال! اجلاس ختم ہونے کا ٹائم ہی چار پانچ منٹ رہ گیا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب چیئرمین! دو تین منٹ میں ختم کرتا ہوں۔ وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ میری بات ذرا غور سے سنئے گا۔ جب میں طالب علم تھا اُس وقت سے دیکھ رہا ہوں کہ جب بھی گندم کا sowing season آتا ہے تو کھاد black میں بکتی ہے اور یوریا کھاد

available ہوتی ہے ڈی اے پی کھاد available نہیں ہوتی۔ ہمارے ایک وزیر اعظم بڑے dynamic قسم کے تھے انہوں نے کہا میں status quo کو توڑنے کے لئے آیا ہوں۔

جناب چیئرمین! میں نے اُن سے عرض کی کہ جناب آپ status quo کو توڑنے کے لئے آئے ہیں شاید اُس میٹنگ میں جناب محمد بشارت راجہ بھی تھے میں نے کہا کہ ایک ہی status ختم کر دیں کہ یہ جو sowing season کے اندر ڈی اے پی ناپید ہوتی ہے اس کو ہی پیدا کر دیں، یہ ہمیں sowing season میں مل جائے تاکہ ہماری پیداوار بڑھے۔ یہ چھوٹے چھوٹے steps ہیں اس کو جب آپ streamline کر لیں گے تو معاملات درست ہو جائیں گے۔ ایک دوسرے کے اوپر کیچڑ اچھالنے سے معاملات نہیں حل ہوں گے نہ ہی اس سے ہو گا کہ پچھلے یہ کر گئے وہ کر گئے۔

جناب چیئرمین! میں کہتا ہوں کہ جو نئے آئے ہیں وہ کچھ کر جائیں اگر کچھ کریں گے تو لوگ اُن کو دعائیں دیں گے اگر نہیں کریں گے تو اس طرح کا حال ہو گا تو پھر سوائے رسوائی کے اور کچھ نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین! ایک شاعر نے کہا تھا:

جدھر جاتا ہوں کہتے ہیں وہ آگیا
دو چار قدم آگے ہے مجھ سے میری رسوائی

جناب چیئرمین! پھر رسوائی ہو گی تو میں بڑے پیار سے بڑے اُنس سے یہ کہہ رہا ہوں کہ پروڈکشن بڑھائیں، ملک کے اندر وافر مقدار کے اندر گندم پیدا کریں اور زمیندار کو inputs سستی دیں تاکہ اُس کی cost of production کم ہو جائے اور پیداوار بڑھ جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! بہت مہربانی شکریہ۔ پرائس کنٹرول کے حوالے سے جو دوستوں نے باتیں کیں میں اُس حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کیونکہ پچھلے اجلاس کے اندر بھی کافی detail میں کافی دوستوں نے اس پر بات کی ہے۔

جناب چیئرمین: ہاؤس کا ٹائم پندرہ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! لاء اینڈ آرڈر پر وزیر قانون بات کریں گے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! کیا منسٹر صاحب wind up speech کر رہے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! دو issues پر یہاں تمام دوستوں نے بات کی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! آپ بیٹھ جائیں منسٹر صاحب بات کر رہے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! میں نے تمام دوستوں کی باتیں بڑے حوصلے کے ساتھ سنی ہیں اور میری کوشش ہو گی کہ جو آپ نے مجھے بات کرنے کا ٹائم دیا ہے اس کے اندر میں اپنی بات complete کروں تاکہ چیزوں کو بہتر انداز میں آگے کی طرف بڑھایا جا سکے۔

جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ ابھی میرے دوستوں نے آٹا، چینی، سبزی اور دالوں کی پرائس کنٹرول کرنے کے حوالے سے بات کی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! آپ منسٹر صاحب کی بات سنیں وہ بات کر رہے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! ابھی ہماری طرف سے دو ممبرز نے بات کی ہے اور منسٹر صاحب wind up speech کرنے آ گئے ہیں۔ اگر ان کو کام ہے تو یہ چلے جائیں ہم کل اپنی تقاریر کر لیں گے۔ آپ وزیر قانون سے پوچھیں کہ کبھی اس طرح ہوا ہے کہ ہم نے ابھی اپنی تقریر نہیں کی اور منسٹر صاحب wind up کرنے آ گئے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ دوستوں کی طرف سے کچھ مثبت تجاویز آئی ہیں اور کچھ ان کی طرف سے سوالات بھی اُٹھائے گئے ہیں تو آج میں اپنی بحث کو سمیٹتے ہوئے ان چیزوں کو ضرور لے کر چلوں گا۔ سابقہ اجلاس میں میرے دوستوں نے کافی سیاسی گفتگو کی تو میں نے ان سے گزارش کی تھی کہ اگر ان تجاویز کو مثبت انداز

میں پیش کرتے تو ان کو بہتر طریقے سے حل کیا جاسکتا تھا لیکن بہر حال ان کا اپنا ایک طریق کار ہے ان کو بہتر پتا ہے کہ انہوں نے کیا کرنا ہے؟

جناب چیئرمین! میں اس حوالے سے دو چیزیں آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا ابھی اپوزیشن کے معزز ممبر نے بات کی کہ پرائس کنٹرول، قرضہ جات، افراطِ زر اور دوسری کافی چیزوں پر انہوں نے بات کی ہے۔ اب میں اس حوالے سے کچھ حقائق آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ حقائق یہ ہیں کہ ابھی آٹے کے بارے میں بات کی گئی۔ پاکستان میں صوبہ پنجاب واحد صوبہ ہے۔(شور و غل)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! ان سے کہیں کہ جس طرح سے ان کی بات کو سنا گیا ہے اسی طرح ہماری بات بھی تحمل سے سنیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! پاکستان میں صوبہ پنجاب واحد صوبہ ہے جس نے wheat procurement پوری کی اور جو ہمارے wheat procurement کے targets تھے وہ ہم نے پورے کئے کیونکہ ہم چاہتے تھے کہ آنے والے وقت میں گندم کا بحران پیدا نہ ہو۔

جناب چیئرمین! اب میں آپ سے عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ یہاں پر پیپلز پارٹی کے دوست بھی بیٹھے تھے ان میں سے کسی نے یہ نہیں بتایا کہ سندھ نے تو wheat procurement ہی نہیں کی۔ ہم اپنی پبلک کو سندھ کی wheat subsidize کر کے دیتے ہیں تو ہمیں اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ان کی ذمہ داری نہیں تھی کہ وہ wheat procurement کرتے؟ میرے صوبہ پنجاب میں wheat کے حوالے سے کوئی بحران نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر تمام ممبران حزب اختلاف احتجاجاً اپنی اپنی سیٹوں پر
کھڑے ہو گئے اور نہیں چلے گی نہیں چلے گی، غنڈہ گردی نہیں چلے گی کی نعرے بازی کی)

جناب چیئرمین! آج بھی ہمارے پاس wheat کا اسٹاک وافر مقدار میں موجود ہے۔ ابھی چودھری محمد اقبال نے بات کی کہ ہمیں wheat import policy کے بارے میں بتایا جائے کہ وہ کیا ہے تو wheat import کے حوالے سے جب ہماری اور سندھ کی فصل آجائے گی پھر اس کے بعد فیصلہ کیا جائے گا۔ ہمارا ایک ٹارگٹ ہے کہ اگر ہم نے اپنے اسٹاک کو build up کرنا ہے اور بڑا کرنا ہے تو پھر ہم wheat import کریں گے otherwise ہم wheat import نہیں کریں گے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! یہ اجلاس ہم نے ریکوزیشن پر بلایا ہے اور ہماری بات نہیں سنی جا رہی۔ منسٹر صاحب سے کہیں کہ یہ اپنی باتیں ہماری speeches کے بعد کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزبِ اختلاف
کی طرف سے آٹا چور، چینی چور کی نعرے بازی کی گئی)

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! اب میں آپ سے یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ آپ ان کے روّیے دیکھ لیں۔ آپ دیکھیں کہ ہماری طرف سے ان کی باتیں کس طرح آرام سے بیٹھ کر سنی گئی ہیں۔ میں ایک بات کر کے اپنی بات کو ختم کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! یہ کہتے ہیں کہ بجلی مہنگی ہو گئی ہے۔ جی، ہاں! بجلی مہنگی ہو گئی ہے لیکن یہ بجلی کے ٹھیکے نہ کر کے جاتے۔ آپ نے بجلی کے ٹھیکے کیوں کئے ہیں اور کیوں آپ نے اس طرح کے پلانٹ لگائے ہیں؟ RLNG کے حوالے سے پندرہ سال کا کنٹریکٹ کر کے کیوں اپنے بچوں کے لئے جہنم کی آگ بھر کر گئے ہیں؟ 9 ڈالر MMBTU میں انہوں نے کنٹریکٹ کیا ہے لیکن آج وہی RLNG دنیا میں تین ڈالر MMBTU میں رُل رہی ہے اور مل رہی ہے۔ آپ ان سے پوچھیں کہ ان کا لیڈر پیسے لے کر جھوٹ موٹ کا بیمار ہو کر کیوں باہر کے ملک میں جا کر بیٹھ گیا ہے اس وجہ سے آج ہمارے ملک میں مہنگائی ہوئی ہے اور یہی معاملہ تھا؟ شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چوہدری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چوہدری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ استدعا کروں گا کہ یہاں پر جس تحمل کے ساتھ اپوزیشن کی بات کو سنا جاتا ہے اور پھر آگے سے یہ ان کا رویہ ہے۔ کل کو اگر ان کی طرف سے کوئی بھی ممبر بات کرنا چاہے گا تو کیا ہم بھی اسی طرح کریں۔

جناب چیئرمین! جناب سمیع اللہ خان کے ساتھ ہمیشہ ہماری بات ہوتی ہے تو وہ جناب محمد وارث شاد کو ہاؤس میں کھڑا کر دیتے ہیں اور جو بات انہوں نے خود کرنی ہوتی ہے وہ جناب محمد وارث شاد کے ذریعے کہلواتے ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ بتائیں کہ یہ کوئی طریق کار یا روایت ہے کہ جس معزز ممبر کو آپ نے floor دیا ہے اس کو بات نہیں کرنے دی جا رہی؟ میں نہایت ادب کے ساتھ گزارش کروں گا کہ یہاں پر ہمارے سینئر ممبر چوہدری محمد اقبال تشریف رکھتے ہیں جس طرح ان کی بات کو سنا گیا اور جس طرح ملک احمد خان کی بات کو سنا گیا تو کیا آپ کا فرض نہیں بنتا ہے کہ آپ انہیں کہیں کہ ہماری بات بھی اسی طرح تحمل سے سنیں۔ یہ کیا طریقہ ہے؟

MR CHAIRMAN: The House is adjourned to meet on Tuesday the 25th February 2020 at 3:00 PM.